فاعتبروا یا اولی الابصار
الحمد للہ کہ این کتاب سعادت انتساب مجموعہ کرامات و ریاضت اولیائی کاملین و بزرگان دین متین مسمی
حالات الصادقین
فی
حکایات الصالحین
سخنوران مشکل پسند مہر جست کہ آیۂ غیب خوانش مادہ تاریخ بحذف واو است
مطبع ہاشمی باہتمام محمد ہاشم علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد ہی جسنی جو کلام کیا + مینی یون حمد کو تمام کیا

کس جی جان سی اوس خالق انس جان کی تعریف کرون کہ جسنی تا آفتاب عالمتاب ذات رسالت مآب
صلی اللہ علیہ وسلم سی ہر دو جہان کو آفتاب سا چمکایا اور ہر ذرہ کو مہر درخشان کیا اور وصف کون
رسول حق ہادی مطلق کا کس دل و زبان سی لکہون کہ جسنی راہ بہٹکون جہان تاریکی جان کو چراغ ہدایت
اور مشعل شریعت دیکہا کی خرامان خرامان تا در دولت ایقان و ایمان پہنچایا اور بہ احاطہ چار دیوار
چار یار کبار ابرار کی متاع ایمان جہان کو دشمنان نفس و شیطان سی بچایا بیت خدا یا ز تو عشق
مصطفی را بہ محمد از تو میخواہم خدا را + ابعد اسکی فقیر حقیر سراپا تقصیر نالایق خلایق نالایق رالایق معصیت
شعار غفلت کردار ژولیدہ حال پریشان بال روسیاہ نہادہ دل از دست دادہ عاصی منظور احمد ولد
مولوی حاجی نواب احمد مرحوم مبرور ساکن قصبہ سہسوان ضلع بدایون بخدمت ارباب دانش و اصحاب بینش
کی عرض کرتا ہی اتفاقا برای چندی اکبرآباد آگرہ ہوا ناگاہ اس بیماردلی کو یہہ نسخہ نادر ہاتہہ آیا اسکی نسخون سی
علاج مرض العلاج کا شروع کیا فی الجملہ افاقہ پایا اور مریضون اس مرض عالمگیری ذکر آیا اہل دل نیم بسمل
اور مردہ دل زندہ دل ہوگئی یکایک سبکی زبان جانبی سی یہ کلمہ نکلا کہ اگر یہہ کتاب عربی سی اردو ہو جای
تو سارے جہان کو نفع پہنچای اور گرفتاران جہان کو بلا سی چھوڑا لی اور جی جان کو چاشنی ذوق جمالی

بہلو جسکا ہی اور توکل کیشی مقام آگرہ مین ہتی باری

فہرست حالات و حکایات الصالحین

اور مدار اون ایاتکو ذائقہ عرفانی چکہائی مگر چونکہ یہہ کار لایق سراعلی منافع خلایق نہ لایق اس نالایق جاہل
الفرصت سراپا وحشت و معصیت کی تہا چاہا کہ کسی شفیق دلی شایق اور ماہر اس فن کو تکلیف دون اور طالبان
حق کو راحت پہنچاؤن چنانچہ ایک شفیق دلی جامع علوم ظاہری و باطنی کو خط لکہا کہ یکایک عنایت الہی
اور حمایت رسالت پناہی نے اس نکمی نادان ہیچدان عصیان توامان سے وہ کار نمایان لیا کہ دامان دل
و جان و ایمان ساری جہان کے زر و جواہر بے بہا حدیث رسول اکرم اور کلام اہل اللہ سے بہر دیا یعنی اس محض
بے بضاعت سراسر جہالت سے کمال قلت فرصت میں وحشت مین عام فہم خاص پسند عربی عبارتون کا اردو
ترجمہ کرایا اور زیور آیات و احادیث و اشعار مثنوی معنوی وغیرہ اقوال اہل حال کی مزین کرایا گویا سرچشمہ
ازلی کو نالا کر بہا دیا ورنہ مین کہان اور یہہ سرمایہ سرمدی کہان کجا نقطہ کجا کتاب کجا ذرہ کجا آفتاب بلیت
صلاح کار کجا و من خراب کجا ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا فی الواقع نالایق سے کار لایق ہونا اور ذرہ سے
آفتاب چمکنا قدرت خدا ہیکا نام ہے چنانچہ قبل اس سے اسی طور لب لباب مثنوی معنوی کو اس مشتری مشرب
کراکی بہشت بہشت آٹھ حواشی سے دو نوت دالا کی طبع کرایا اور ہر خاص و عام کو نفع پہنچایا اور باران باری
رحمت کو ہر شہر و دیار اور کوچہ و بازار مین بہرسا دوڑایا اور پژمردہ دلون کو شگفتہ دل کرایا اگرچہ بوجہہ
اصل مطلب اوسکی اہل علم ہی جہد اور سوجہہ کو ہی مگر حال آبیاری و فیض جاری اوس سرچشمہ فیضان جناب باری کا
مثل دریا جاری کی جاری ہی کہ ہر طالب بقدر طلب اپنی ظرف ہی کی سیراب و فیضیاب ہوتا ہی اور محروم
نہین رہتا کہ صرف لفظون مین محض پوست ہین مگر وہ مزا ہی کہ سنی والی لوٹ پوٹ ہوتی ہین جہان اندر میوہ
چھلکے مین یہہ لذت ہو تو اوسکی گودہ اور مغز کی لطافت و کیفیت کیونکر بیان ہو پس ایسا ہی حال اس کتاب
کا ہی کہ سنی الا بیتاب ور دیکہنی الا دل کباب ہوتا ہی اور ہر کس و ناکس مرد و عورت پیر و جوان ناخواندون کو
مالامال کردیتی ہی کہ مجمع ناخواندون مین اگر ایک شخص بہی ہیگا سبکو فائدہ ہوگا پس وہی کہانا ہی جو ایک
کہاوی اور سبکا پیٹ بہر جاوی اور اسمین مین باب ہین اور ہر باب مین دس دس حکایات نادرات پہلی اسکا
نام صرف حکایات الصالحین تہا اب حکایات الصالحین فی حالات الصادقین کہا کہین بسبب قبول طول
وا ہی کہین طول فضول ہوکر مختصر ہوگیا ہی بہرقدر اصل مطلب کہین بہی سہو نہین گیا ہی کہین فوائد

پرہین اور کہین درج حکایات سبحان اللہ کتاب ہی یا فہرست کتب اصحاب لب لباب اولو الالباب
ہے یا کسی خطا ایسی اکا دل کباب حکایات نادرات ہین یا ترجمہ آیات بینات حکایات ہین یا دفتر
حالات اولیاء ہی صاحب کرامات حکایات ہین یا تشنگان آب ایمان کو مژدہ الحیات یا گرفتاران معاملات
جہان کو براءت نجات باب ہی یا باب جنان حکایت ہی یا حکایت عرفان کہ خود آرائی کہوتی ہی خود آرائی کو
رونق دیتی ہی مردی جنون کو جلا دیتی ہی آئینہ دل کو جلا دیتی ہی جیسا کہ مولانا ارشاد فرماتی ہین **ابیات**
ہین گہی اسرار فعل وقت اند اولیا ۞ مردہ را زیشان حیاتست و نما ۞ گر تو سنگ خارہ و مرمر شوی ۞ چون بصاحب دل رسی
گوہر شوی ۞ کار پاکان رشتہ دگہمی است ۞ کار دونان حیلہ و بی شرمی است ۞ از حدیث شیخ جمعیت رسد ۞ تفرقہ
آرد دل اہل حسد ۞ شیخ نورانی ز رہ آگہ کند ۞ با سخن ہم نور را ہمرہ کند ۞ چونکہ مقصود اصلی اس فقیر کا جمع اس رسالہ سے
منفعت یابی طالبان دولت جاودانی ہی غرض نمائش و نیکنامی اسوسطی قدر دانون کی خدمت مین عرض
ہے کہ اگر کچھ غلطی اور خطا اس مین پاوین تو غلط اور خطا کی ملاحظہ کرین تو دامن عفو خطا پوش سے چھپاوین اور اسکے انگشت نمای
عالم گناہ کو انگشت نمائی فرماوین کہ عاجز نواز عاجزونکو نوازتی ہین اور نقطہ کو کتاب اور ذرہ کو آفتاب سمجھتی ہین جیسا کہ
شیخ سعدی فرماتی ہین **ابیات** چہ حر تحسین آید از غیر ہنر ۞ مردیکہ دست از لطف بدارد ۞ نازم بسر مایہ فضل خود کہ
ہدیہ بزرگ آوردہ ام دست تہی پیش ۞ بخشای کان ناکہ مرد حق اند ۞ خریدار دکان بی رونق اند ۞ ہرچند قصد نام لکہنی
کا تہا مگر چونکہ اہل طبع کیطرف سی درج تہا ہو گیا مجبور لکہا اور ذریعہ عاجز ہی ہے ۞ باندہا ابیات
ترتیب پا رہا ہر ذرہ خاک افتادہ بجای ۞ غرض نقش یست کز ما باز ماند ۞ کہ ہستی را نمی بینم بقائی ۞ مگر صاحبدلی
روزی برحمت ۞ کند در کار این مسکین دعای ۞ پس التماس کرتا ہون وہی فی اسالیق پہر وہی ہی اور ہول حج کرکی
سمجہتا ہون اسی معاف کر خوش بخشنے والے سی کہ وہی حما ہی ہر خوار زار خطا و جہگی کو کار کا وہو ولی الاحسان
علیہ التوکل وعلیہ التکلان حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولی ونعم النصیر ۞ ہر کہ خواند دعا طمع دارم ۞ زانکہ من بندہ
گنہگار م ۞ افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد **آغاز اصل کتاب** حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
معاذ بن جبل سی روایت کرتی ہین کہ ایکدن انہون رونا خدمت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر
ہوا فرمایا اے معاذ کس چیز نے تجکو رلایا تو عرض کیا یا رسول اللہ ڈرتا ہون کہ مین آفات لذات دنیا مین گرفتار

نے کہ لوزبانی کر وا اپنی موہنہ نورانیون کی ذکر سی فقط اور اللہ نیک اناہی و رادی پر بہروسا ہی اور اسی
چاہتا ہون توفیق اور معافی ہول جچ کسی بیشک ہی ہی معاف کرنیوالا خطا وارون کا بخشنی والا گنہگارون
کا روایت ہی موسی اشعری رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری کہاوت
ایسی ہے جیسی کوئی شخص عاقل کسی قوم غافل کی خیرخواہی کری اور اوسکو بلائی ناگہانی اور طوفان آسمانی سی
بچانا چاہی ❊ اور کہی کہ ای غافلو ایک طوفان بلا اور لشکر بے جا تمہاری بربادی کو آتا ہی وہ میں چشم خود
دیکہا ہی پس اگر اپنا بہلا چاہو تو کسی طرف کو بہاگ جاؤ ورنہ قتل ناحق ہو جاؤ گی اور بجز حسرت کے کچھہ پہل نہ
پاؤ گی پس ایک فرقہ اوس سچی کی قول کو سچا جانکر اوسی وقت بہاگ گیا اور سب آسایش و آرایش مکان چہوڑ
گیا اور دولت جان و ایمان سلامت لیگیا اور ایک گروہ نی اوسپر عمل نکیا بلکہ اسکو جہٹلایا کہ ایسی قصہ کہانی
بہتیرے سنی ہین وقت پر دیکہا جائیگا جو کچھہ ہوگا ابہی سی کیون ایسی راحت مکانی چہوڑین و مصیبت جانی
اختیار کرین کم آب نادیدہ موزہ از پا کشیدہ نہیں وہ فرقہ سب قتل ہو گیا جان و ایمان سی جاتا رہا و ذخیرہ حسرت
سر پر لیگیا پس ہی اسی طور میری تابعداری کی دونون جہان کی راحت آبرو پائی اور بےسر تابی کی اوسنی
خواری دارین سر پر لی فقط روایت ہی کہ حجاج بن یوسف بڑا ظالم تہا کہ ہزارون اہل حق کو ناحق
قتل کیا چنانچہ حالت حیات مین اللہ تعالی نی اوسپر عذاب دوزخ نازل کیا یعنی ایک بڑا بچہو ہر دم اسکی ڈنک
مارتا تہا اور وہ ڈنک کہا کر زار زار روتا تہا ہر چند اوسکی مارنی کو اپنی جان مارتا تہا مگر کسی طرح وہ عذاب
نا مار سکتا تہا اور اتفاقاً کبہی مر جاتا تو قدرت خدا سی فوراً زندہ ہو جاتا اور بزبان فصیح کہتا کہ ای دوزخی
مین عذاب دوزخ ہون حکم خدا سی تجہہ پر مسلط ہون تجہکو ستاؤنگا اور مین ہرگز نہ مٹونگا آخرکار وہ بد اطوار
اسی عذاب مین گرفتار زار زار و بال آخرت اپنی سر پر لیگیا اور دنیا سی گذر گیا اور بعض روایت ضعیف مین
یون ہی ہے کہ کسی شخص نے اسکو خواب مین دیکہا پوچہا کیا حال ہی کہا اچہا حال ہی نماز عصر کی کبہی قضا نکرتا تہا
اوسکی سبب سی چہٹکارا پا گیا ❊ اور منقول ہی کہ فرعون باوصف خود آرائی اور دعوی خدائی چار سو برس
جیا اور خوب عیش و آرام مین رہا اور درد کہہ کی نام کبہی سر بہی نہ دکہا ہر چند حضرت موسی علیہ السلام نے ہدایت کی وہ
راہ راست پر نہ آیا اور گمراہی مین گم رہا تو جناب باری مین عرض کی کہ خداوندا انکو غارت کر کہ اسکی گمراہی
بجبور ہو کر حضرت موسے نے

سارا جہان غارت ہی حکم ہوا اے موسیٰ چند باتین اس نا لپند کی مجکو پسند ہین اسواسطی مہلت دی اول اور دوسرا سخاوت کرتا ہی اور وہ یہہ ہین کہ کسی پر ظالم نہین غرض سنا کا آشنا نہین اپنی آرام کی واسطی کسیکو ایذا رسا نہین ہی کار خیر میں رفیقون کا نام و نشان نہین چہوڑتا اور ہر وقت لنگر خانہ جاری کرتا ہی اور یہہ کیون کو بخوبی کہلاتا پلاتا ہی یہہ بہوکون کا کہلانا اوسکا مجکو بہت بہاتا ہی جب حضرت موسیٰ نے بہت دعا و زاری کی تو جناب باری نی بلای قحط نازل کی فرعون نے عاجز ہوکر لنگر خانہ بند کر دیا اوسی وقت مستحق عذاب ہوکر اپنی اوپر دروازہ مرگ کا کہول لیا پہر سا تہ خواری و زاری کی اس جہان گذران سی گذر گیا جیسا اپنی مقام پر مفصل مرقوم ہی

باب اول اکل حلال و صدق مقال میں

حکایت روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سی کہ اگر کوئی عابد اس قدر عبادت کری کہ اوسکی پیٹہ مانند گوشہ کمان کے جہک جاوی اور اسقدر روزہ رکہی کہ مانند تیر کمان کے لاغر ہوجاوی قسم اللہ کی نفع دیگا اسکو جبتک کہ اکل حلال و صدق مقال بطور پیشہ اختیار نکریگا

حکایت نقل ہی کہ ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نی جب دنیا او سلطنت چہوڑ دی خیال کیا کہ خراسان میں اکل حلال میسر ہوگا ملک عراق کو گئی اور اوسکی چہار طرف پہری کہین اکل حلال نملا لاچار ہوکر ملک طرطوس کو گئی وہان باغبانی دس درہم ماہواری کی اختیار کی ایک دن مالک باغ نی آیا انار شیرین منگایا ابراہیم ایک انار لیگئی وہ ترش نکلا کہا ہمنی شیرین منگایا تہا یہ ترش ہی اور خوش رنگ شیرین سمجہکر لائی اتفاقاً وہ بہی ترش نکلا پہر بہت ترش ہوکر اوسنی کہا شیرین کیون نہین لاتا ابراہیم نی خوش ہوکر بکمال شیرین کلامی کہا مین کیا جانون شیرین کونسا ہی و ترش کونسا ہی مین میوہ رکہانیکا نوکر ہون یا کہانیکا مالک نے ازروی طعن کہا تو مدت سی باغبانی کرتا ہی و میٹہی کہٹی کو ابتک نہین جانتا ہی کیا تو ابراہیم ادہم ہے جو ایسی امانت داری اور آشنا داری اور پرہیزگاری میں دم مارتا ہی یہہ سنتی ہی نوکری چہوڑ کر اور کنجی باغ کی پہینک دی پہر ہر چند مالک باغ نی خوشامد کی اونہون نی قبول نکی کہ پہلی تو مزدوری تہی اور اب بزرگی ہی اور ہم محنت کا کہاتی ہین تقوی طہارت کو نہین بیچتی پہر ملک شام کو گئی وہان شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی کہا ای برادر ابراہیم کیا حال ہی کہا کیا کہون اکل حلال کی تلاش میں شہر بشہر جنگلون جنگلون پہاڑون پہاڑون رلا مارا پہرتا ہون کہین میسر نہین آتا

حکایت نقل ہے کہ ایک شخص

نامی بڑے اتقیا میں سے تھے اور ہمیشہ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تھی ایک دوست اونکا
جوان صالح تھا اوسے بھی ایک مرتبہ واسطے ملاقات حضرت خضر علیہ السلام کے ہمراہ اپنے لیگئے جنگل میں ایک مکان
میں ملاقات ہوئی حضرت خضر نے بشیر سے پوچھا یہہ جوان کون ہے کہا یہہ بڑا متقی ہے حضرت خضر نے
جوان سے پوچھا تو کبھی کسی لشکر میں بھی ہاری کہا نہیں کہا کبھی صحبت پدر میں بھی ہاری کہا نہیں
کہا کچھہ ترکہ ریاست پدر سے پایا ہے کہا کہ ہاں بعد اوسکی وہاں نہ مکان تھا نہ خضر پھر بشیر کو بھی ملاقات
حضرت خضر کی کبھی میسر نہوئی واحکایت ابراہیم شہبالی ایک بادشاہ روم سے نقل کرتے ہیں
کہ بہدایت الہی بیٹا اسکا مسلمان ہوگیا باپ نے یہہ خبر سنکر اوسکے مارنیکا قصد کیا وہ بدریافت اس
حال کے دارالاسلام کو بھاگ گیا وہاں عبادت الہی میں سات برس مشغول رہا اتفاقاً بیمار ہوا میں جو دیکھنے
گیا دیکھا کہ خاک پر پڑا ہے اور کچھہ بستر تلے نہیں دھرا مجکو کمال افسوس ہوا میں نے کہا کسی چیز کو بھی چاہتا ہے
کہا کہ ہاں انار شیرین کو جی میں یہہ سنکر پڑوس سے لکڑی کاٹنے کو کچھہ لیکر جنگل کو گیا اور گٹھا لکڑی
کا لایا اور اوسکو بیچکر انار شیرین لیا او جلدی اوسے لاکر دیا کہا انسے لاے ہیں حقیقت اسکی
بیان کی بولا جسکی ہتیاسے لکڑی کاٹ کر لاے دریافت کرو کہ وہ نیک چلن ہے یا بدچلن بعد دریافت
معلوم ہوا کہ بدچلن ہے اسوقت انار پہینک دیا کہ میں ایسی انار کو نہیں کہاتا پہر میں سر طرح سے ہمیا کرکے
بہت مشقت سے لایا ہوں وہ بہاری جی کی آرزو تہی کچھہ خیال نکیا او آرزو دلکی کو دل ہی میں خون
کیا مصرعہ ای بسا آرزو کہ خاک شدہ * پہر بولا شیخ ممشاد کی ملنی کو جی چاہتا ہے ناگاہ شیخ ممشاد بعد
مغرب کے آگئے میں پوچھا اسوقت چلی تہی وہ بیماری کسقدر فاصلہ ہے کہا سات آٹھہ منزل ہے بعد نماز
مغرب کے الہام ہوا کہ فلانا جوان بیمار تمہاری ملاقات کا مشتاق ہے اسوقت چلا جوان آونکی ملاقات سے بہت
خوش ہوا بعد اوسکے جان بحق تسلیم کی حکایت نقل ہے ایک متقی خراسانی کی اکل حلال کی تلاش میں ملک شام
کو گئے وہاں کی لوگوں نے کہا کہ سوا حضرت حسن بصری رحمہ کے قوت حلال کہیں میسر نہیں تم جاہو سارے جہان میں
پہر وہ حسن بصری رحمہ کے پاس گئے اونہوں نے کہا کہ میرے پاس قوت حلال کہاں مجہی فقیر جانکر لوگ کچھہ بہیجدیتے
ہیں بعد تین دن کے حرام بھی حلال ہوجاتا ہے بقدر سد رمق کی کہا لیتا ہوں ہاں اگر کہو تو میں ایک شخص کے پاس بہیجدوں وہاں جاو

شاید لیجاوی وہان بہی گیا دیکہا کہ وہ شخص ہل چلاتا ہی وربیلونکو پانی پلاتا اور چارا کہلاتا یا سالی
تمام کام لیتا ہی جو وقت دنکو شوک دیتا تہا بعد سلام علیک کی اکل حلال طلب کیا کہا اگر پہلی آتی سے
تو لیجاتا اب نہین ہی اسواسطی کہ ایک روز یہ بیل اسپین کر تی ہوی دوسری کے کہیت مین جا پڑی اور اوسکی
کہیت کی مٹی انکی پاؤن مین لگ کر اس کہیت مین مل گئی اب اناج اس کہیت کا مشتبہ حلال ہے نہ کہا مجبور
ہو کر چلی حکایت نقل ہے کہ وہب بن الورد المکی متلاشی قوت حلال کی تہی ایک دن مکہ مین صفا مروہ
کے پاس چہوارے فروش کو دیکہا اوس سے پوچہا کیسی چہوارے ہین وہ کہا انکی لایا ہی وہ ناخوش ہو کر کہنی لگا
کیون ناحق جہگڑا کرتی ہو لینا ہو لو نہ لینا ہو مت لو کہا مین شبہ کی چیز سے پرہیز کرتا ہون وہ بولا سبحان اللہ
آپ پرہیز کرتی جو مشکوک ہی بلا شبہ حلال اچہا کر نوش فرماتی ہین ورنہ چہوارے لینی مین اسقدر تحقیقات کو
کام فرماتی ہین آپ کو سختی ہی بہت رویا اور قسم کہائی کہ نہ کہاونگا کہاتا مگر بعد تین دن کی کہ مرداری بہی حلال
ہے پہر ایسا ہی کرتے کہ بعد تین دن کی کہ اول جناب باری مین گریہ زاری کرتے کہ الہی تو خوب جانتا ہی کہ
شدت بہوک سی جان لب پہونچی وہ زندگی جاری نہ تب بقدر سد رمق کی کہاتا ہون معاف فرمانا ذلیل
وخوار نہ ہو حشر کے دن نا تیری کرم عام سے یہی امید ہے بعد اوسکی چند لقمی کہالی پہر شاگردونکو بلا کر سمجہایا کہ
خبردار قوت حلال کی تلاش سے غافل نہ ہونا کہ بدون اکل حلال کے کوئی عبادت قبول نہین اگرچہ کتنی ہی
جان مارو حکایت نقل ہے ایک شخص سیستان کی کہ شب و روز قوت حلال کی تلاش مین رہتا تہا جب معلوم
ہوا کہ کسی گانو مین ایک شخص نے فقط قسم حلال سے پیدا کیا ہی اوسکی پاس گیا کہا اناج بیچتی ہو اوس نے کہا کہان رہتی
ہو کہا لینی آتی ہو کہا سیستان مین رہتا ہون قوت حلال کا بہوکا ہون تمہاری پاس آیا ہون بیچو
بولا سبحان اللہ تمنی دو راتی اکل حلال کہین پایا یہ میری پاس جو ہی مگر واللہ علم تمہاری قیمت مال حرام
سے ہی یا حلال ہے اسواسطی تمہاری ہاتہ بیچنا منظور نہین حکایت نقل ہے کہ ایک پرہیزگار نی ہر چند اکل
حلال تلاش کیا میسر نہ آیا جب شدت بہوک سی مرنے لگے لاچار ہو کر جنگل مین درخت کے پتے کہانا شروع کیے
بہت دنوں تک گذری یہانتک کہ تن بدن پتی کے بالکل سبز ہو گیا بہی خواب مین الہام ہوا کہ اب تو پاک ہو گیا اور سینہ اسکا سب کدورتون
سے صاف ہو گیا حکایت نقل ہے کہ ایک دن کہمن بن حسن چند یار مین بیٹہے تہی اتفاقا ایک نی بنا اکل حلال

اوڈکی ہاتہہ سی گر گیا ہر چند تلاش کیا نملا ناگاہ ایک بانی میں پایا اور اوٹہا کر دیا دیکہکر کہا یہہ دینار میرا
نہین ہے ہر چند یاروں نے سمجہایا کہ یہہ دینار تمہارا ہی ہماری کسیکی پاس نہ تہا جو گمان ہو کہ اوس کسیکا ہی
فرمایا کیا عجب ہے کہ اور کسیکا گر پڑا ہو کیا اسپر میرا نام لکہا ہی جو اپنا جانوں اور کسیکا گمان نکروں
پس ہمکو شبہ کی چیز لینا منظور نہین ہے حکایت نقل ہے ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک مرتبہ میں نماز عشا بیت المقدس
میں پڑہی جب سب نمازی چلی گئی اور رات زیادہ گئی دو فرشتی آسمان سے اوترکی محراب کے پاس کہڑی ہوئی
ایک نے کہا یہان کوئی آدمی معلوم ہوتا ہی دوسرا بولا کہ ہان ابراہیم ادہم ہے کہا وہ ابراہیم ادہم بلخی
کہ ہزار جانکاہی اور جانبازی کی درجہ ولایت کو پہونچا تہا اور ذراسی لغزش میں اوس درجہ سی گر پڑا
افسوس اسکی حال پر اور افسوس دوسری نے کہا کونسی لغزش تہی کہا ایک مرتبہ اوسنی بصرہ میں چہوہارے
خریدی تہے پہر ایک چہوہارا زمین سی اوٹہاکر اپنا جانکر کہا لیا بس کہالی تہی اپنی درجہ سی گر گیا یہہ سنتی ہی
ابراہیم ادہم رونے چیختی ہزار خواری و زاری بصری میں پہونچی اور چہوہارے والی کی پاس سے چہوہارے لیکر
اوسکو دیدی اور اوس سے سب اپنا احوال مفصل بیان کیا اور پہلی چہوہارے کہانیکا بہی اوس سے اپنا قصور
معاف کرا لیا پہر روتے چلاتی بیت المقدس میں آئی اور بعد نماز عشا کی بیٹہی رہی جب سب آدمی چلی گئی
اور رات زیادہ آئی پہر دو فرشتی بطرز مذکور آئی ایک نے کہا کچہہ یہان بو باس آدمی کی سی آتی ہی دوسرے
نے کہا کہ ہان ابراہیم ادہم ہی بولا کہ وہ ابراہیم ادہم جو درجہ ولایت سے گر گیا تہا اور پہر گریہ زاری
کرکے فضل الہی سی اوسی درجہ کو پہنچ گیا ہو ۱ دوسرا باب نفس کشی اور حق کوشی میں ہے
حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے حضرت بایزید بسطامی سی کہا کہ کچہہ بیان فرمائیے جو تم پر اکرام و انعام
الہی ہوئے فرمایا کہ کیونکر شمار کروں کہ بیشمار ہیں مگر یہان ہزار انعام سی ایک یہہ ہے کہ ایک مرتبہ پچہلی رات کو
چاہا کہ نماز تہجد پڑہوں نفس نے کاہلی کی تہوڑی دیر میں پیاس لگی اوٹہکر خوب سیر ہو کر پانی پیا میں نے کہا
سبحان اللہ ہماری کام میں یہہ سستی اور اپنے کام میں یہہ چستی پہر میں نے قسم کہائی کہ سال بہر پانی نہ پیونگا
فضل الہی سی سال بہر تک ایسا ہی ہوا کہ میں نفس پر غالب ہوا ورنہ کہان بکری شیر کی مقابلہ میں غالب ہو سکتی
ہے جیسا کہ جناب مولانا ارشاد فرماتی ہین بیت کشتن این کار عقل و ہوش نیست ۔ شیر باطن مسخرہ خرگوش نیست

جب شدت پیاس سے جان لب ہوتا تو چلو مین پانی لیکر دہین مین ڈالکر قدری حلق سے اوتار جاتا اور
اوس معدہ کو اسطرح چہپاتا اور نفس کو خوب متنبہ کرتا کہ عبادت الہی مین سستی کرنا ورنہ کہانا پینی سے عمر بہر ہاتہ
دہو بیٹہیگا حکایت نقل ہے کہ ایک بزرگ موسم گرما مین اکیلے سفر کو نکلے اتفاقا راہ بہولکر جنگل مین جا پڑے
جب شام ہو گئی لاچار ہوکر راہ مین پڑ رہے اور روزہ سے بہی تہے پہر دو رکعت نماز شروع کی پہلی رکعت مین سورہ
بقرہ اور دوسری مین سورہ آل عمران پڑہی نفس کو بہت شاق گذرا تنگ ہوکر کہنے لگا کہ شدت گرمی مین سفر کرنا اور
اسقدر مشقت اوٹہانا پہر بہوکی پیاسی مرنا اور شام کو بہی روزہ افطار نکرنا کیا ظلم و ستم ہے تہوڑا صبر کرو اسقدر
بیقرار ہوکر نکلا ایک شخص خوان مین کچہہ کہانا اور پانی بہر لایا بعد سلام علیک کے پہر آگے رکہدیا
مینے کہا یہ کیا ہے بولا مجہکو خواب مین حکم ہوا تہا کہ جلد اوٹہو اور جو کچہہ حاضر ہو فلانے مقام پر لیکر جا حاضر کر ایک خاص
بندہ خدا نے ابہی تک روزہ افطار نہین کیا ہے جو کچہہ حاضر تہا خدمت مین حاضر کیا معاف کیجیے پہر مینے پوچہا کہ کہان
تیرا گہر کتنی دور ہے کہا سات آٹہ کوس ہوگا حکایت نقل ہے مالک بن دینار کی کہ تیس سال اونہون نے کچہہ
کہاتے تہی صرف دو چار چپاتی رکہتے اسکو تناول کرتے تہے اور جو گرم ہوتے تو مانند سالن کے مزے کہاتے
اگر گرم ہو نا روٹی بجائے سالن کے سمجہتے اتفاقا بیمار ہوگئے پہر فضل الہی سے اچہے ہوگئے ایکبار نفس نے گوشت کہانیکی
خواہش کی اور بہت تنگ کیا لاچار ہو کر تہوڑا سا گوشت لا کر بہاڑ بہر گئی اور گوشت کی خوشبو نفس کو سنگہائی
اور نادان لڑکے بہلی کسطرح اوسنے نادانی کو بہجاتی تہی اسطرح اوسکو خبیث جبلی کو تسلی دیتی اور کہتی
ای نفس مطمئنہ بظاہر تجہکو دکہ دیتا ہون اور حقیقت مین شکنجہ کہینچتا ہون کہ دنیا کی مزی سے باز رکہتا ہون اور
آخرت کی مزی چکہاتا ہون تا کہ لذات دنیا سے باز رہے اور عذاب آخرت سے نجات پاوے اور قیامت مین ذلیل
ہو وے اور قرب الہی مین ہمیشہ خوش رہے وہ زار زار روئے اور اس مضمون کے اشعار پڑہتے کہ اسقدر مینے صبر کیا لذات دنیا سے
کہ نفس لاچار ہو کر میرا دوست ہو گیا پہر جو مینے کہا وہی کیا اور کچہہ عذر نکیا اور بہشت مین جی بن ملتے
دنیا کی لذتین اور عیش راحتین الحمد للہ کہ فضل سے صبر میرا سبب جاتا اور کچہہ خیال مین نہ لاتا حکایت نقل ہے
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک مرتبہ حضرت شبلی رح اپنی اوستاد کی خدمت مین حاضر ہوئے اونکو
بہت اداس پاکر عرض کیا کہ یا حضرت آج مزاج کیسا ہے اور اسقدر ملال کیون ہے فرمایا کیا کہین

حکایت نقل ہے مسروق بن الاجدع رح کی کہ ہمیشہ تہجد گذار تھے اسقدر نماز مین کھڑے رہتے تھے کہ پیر سوج
جاتے تھے گھر والے انکا حال دیکھکر بہت گریہ وزاری کرتے آخر کو ایک مرتبہ انکی ماں نے نہایت تنگ ہوکر کہا اے
بیٹا اسقدر کیون مشقت اوٹھاتے ہو اور اپنی جان ناتوان کو دکھ دیتے ہو اللہ تعالی نے کیا دوزخ تمہارے ہی اکیلے
کیواسطے بنائی ہے جو ایسا ڈرتے ہو بلکہ ساری جہان کیواسطے بنائی ہے اپنے گناہون پر بخشش وار د عوض کیا آپ نے
بجا فرمایا مگر بندہ کو ایک لحظہ بندگی سے غفلت نچاہیے آگے اسکا اختیار ہے چاہے مارے چاہے نوازے پہر جب وقت
مرگ قریب ہوا رونا شروع کیا لوگون نے کہا تم اسقدر کیون روتے چلاتے ہو تمام عمر تم نے عبادت الہی مین گذاری
کہا ابھی تو ڈر ہے کہ اب وقت امتحان یہان ہے مبادا عمر بھر کے عبادت برباد ہو جاوے واللہ اعلم مستحق ثواب ہون یا لائق
عذاب الہی کاش کیا اچھا ہوتا جو مین پیدا نہوتا تو اوس کہہ مین کیون مبتلا ہوتا حکایت محمد بن جریر رح سے
نقل ہے کہ ایک مرتبہ بمقام عبادان حضرت شیخ اوستاد امام شافعی رحمہا اللہ کی خدمت مین گیا چالیس دن
وہان رہا ہر روز یہی معاملہ دیکھا کہ ہر روز وہ ایک قرآن مجید ختم کرتے اور ہزار درہم لیکر فقرا کو دیتے اور سو حدیث
شریف پڑھاتے اور رات دن آرام نہ لیتے حکایت نقل ہے ابراہیم ادہم سے کہ ایکمرتبہ جوش خروش محبت خدا
مین بیخود ہوگئے گنہگار بیت اللہ کو سر کے بل چلے کہ ایسے مکان مقدس کو پیرون سے جانا کمال بے ادبی ہے
اگرچہ مجکو دولت حج مدت دراز مین نصیب ہوگی وہ پیرون سے جانیوالے ہر سال حج کرتے ہین پہر ایک قدم چلتے و سجدہ
کرتے اسیطرح سے چودہ برس مین پہونچے بارہ برس حرم محترم مین رہے عشا کی وضو سے صبح کی نماز پڑہتے بعد اوسکی [illegible]
رحلت کی جانب آسمان سے آواز آئی کہ زمین کے سردار نے آج رحلت کی پہر دن کو تمام شہر مین مشہور ہوا کہ ابراہیم ادہم
نے انتقال کیا حکایت نقل ہے سلیمان دارانی رح سے کہ ایکمرتبہ حسب معمول نماز تہجد مین مشغول تہا بعد فراغت
غلبہ نیند سے ذرا آنکہ لگ گئی کیا دیکھتا ہون کہ ایک حور سراپا نور نہایت شکیلہ بدرو حسن خوبی سے آراستہ
و لباس حلہ بہشتی پہنے کہڑی ہے اور اوسکی چہرہ کے چمک سے در و دیوار آفتاب سا چمکتا ہے مین متحیر ہوگیا کہ الہی یہ نور
ظہور سے سراپا نور کہان سے آیا یہ حسن جمال ہے یا خواب خیال کہ نہ کبھی دیکھا نہ سنا پہر مجکو دیکھکر کہنے لگی کہ سبحان اللہ
آپ اب غفلت مین پڑے ہین [illegible] محبت مین کھڑے ہین فوراً اٹھ کہڑا ہوا اور اوسوقت کی سونے
سے تائب ہوا [illegible] وہ عالم تہا کہ تمام عالم بیہوشی کا عالم تہا [illegible] ابتک کیا مجکو

حقیقت میں آپ بیتاب حال میں آپ کے معلوم نہیں جو باعث بیقراری اور اضطرابی بیتابی ہے میں کہا بخدا مجھکو آگاہی
نہیں ہوئی ایک مرتبہ کپڑا اسکے جاڑے میں ٹھیک آ رہا اب تک نماز تہجد پڑھتا تھا اور خوف الہی سے باعث بیقراری و
اضطراب چشم پر آب و بیتاب تھا مجھکو حکم ہوا کہ فردوس اعلی سے جلد جا اور اسکی سرخ آنسو کا اپنے چہرہ پر ملکو
لگا پھر وہی ایسا ہی کیا چہرہ میرا آفتاب سا روشن ہوگیا جیسا تونے دیکھا **حکایت** نقل ہے ایک عورت
رابعہ العدویہ تھی کہ ہمیشہ اپنی نفس کو کہتیں کہ اے نفس جبتک ہو سکے بندگی الہی کر لے کل تو دنیا
سے کوچ کر جاویگی سوا حسرت کے کچھ نہ لیجا سکیگی اسیطرح دم دلاسا نفس کو دیتیں اور اسکا مدل بجوئی و
بیدل سے لیتیں اور تمام رات یاد الہی میں مشغول رہتیں بعد نماز صبح کے انکو بھی اسیطور نفس کو دم دیکر عبادت
الہی بجا لاتیں جب نیند کا غلبہ ہوتا تو گھر میں ٹہلتیں اور نفس کو بہلاتیں اور کہتیں یہ ذرا سونا اور پھر اٹھنا
کس کام کا آخر بعد مرگ کے تا قیام قیامت سونا اور راحت پانا ہی ہے اسی انداز سے چالیس برس تک رات دن
عبادت خدا میں گذاریں اور کبھی تکیہ لگا کر زمین پر بیٹھنے لگیں آخر کو اسی حال میں رحلت کر گئیں وے
حکایت نقل ہے رابعہ بصریہ کی کہ ہمیشہ شب بیدار رہتیں اور چار سو رکعت نماز ادا کرتیں پھر صبح کے
نماز پڑھکے سستی رفع کرنیکو ذرا جانماز پر بیٹھ جاتیں پھر آنکھ لگنی سے اچھل پڑتیں اور نفس کو بہت لعنت
ملامت کرتیں کہ کبتک خواب غفلت میں رہیگا کیا تجھکو نہیں معلوم کہ موت سر پر کھڑی ہے بلبت جاگنا
ہو جاگ لے افلاک کے سایہ تلے پھر حشر تک سوتا رہیگا خاک کے سایہ تلے اور کرتہ موٹی کمبل کا پہنے رہتیں بعد مرگ
کے اوسی میں کفنا دفنا دیا پھر کسی عزیز نے خواب میں دیکھا کہ ریشمیں سبز کرتا مکلف پہنے ہیں کہا وہ کرتا کمبل کا
کہاں ہے بولیں وہ حق بیچ اللہ تعالی نے یہ عطا کیا کہا اے رابعہ کوئی ایسی بات بتا جس سے قرب الہی حاصل ہو کہا
یاد الہی سے زیادہ کوئی ذریعہ قرب الہی کا نہیں ہے و ۲ **حکایت** نقل ہے کہ ایک مرتبہ صفوان کی حرف سونے سے
قسم کھائی او چالیس برس لیٹنے کی نوبت نہ آئی جب کبھی نیند غلبہ کر لی تو زانو پر سر رکھکر سستی رفع کرتے اور
پھر بدستور عبادت الہی میں مشغول ہو جاتے جب قریب مرگ ہوئے اور نہایت تکلیف ہوئی تو لوگوں نے کہا
کہ ذرا دیوار سے تکیہ لگا کر بیٹھیے یا ذرا لیٹ جائیے اور تھوڑا آرام لیجیے کہا مرنے کے وقت
کیا عہد توڑ دوں اور دیوار سے تکیہ لگاؤں پھر جان بحق تسلیم کی غسل دینے والا کہتا ہے کہ میں نے چشم

باب چوتھا خوف جناب باری اور گریہ و زاری میں

خود دیکھا کہ کثرت سجدہ سے اونکی پیشانی پر نقش ہو گئی تہی

حکایت روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ حضرت یحیی علیہ السلام
خوف الہی سے اسقدر روتے تہی کہ تمام گوشت پوست رخسارونکا آنسوؤں سے گل گیا تہا اور غار ہو گیا تہا یہانتک کہ
دانت نظر آتے تہی والدہ مشفقہ یہ حال ونکا دیکھکر زار زار روتی تہیں اور آنسوؤنکا دریا بہاتیں لاچار ہو کر
اونکے منہ پر کپڑا رکہدیتیں پہر جسوقت حضرت یحیی علیہ السلام کے دلمیں دریای خوف الہی کا جوش مارتا اور آنکہونکو
راہ نالی بہاتا تو وہ کپڑا سب بہیگ جاتا بلکہ اس [illegible] ذوق خوف باری کے [illegible] جناب [illegible]
سے عشق صادق بر جان آدمی شد [illegible] جگہ پانی ہو ہو جاتی غرض حضرت
یحیی علیہ السلام کو دن رات روتے گذرتا اور والدہ مشفقہ کو اونکے منہ پر کپڑی رکہتی اور حضرت زکریا علیہ السلام کا دستور
تہا کہ جب حضرت یحیی علیہ السلام نہوتی تو وعظ فرمایا کرتا ونکو [illegible] قبر او حشر کی [illegible] اتفاقا
ایک مرتبہ مجلس وعظ میں حضرت یحیی سر پر چادر اوڑہی ہوا ایک طرف کو چپکی سمٹی بیٹہی تہی حضرت زکریا علیہ السلام
نے فرمایا یہان یحیی تو نہیں ہے چونکہ [illegible] ایک مشتاق سنتی کہ اللہ میں ہمہ تن گوش تہا اور معاملات سنا اور وعظ فرمایا
میری بیہوش کی سے کچھ جواب یا معلوم ہوا کہ نہیں ہے پہر آپ نے وعظ فرمایا اور عذاب دوزخ سنایا اور فرمایا کہ
ابھی میرے پاس حضرت جبرئیل آئی اور وحی الہی لائی کہ اللہ تعالی نے دوزخ میں ایک گڑہا عظیم الشان بنایا اوسکا
نام سکران اور ایک پہاڑ بہت بلند بنایا اور نام اوسکا غضبان کہا ہی اور اس عذاب سخت سے کوئی پناہ نہپاوی
مگر وہ شخص جو خوف جناب باری سے اشک شکباری مانند بارش بارہی کرتا رہیگا پس یکایک حضرت یحیی علیہ السلام
نے چیخ ماری اور بیہوش ہو کے زمین پر گر پڑی اور تڑپنی لگی جب ذرا افاقہ ہوا تو روتے چلاتی کپڑی پہاڑتی سر میں
خاک ڈالتی جنگل کو چلی دے ساتھ ہی جماعت زنان باصد اضطراب و دل بیقرار روتی چلاتی اوسکے پیچھے ہوگئی والدہ حکیم وہ اہل اللہ
نظر سے گم ہو گئی کہیں کسیکو نظر نہ آئی پہر بہت سا گم کردہ مجبور ہو کر اولٹی آئی دیکہا تو یہان حضرت زکریا علیہ السلام بیہوش
پڑی ہوئی ہیں جب اونکو ہوش [illegible] اونکی گہر لیکئے والدہ مشفقہ حضرت یحیی علیہ السلام جہاں دیکہے کہانتک گئی اور
پریشان حال سے کوچہ [illegible] لگین کہ میرا یحیی کہاں ہے وہ وارد بیابان کے پہر آئی لیکن یا دل مضطرب و نکا نشان کچہ نہ ہوتی
جنگل کو چلیں تین رات دن پہاڑ و زمین [illegible] پیاسی ہو [illegible] پہرین [illegible] اتفاقا چرواہا [illegible] نظر آیا اوس سے پوچہا

کرتا ہی رب میرا میری ساتھہ بچاس برس وعظ و نصیحت سی لوگون کو برائی سی بچایا اور راہ حق پہ چلایا
اب حکم ہوا کہ تو ہماری دربار کی قابل نہین ہی یہ سنتی ہی اس کلام کی میری کمر جہک گئی کہ جب ایسی کاملون
اور بزرگون کا یہہ حال ہی اللہ اعلم اور ونکا کیا حال ہوگا پہر جب حضرت سفیان ثوری زار زار روتی
تہی اور اکثر آنکہون سی بجای آنسوؤن کی خون ٹپکتا تہا جب بیمار ہوئی ہر چند علاج کیا مفید نہوا اگر کوئی
حکیم اونکی مرض سے آگاہ نہوا کہ کیا مرض ہے ایک طبیب نصرانی نی اونکا قارورہ دیکہہ کے متحیر ہو کر کہا
کہ اسد اکبر مین نہین سمجہتا تہا کہ مسلمانون مین ایسی کامل ہوتی ہین کہ انکا جگر خوف الہی سی ٹکڑی ٹکڑی
ہو کر بہہ گیا چنانچہ آیہ کریمہ ستائیسوین پارہ سورہ حدید مین ارشاد ہی الم یان للذین امنوا ان
تخشع قلوبہم لذکر اللہ یعنی کیا نہین آیا ہی وقت کہ ڈر جاوین دل ایماندارون کی اللہ کی یاد سی ف
حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سی کسی شخص نی کہا کہ آپ ہمیشہ کیون غمگین اور
روتی رہتی ہین اور رات دن روتی ہین کہا خوف الہی سی ہر دم ڈرتا تہرتا ہون مبادا شیطان اور
نفس کی فریب مین آکر مستحق عذاب ہو جاون کہ اللہ کی ذات بی پرواہی وہ ان کسی کی پرواہ نہین ہے
اتفاقاً بیمار ہوئی ایک سردار اونکی دیکہنی کو آیا دیکہا تو تمام گہر مین پانی بہتا ہی خادم سی کہا کہ یہہ پانی
کہان سی آیا کیا کوئی پانی کا برتن ٹوٹ گیا ہی کہا نہین بہی ایکبار آگ روشن کی پیش جو دیکہتی ہی اسقدر
روئی کہ تمام مکان آنسوؤن سی بہر گیا ف حکایت نقل ہے فتح موصلی رحمۃ اللہ علیہ سی کہ بڑی
عابد زاہد تہی جب سے عقد در راہ خدا مین فقر کو دیتی تہی ایک دن کوئی خادم خدمت مین آیا دیکہا تو جا نماز
پر دیوار سی لگی ہوئی منہہ پر ہاتہہ دہری بیٹہی روتی ہین اور آنکہون سی سرخ آنسو بہتی ہین یہہ حال دیکہکر حیران
ہو گیا عرض کیا یا حضرت خیر ہی اسقدر گریہ و زاری کیون کرتی ہو فرمایا کچہہ کہنی کی بات ہو تو کہون اگرچہ
خوف الہی سے ہمیشہ روتا تہا مگر دو برس سے خوف الہی ایسا جی مین سمایا کہ آنکہون سی سرخ آنسو کا دریا بہایا
بعد انتقال کے کسی نے خواب مین دیکہا کہا کیا معاملہ گذرا جناب الہی مین بولا اوس رحیم کریم نی اپنی رحم اور
کرم کو کام فرمایا اور اپنی قرب مین عرش معلی پر مقام عطا کیا پہر فرمایا اے میری بندے تو کیون اسقدر روتا
جاتا تہا مین نے عرض کی یا مالک میری غلام ہر وقت آقا سی ڈرتا رہتا ہی اللہ علیم کونسی بات سی خوش ہو جاے

لائق ہی بعد اوسکی انتقال کیا وہ بلیاسب صورت بحالا یا پہر دوسرے روز خواب مین دیکھا پوچھا کیا حال گذرا
کہا کچھہ پوچھو مت بڑا نازک مقام ہی وقت حساب کے مجھسے کہا کیا تحفہ کہ لایا ہی مین کہا ستر ولیلین لایا
ہون کہا ایک بہی قابل قبول نہین سستی سی مین ہر گیا پہر کہا اور بہی کچھہ لایا ہی مین کہا کہ ہان پندرہ روزی
کفارہ سی اٹہی اہون کہا یہہ بہی قابل قبول نہین کہا اور بہی کچھہ عوض کیا سو ہزار درہم صدقے مین حکم ہوا
یہہ بہی کوئی قابل قبول نہین پہر تو مین بہت گہبرا گیا کہ اب کوئی صورت نجات کی مقصود نہین جن چیزون کو مین
بہروسا تہا اونکا یہہ حال ہوا ایسی مین حکم ہوا کہ کیا تجہکو یاد نہین کہ تو نی راہ مین ایک کانٹا اوٹھا کر ایک
طرف پہینک دیا تہا کہ مبادا کوئی راہ گیر ایذا پاوی سو اوس سبب سے تجہی بخش دیا فقط ۔ باب پانچوان

خاموشی اور خوش اخلاقی اور دلجوئی مین حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عثمان
غنی رضی اللہ تعالی عنہ نے ادب دینے کی واسطی غلام کی کان مل کہ کوئی قصور ہوگیا تہا غلام کی درد آنے کی
مروڑا چہوڑ دیا فرمایا تیری درد آتا ہی تیرا زیادہ تیرا جی مین لگی تو بہی ایسی ہی میرے کان مل ویسی عوض کیا
کہ غلام سی ایسی بی ادبی ہوگی مجہکو معاف کیجیے فرمایا تابعدار کو تابعداری حکم آقا کی واجب ہے پس تجہکو ہمارے
حکم کی متابعت ضرور ہے اور ہماری خوشی اسی مین ہے آخر غلام نے مجبور ہوکر بحکم الامر فوق الادب تعمیل حکم کی
کی فرمایا زور سی مل عرض کیا ای آقا جیسی آپنے یاد فرمایا تیری کرنی مین مجہی بہی بہت ڈرتا ہون کہ مبادا روز قیامت
کو اس مواخذہ مین گرفتار ہون یہہ سنکر حضرت بہت روئے اور اوسکو آزاد کیا فرمایا مین تجہسی بہت خوش ہم دعا
کی الہی جیسا تو بہی اس سے راضی ہوا اور اپنی فضل و کرم سی اسکو بخشدی حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت
امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ مجہکو پانچ مرتبہ زہر دیا بفضل الہی کچہہ اثر نکیا مگر چہٹی مرتبہ کا اثر ہوگیا اور تمام جگر ٹکڑی
ٹکڑی ہوکر نکل گیا قریب وفات آپکی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ ہوئی تشریف لائی دونون چہرہ نورانی کہ ماہ
کی سی چمک رکہتی تہی اس وقت کم نور تہی جیسی قریب شام کی سورج کی نور اور چاند سورج کی روشنی سی کچہہ روشن
نہین ہوتا اسواسطی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام مانند سورج قریب غروب کی کم روشن اور حضرت امام حسین علیہ السلام
مانند چاند کی کم نور تہی تب حضرت امام حسین علیہ السلام نے پوچہا کہ یا حضرت یہہ کیسی حالت ہے آپکی خدمت مین
فرمایا [illegible] ہوشی مین ور دل الہی [illegible]

مالک بن دینار کہتے ہیں کہ میری باپ ہمیشہ بعد نماز عصر کے شام تک سوتی تہی ایک مرتبہ رباح القیسی بعد نماز عصر کے
اونکی ملاقات کو آئی اونکو سوتا دیکھکر پلٹ گئی اور کہا کہ یہہ کیا وقت سونیکا ہی پہر کسی آدمی بہیجا کہ اونکو جلد لوٹا
کر آئیو کہ میں کہیں مین لاؤنکو اوٹہا دو وہ آدمی بعد نماز مغرب لوٹ کر آیا مینی کہا کیا سبب ہی اسقدر دیر مین آیا اور رباح
القیسی کو ساتہہ نہ لایا کہا کہ عجیب حال گذرا وہ نہایت روتے ہوئی سیدہی قبرستان کو گئی مین بہی اونکی پیچہے
گیا وہان جاکر بہت لعنت ملامت اپنی اوپر کرتی تہی اور زار زار روتے چلاتی تہی مینی کیون کہا کہ یہہ کیا وقت
سونیکا ہی ام تم کہا کہ سال بہر یہہ سوؤنگا ہر چند مینی اونکی التجا کی ڈہونڈہی کچہہ التفات نہ کیا لاچار ہوکر
لوٹ آیا فقط حکایت نقل ہے عبد الرحمن بن عوف حرکی کہ ہمیشہ چپ رہتی اور بیفائدہ بات نکرتی کبہی اولاد
یا غلام باندی وغیرہ سے خفا ہوتی تو البتہ یہہ کلمہ کہتی کہ بارک اللہ علیک ایک مرتبہ اتفاقاً اونی اونٹ کو جو اونکو بہت
پیارا تہا کہ اپنی ہاتہہ سی وسکو دانہ چارہ کہلاتی اور بہت خدمت کرتی اور بہت لاڑ کرتی کفار سی لڑکے ایک غلام
پانی پلانی کو لیگیا راہ مین وسکی ایسی لکڑی ماری کہ اندہا ہوگیا گہر لوٹے کہا آج بہت ناخوش ہونگی کہ اونکی
پیارے اونٹ کو نکما کر دیا جب عبد الرحمن بن عوف نی یہہ خبر سنی غلام کو بلا کر کہا بارک اللہ علیک اور ای لوگو
گواہ رہو کہ مینی اس غلام کو آزاد کیا پہر تا مرگ روتے رہی کہتی مینی یہہ کلمہ بیفائدہ کیون کہا کہ لوگو گواہ رہو مینی اس
غلام کو آزاد کیا فقط حکایت نقل ہے ربیع بن الخثیم سی کہ تیس برس کے عرصہ مین تین کلام کئی اول یہہ کہ ایک
دوست سی پوچہا کہ تمہاری ماں زندہ ہی یا نہیں دوسری یہہ کہ جب واقعہ کربلا واقع ہوا اور اہل بیت شہید ہوگئے
اور باقی اولاد رسول اللہ پر شدت ظلم ظالمون کی شروع ہوئی کہ زمین و آسمان گریان اور دل جنگل اور پہاڑ
کا بریان تہا اور تمام عالم مین حشر کا عالم تہا جوش خروش محبت اولاد رسول اللہ مین پہیر گئے اور یکایک ربیع سی ویل نکلے
اور جناب باری مین عرض کرنی لگی کہ ای مالک وجہان تو خوب جانتا ہی کہ جو ان احمقون نی ظلم زیادتی کی
ہے اور اہل حق کو ناحق ایذا پہنچائی ہی انصاف ان نا انصافون کی تیری ہاتہہ ہی پہر تا مرگ کچہہ کلام نکیا
حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ مشائخ جمع ہوکر کہین دعوت کہانی جاتی تہی ابراہیم ادہم کو بہی بلا یا وہ بہی اوس
جماعت مین شامل ہوئے پہر ایک اور شخص کا انتظار تہا کسی نے اوس جماعت مین سی کہا کہ وہ بڑی ھر زا مشکل ہین بڑی
دیر مین آوینگی یہہ کلام سنتی ہی ابراہیم جلدی چلی آئی کہ یہان غیبت ہوتی ہی پہر آکر اپنی نفس کو بہت لعنت

سے بہاگتا ہی پہر جنگل کو چلی گئی تہوڑی دن کی بعد ایک عورت روتی چلاتی حضرتؒ کی خدمت مین
آئی کہ حضرت میرا بیٹا خوش وضع خوشخو خوبصورت خوب سیرت نازک اندام دل آرام آپکی وعظ مین دل مردہ
بڑی کر و فر سی آیا یہان سی فقیر ہوکر گیا دوبارہ سب مال ریاست و حشمت کا پہینک کر آیا تیسرے بار جو آیا
اوسکا پتا نہ پایا کہ کیا ہوا اور کہان گیا یہ کہتی تہی اور زار زار روتی تہی اور کہڑی بیٹہی کو رولاتی تہی حتی کہ حضرت
کو بہی نہایت رقت ہوئی معلوم ہوا کہ احمد بن یزید کی ماں ہی فرمایا ای نیک بخت صبر کر اور قرار پکڑ جس وقت وہ یہان
آویگا فوراً تجکو اطلاع ہوگی حضرتؒ کے ارشاد سی اوس بیچاری کو تہوڑا سا چین ہوا اور دل بیقرار کو ذرا قرار پکڑ
پہر گہر کو چلی گئی تہوڑی دن کے بعد رات کو آکر حضرتؒ کی دروازی کی کسی نے کنڈی کہٹکائی فرمایا کون کہا احمد
بن یزید ہے خادم کو ارشاد کیا دروازہ کہول دے اور اسکی ماں کو جلد بلا لے پہر اوس نے آکر حضرت سی سلام علیک
کی آپ نے بعد جواب کے فرمایا تیرا کیا حال ہے جو ایسا حقیر و خوار زار ہی کہ جہک گئی صورت بدل گئی کہا آ
ایام مین بہت خوش ہون تہی مجہکو دنیا سی چہڑایا اور خدا سی ملایا تمہاری احسان کس دل سی ادا [illegible] میان
کروں اللہ تعالی تمکو اسکی جزا دیگا ناگاہ اسکی ماں اور جورو لڑکے روتے چلاتے آگئی اسکا حال دیکہکر نہایت پریشان
حال ہوگئی اسقدر روتے چیخین مارتی تہی کہ در و دیوار کو رولاتی تہی دی کا لڑکا ہے [illegible] کہا
میری جگر پارہ کیا ان بچون کی حال پر بہی رحم نہین آتا ایسا ہوگیا کہ یا تیری جی مین آگیا پہر [illegible]
وخوشامد کی کہ کسی طرح گہر تک چلی ہرگز نہ مانا تنگ ہوکر حضرت کی خدمت مین عرض کرنے لگی کہ [illegible]
بلا میرے پیچہے لگادی کہ مجکو جان چہڑانا مشکل ہوگیا فرمایا یہی اپنا وعدہ پورا کیا ہی پہر [illegible]
کہنے لگی ہای میری جوانی کیونکر کٹیگی کہا تجکو اختیار ہے جو تیرا جی چاہی سو کر [illegible] خیال پر بولی [illegible]
ساتہہ لو کہا بہت اچہا پہر لڑکے کی ریشمین کپڑی اتارنی شروع کی اور اسکی ہاتہہ مین زنبیل دینی کا قصد کیا
تب ماں رو اوٹہی اور بلا اپنی لڑکے کو لے لیا کہا الحمد للہ تمکو اختیار ہی میری پاس فقیر کی صورت [illegible]
دیکہکر ہر کس و ناکس [illegible] رونا بہتا گویا حشر برپا تہا پہر جنگل کو چلا گیا اور سبکو رولاتا چلاتا چہوڑ گیا اور
راہ خدا سی مونہہ نہ موڑا بعد دو برس کے حضرت کی پاس ایک آدمی آیا کہا احمد بن یزید بلاتا ہی اسکی
وقت اخیر ہے آپ اوسکی ہمراہ گئی دیکہا تو قبرستان شہر مین ایک جانب کو نشست تاریک جگہ مین پڑا ہی [illegible]

لباس اپنا اونکو دیدیا اونہون نے عرض کیا ای بادشاہ کیا حال ہوا تمہارا کس چیز نے بادشاہت چھوڑائی اور
فقیری دلائی کہا کو خبر کی شکار کو آیا تہا خود شکار ہو گیا اور یہہ حال کسی پر ظاہر نکرنا تمہاری حق مین بہتر ہوگا
پہر سب جنگل والے روان چلاتی تہی اور ابراہیم اس مضمون کے اشعار پڑہتی تہی کہ الٰہی تیری محبت نے یتیم کی
لیے اپنی اولاد یتیم کی اگر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوین تیری جمال کے خیال سوا کسی خیال کو جی مین راہ ندون کہ تیری
جمال کی دولت سے تمام جی جان لا مال ہی اور باقی خواب خیال بلا بال ہی فقط **حکایت** نقل ہے کہ ایک
مرتبہ ابراہیم ادہم دریا کی کنارے بیٹھی گدڑا سیتی تہی کسی نے طعن کی کہ بادشاہت چھوڑ کے اور فقیری کی کملی اوڑہی
کیا لطف اوٹہایا کہا وہ بادشاہت تہی بلکہ وبال جان تہا کہ ساری جہان کا بار میری گردن پر تہا اور سلطنت
ہے کہ اپنی جان و مال سی بہی سبکدوش ہون پہر دریا مین سوئی ڈالدی اور کہا ای دریا والو جلد سوئی لاؤ
اوسیوقت سب جانور دریا ہی حاضر ہوی اور ایک مچھلی سوئی مونہ مین لیے ہوئی آئی پہر طعن مارنیوالی سی کہا تو نے
یہہ تماشا قدرت خدا اور بادشاہت حقیقی کا دیکہا پہلی صرف آدمی پر حکومت تہی اور اب سب پہ ہی فقط **حکایت**
نقل ہے کہ ایک مرتبہ منصور بن عمار بصرہ مین چلی جاتی تہی ایک مکان عظیم الشان بہت مکلف اور سونے چاندی
کے نقش ہی منقش دیکہا آگی اوسکی مکان کے سیج اوسمین سوار پیادی اپنی اپنی قرینہ سی صف بستہ کہڑی مین
اور صدہا دربان دروازے پر ٹہل رہے ہین اور اندر مکان کی تخت بادشاہی بہت مکلف بچہا ہی اور ایک
جوان حسین اوسپر جلوہ فرما ہی اور چارون طرف خدام خوش اندام خوش کلام مؤدب دست بستہ کہڑی ہین
یہہ حال دیکہا تو میری عقل دنگ ہو گئی چاہا کہ اندر جاکر حقیقت اسکی دریافت کرون مگر دربانون نے جانے ندیا اتفاقا
وہ کسی مشغلہ مین مشغول ہو گئے مین جلد اندر مکان کے چلا گیا دیکہا کہ ایک [illegible] تو انکو بلایا اور سب ہواخواہ انکو رخصت
فرمایا اونکی آتی ہی سارا مکان روشن ہو گیا جیسے آفتاب نکل آوی صدہا لونڈیان باندیان آنکر اونکی ساتہ کوئی
خوشبو لگاتی اور دل دیچہاتی زلف سلجہاتی کوئی گیسوان حیران آئینہ دکہاتی خوشبو لگاتی غرض ہر ایک ہر ایک
کام مین مصروف تہی پہر وہان کوئی مرد کسی قسم سی نہ تہا صرف مین اپنی جان پر کہیل کر یہہ کہیل تماشا دیکہتا
رہا ناگاہ بادشاہ کی نگاہ مجہپر جا پڑی آتش غضب سے سلگ گیا مانند شعلہ کی افروختہ ہو کر کہا کہ تیری سر پر
موت کہیلتی ہی جو تجہکو محل سرا مین کہیل تماشی کی حیلہ سی لائی ہی مارے خوف کی کانپ گیا خوشامد سی جانکو بچایا کہ

کہ آتش غضب کی عاجزی کا پانی بجہاتا ہی جب اوسکا غصہ کم ہوا کہا تو کون ہی کہاں تک عرض کیا خطا وار
ہون سزا اوسکی سزاوار ہون طبیب ہون امراض دل کا معالجہ کرتا ہون فرمایا ادہر آؤ اور کچہہ کلام حق سناؤ تب
بی نڈر ہوکر صاف صاف حکم حاکم حقیقی کا بیان کرنا شروع کیا کہ ای بادشاہ تیری پاس عوض رعیت تو سکا بجز ہم
ملک میں ظالموں کی خاطر کی دہوم ہی کیا نہیں جانتا کہ اس وبال سی تیرا اعمالنامہ مالامال ہوگا اور سخت عذاب میں
مبتلا ہوگا ذرا ہوش پکڑ اسقدر مستی جاہ مت سی اگر خدا کو نہ بہول غرور کی … نہ بہول … درندہ م
زبردست زیر دست ہوگا اور زیر دست زبردست ہوگا دودہ پانی سی اور پانی دودہ سی جدا ہوگا اور دوزخ
ایسی سخت آواز کریگی کہ پتہر کا جگر پانی ہوجائیگا نیک کار سرخرو ہونگی اور بدکار زرد روئی … دنیا اگر
دنیا قابل دل دہی نہیں تو عورتوں کی صحبت میں جو رہی ہی ان بہشتی سی ور اگر جنت کی نعمتوں کا مزا چکہتا اور حوران
جنان کو ایک نظر دیکہتا واسطہ لذات دنیا و صحبت زنان میں ہرگز گرفتار نہوتا اور بعد مرنی ان عورتوں کو اگر تاکی تو
سوا ہڈی کی کچہہ نہ پاتا حسن و جمال کی بنا اوسی سخت نفرت آجاتی پس انکی صحبت درگذر اور حوران بہشتی کو
طلب کر کہ خالق تعالی نے مشک و عنبر کا نور و زعفران سی پیدا کیا ہی جمال با کمال کسی آنکہہ نے دیکہا نہ کان نے سنا اگر … ناخن
زمین کی جانب کرے … ہیں یا قوت و مرجان ہیں جیسا کہ سورہ رحمن میں ارشاد ہی لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ
وَلَا جَانٌّ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ یعنی نہ چہوا انکو اس سی پہلی آدمی اور نہ کسی جن نی گویا وہ
ہونگا ہیں کہ جیسی ہیں یہ باتیں سنکر لوٹ پوٹ ہوگیا اور کہا ای طبیب تیری باتوں سی میری جسم میں آگ لگ گئی
پہر کہو شاید بہلائی سی کوئی بات پاؤں ورنہ … کہ میں بہت بڑا گنہگار ہوں کیا عجب ہی کہ غفور الرحیم اپنی
فضل و کرم سی بخشدی ہی کہا حقیقت میں وہ بڑا رحیم و کریم ہی بیشک اوسی فضل کرنی نہیں لگتی بار … نا امید
ہوا وسی امید وار رہ پہر زار زار روتا تہا اور کپڑی بدن کی پہاڑتا تہا آخر کو نکل چلا جب عورتوں نی کہا کہ ہمکو
اوسی حال میں ہم تمہاری شریک حال رہینگی کہا مقتضای مروت یہ ہی تم جانتی ہو اور ہمکو چہوڑ جاتی ہو پہر سب نی
سامان کو لباس شاہی دور کیا بہیس فقیری کا بدل لیا اور راتوں رات سبکو ساتہہ لیکر چلا گیا بعد … کی
محل سرای کو گیا اور جا بجا دیکہا … گیا پہر بیت المقدس کو گیا دیکہوں تو عبد الملک مسجد میں یاد خدا میں
مصروف ہی جہت سلام علیک کی میں یہ حال اوسکا دیکہکر بہت خوش ہوا میں نی کہا تو یہاں کہاں … کہا جا

نامی شعوانہ نامی بہت مالدار بد اطوار نہایت شکیل اور جیلا خوش آواز دل نواز آرایش بدن میں مصروف
گانے بجانے میں مشہور و معروف دل شاد فرحان بسری ہی استاد تہی جہاں کہیں تقریب شادی غمی کی ہوتی وہ
ضرور پہونچتی اور سب جگہہ سے حصہ پاتی ایک روز اتفاقا کہیں جاتی تہی اور لونڈیاں باندیاں ہمراہ تہیں ایک
مقام پر شور ہوتا تہا اہل مجلس میں ایک حالت طاری تہی روتے چلاتے چیخیں مارتی تہی شعوانہ نے کہا کہ
کہ یہاں تقریب غمی ہے اور مجہکو خبر نہوئی ایک لونڈی کو بہیجا دیکہہ تو کیا واردات ہے اوسنی جاکر دیکہا تو وعظ
ہورہا ہے اور عذاب قبر اور حشر کا بیان ہی کوئی ادہر گرا کوئی اودہر پڑا ہی لونڈی پر بہی ایک حالت طاری
ہوگئی اوسنی انتظار کرکے دوسری لونڈی بہیجی وہ بہی جاکر اوسی حال میں شامل حال ہوگئی تنگ ہوکر تیسری بہیجی
وہ بہی آلی غم تہی بہیجی وہ بہی خبر کو گئی آپ بیخبر ہوگئی مصرعہ ہر کہ در کان نمک شد نمک شد جب تہوڑی دیر
میں ایک لونڈی آئی کہا تقریب شادی غمی کی نہیں ہے وعظ ہوتا ہی ور ہر ایک خوف الٰہی سی بیہوش ہو رہا ہے
کوئی روتا کوئی چلاتا ہی یہہ سنکر مسکرائی اور آپ بہی تماشا دیکہنی کو آئی پہونچتی ہی مقلب القلوب نے اوسکا
قلب پہیر دیا اور اپنی خوشی اوسکا دل بہر دیا کہنی لگی ہای افسوس ساری عمر میری گنہگاری میں گذری آگے
اب کیا میری نجات ہوگی ور زار زار روتی اور آنسوؤں کا مینہہ برساتی تہی عالم نی فرمایا اللہ بڑا کریم ہے
تو سچے جی سی توبہ کر اور نیکی کر او وہ سب گناہوں سی پاک کردیگا اگرچہ تیری گناہ مانند شعوانہ کی بیحد و شمار ہوں پہر
پیشہ کاری کرنا ہی افسوس ... چہوڑ پہر سب کپڑی پہاڑ ڈالی اور سب مال گہر کا لٹا دیا اور سب
لونڈیاں آزاد کردیں اور گوشہ عافیت میں بیٹہہ رہی تا ابد گو عبادت الٰہی میں مشغول رہی اسی حالت میں جان
حق تسلیم کی اور عند اللہ اور عند الناس مقبول ہوئی حکایت نقل ہے بشر حافی کی کہ ابتدا میں
شرابخوار اور شراب کباب میں گرفتار رہتی تہی اور باد و شراب طاؤس ... تہی اتفاقا ایک مرتبہ راہ میں
ایک کاغذ بسم اللہ لکہا ہوا زمین پر پڑا دیکہا جلدی سی کمال تعظیم و تکریم سے اوسکو اوٹہا لیا چوما اور آنکہوں سی لگایا
کہا یہہ نام نامی اور اسم گرامی میری مالک محسن کریم اور رحیم کا ہی مشک خالص سی معطر کرکے عمدہ کپڑی میں نہایت
تکلف سی اپیشتر ایک جگہ بلند محفوظ میں رکہہ دیا یہہ کام اوس نی نام کا اللہ کریم کو پسند آگیا اور اوسکو پسند کرلیا
پہر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ جلد جاؤ اور بشر حافی کو مژدہ سناؤ کہ تو نے ہماری نام کی تعظیم کی در گذر

و غبار سی جہاڑ نکہ کے عمدہ مقام پر رکھہ دیا جنے تجھکو گرد و غبار گناہ سی پاک صاف کر دیا او رفرش سی عرش تک
تیرا نام بلند کر دیا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جلد سی بشر کے پاس گیے وہ سنتی ہی تہرا گیا کہ خدا خیر کری ایسی ولیاء اللہ کا یہان
آنا گویا قہر الٰہی نازل ہوتا ہی پہر آپنی کمال محبت سی انکو بلا کر وہ سب مژدہ سنایا سنتی ہی قدمین پر لوٹتی تہی
او رچیخین مارتی تہی ور نفس پر لعنت ملامت کرتی تہی کہ ہائی افسوس اے نفس بےتمیز ہم میں کہ اسدم تک گنہگاری
جناب باری مین ہم رہا او اسقدر انعام و اکرام اوسکی سی مطلع تہا پہر زار زار روتی تہی یہانتک کہ بیہوش
ہوگئے جب کچہہ افاقہ ہوا و ٹہکر چلی اور سب مال اسباب کہڑی کہڑی لٹا دیا اور سب کپڑی پہاڑ کر پہینک
دیئی ور لباس فقیری پہن لیا اور ننگی پانون ہوگئے کسی نے کہا آپ ننگی پانون کیون پہرتی ہین کہا اللہ تعالیٰ ۲۹ پارہ
سورہ نوح مین فرماتا ہی وَاللّٰہُ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا یعنی زمین کو ہمنی بچھونا بنایا تمہاری آرام
کے واسطی ایسی اللہ تعالیٰ کے بچھونی پر کیونکر جوتا پہنکر پہرون پہر شہر او ردیا اور کوچہ و بازار مین ننگی پانون پہرتے
اور زندہ مردہ اولیاء اللہ کی زیارت کرتے تہی جانورون نے گندگی کرنا کوچہ و بازار مین چہوڑ دیا کہ مبادا پانون
بشر حافی کا پہر جائی اور اسی سبب بشر حافی کہلاتی تہی کہ حافی ننگی پاون والی کو کہتی ہین وہ رنہ پہلی ونکا نام
صرف بشر تہا چنانچہ ایک مرتبہ کسی نے کسی کوچہ مین گوبر پڑا دیکہا کہا بشر حافی نے رحلت فرمائی بعد اوسکی
دریافت کیا تو حقیقت میں اسیوقت انتقال فرمایا تہا اور بعد توبہ کی چالیس حج کئی اور چالیس لاکہ کفار سے
آپکے بعد انتقال کے کسی نے خواب مین دیکہا کہ ہمراہ حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کے سبز گہوڑی پر سوار ہوا
سیر اوڑتے ہین فقط حکایت نقل ہے کہ حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ دجلہ کے کنارے پر وعظ فرمائی
تہی اتفاقا قافلہ عراق کا حج کو جاتا تہا اسطرف سی گذرا ایک نوجوان الا حضرت کی خدمت مین آیا عرض کیا مجکو
کوئی ایسی بات بتلا دیجیی جو سفر حضر مین کام آوی فرمایا تین باتین یاد رکہہ اللہ کی فضل سے دارین مین آرام پاویگا
ایک یہہ کہ جو اپنی واسطی چاہے سو اوروں کیواسطی چاہنا دوسرے یہہ جو چیز نفس کو درکار ہو مالک ہی سے مانگنا تیسرے
جو تجہکو مالک سی ملی اوسپر راضی رہنا اور ناخوش نہونا پس وہ یہہ باتین اپنی امان جان مین گرہ باندہ کر چلا گیا
بعد مدت کے دیکہا تو وہی نوجوان الا پانی پر چلا جاتا ہی آپنی بلایا کہ تو وہی نوجوان الا ہی جو تین باتین ہمسی پوچہہ گیا
تہا کہا کہ ہان مین وہی ہون ور تم وہی عالم ہو جو اونکو بتائی ہوا ور آپ عمل مین نہین لائی مین صرف وہی باتونپر

عمل

عمل کیا فضل الہی تہا پانی پر چلنے لگا اور جو تیسری پہی عمل نصیحت ہوتا تو خدا جانی کس درجہ بلند و بالا پر پہونچتا
مگر اوسکی سمجہہ مین طاقت نہ تہی مجبور ہون فقط حکایت نقل ہے ایک بزرگ کا ایک مرتبہ آدہی رات کو قبرستان میں جانے
مین گیا کیا دیکہتا ہون کہ چار آدمی جنازہ لائی ہین مین نے خیال کیا کہ شاید یہہ فراق مین اوٹہا رکہا اسوقت
گاڑنی کو آئی ہین کہ کوئی خبر نہو مین نے پوچہا کہ سچ بتاؤ اسکو کسنی مارا ہی کہا اپنی موت سی مرگیا ہی ہم چارون
مزدور اسکی ماں کے ساتہہ آئی ہین اور وہ عورت پیچہی ہے پوچہا کہ اسوقت گاڑنی کا کیا سبب ہے بوڑہیا نی کہا کہ یہہ میرا
بیٹا ہے بڑا فاسق بدکار شہرہ آفاق تہا وقت مرنیکی تین باتین وصیت کین اول یہہ کہ جب مر جاؤن بعد گلے مین
رسی ڈال کر چارون طرف سکانگی گہسیٹنا اور آواز بلند کہنا کہ جو کوئی اپنی حاکم حقیقی سے حکم پہیریگا وہ ایسا ہی ذلیل
ہوگا دوسری آدہی رات کو دفنانا کہ دن مین جو کوئی جنازہ دیکہیگا لعنت ملامت کریگا تیسری اپنا ایک سپید
بال جنازی کے ساتہہ قبر مین رکہنا کہ شاید اللہ تعالی اوسکی سبب سے میری نجات کری پہر انتقال کیا ہم حکم
الہی کے کفن دفن کا سامان کرکے چاہا کہ وصیت اول ادا کرون یکایک غیب سی آواز آئی کہ ای بوڑہیا اسکام
سے باز رہ ہمنی اوسکو بخش دیا پہر بارسال اسکی نماز پڑہہ کی بخوبی دفنا دیا اور ایک سپید بال بوڑہیا کا اوسکی
ساتہہ رکہہ دیا یکایک مردہ نے ہاتہہ اوٹہا کر آنکہین کہول کر کہنے لگا ای شیخ اللہ تعالی بخشتا ہی پہر ہلے اور بڑی کو پہر
آنکہین بند کر لین قبر درست کرکے سب چلی آئی فقط باب ساتوان کرامت اولیاء اللہ مین
حکایت حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سی نقل ہے کہ ایک مرتبہ مین مسجد مین بیٹہا تہا دو جوان آئی اور السلام
علیکم کی پہر بعد نماز کی کہا اولیاء اللہ سی کرامت ہوتی ہی مین نے کہا انبیاء سی ہوتی ہی یا خوش ہو کر چلے
گئی دوسری دن پہر آئی بعد سلام علیک و نماز کی کہا کرامت اولیاء سے صادر ہوتی ہی یا نہین شیخ جنید نی کہا
کہ کہون ہوتی ہی یا ناگاہ زبان سی بساختہ نکل گیا کہ نہین ہوتی ہی بولی سبحان اللہ کیا کہتے ہو اللہ تعالی نے
اولیاء اللہ کو وہ عظمت اور کرامت عطا کی ہی کہ اگر ان دیوارون کو کہین سونی کی ہو جاؤ اور ستونون کو کہین
کہ زبرجد کی بن جاؤ اور مٹی کو کہین مٹی کی مونگا ہو جا تو اوسیوقت سب ہو جاوین ناگاہ دیکہون دیوارین سونے کی
اور ستون زبرجد کے اور مٹی زرد جواہر ہو گئی یہہ دیکہکر مین حیرتی سی مسکرایا کہا کیون مسکراتے ہو ہمنی تو ایک
بات کہی تہی پہر سب بدستور ہو گئے جیسے تہی حکایت نقل ہے ایک بزرگ کی کہ ایک مرتبہ سفر مین قافلہ ساتہ

جدا ہو کر راہ بھول گیا دو تین دن خوار زار رہے لیکن راہ کا پتا نہ لگا تھک کر زندگی سے نا امید ہو کے ایک جا پر
بیٹھ گئے ناگاہ دیکھا کہ ایک ٹیلے پر مکان مختصر بنا ہے اور ایک آدمی وہان بیٹھا ہے اوسکو دیکھکر ذرا اطمینان ہوا
لیٹ بیٹھکر آرام لیا وقت شام کے کیا دیکھتا ہون کہ ایک جوان حسین عمدہ پوشاک سے آراستہ آیا اور زمین پر
پیر مارا وہان ایک چشمہ شیرین پانی کا جاری ہو گیا وضو کر کے پانی پیا مین نے بھی یہ نعمت الہی غنیمت جانکر وضو
کر کے پانی پیا مینے بھی بھوک پیاس کلفت سفر سب دور ہو گئی سبحان اللہ پانی تھا یا معجون روحانی یا سامان شادمانی
اور آب تابان پانی کہ جی جان و زبان کو شاداب و سیراب کر دیا پھر مین نے شکر خدا سبحان بجا لایا اور اونکے ساتھ
نماز ادا کی بعد نماز جب وہ چلے تو مین نے عرض کیا کہ مین راہ بھول گیا اور قافلہ مجھسے چھوٹ گیا کہا ہمارے پیچھے چلا
آ چند قدم چلا تھا کہ مشعل کی روشنی معلوم ہوئی اور اونٹ والونکی آواز آئی فرمایا یہہ تیرا قافلہ ہے مین نے کہا کہ
ہان پھر مین نے کمال ادب سے عرض کیا کہ آپ اپنے نام سے مجھکو مشرف فرمایئے فرمایا ہمارا نام علی زین العابدین ہے

فا **حکایت** نقل ہے محمد بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک مرتبہ مین مکہ معظمہ بطحا کو جاتا تھا ناگاہ اوپر سے
ایک آواز آئی مین نے دیکھا تو احمد بن خالق بن یحیی سونے کی تخت پر بیٹھے ہوا پر جاتے ہین السلام علیک کہکے مین نے کہا
کہان جاتے ہو بولے ایک ولی کی ملاقات کو جاتا ہون مین نے عرض کیا اللہ تعالی نے تمکو بڑا رتبہ دیا ہے اونکو اپنے پاس کیون
نہ بلا لیا فرمایا بزرگون کی خدمت مین جانا بلانے سے بہتر ہے

ف۲ **حکایت** نقل ہے ایک پارسا کی کہ ایک مرتبہ
رات کو طواف بیت اللہ کرتا تھا صبح کے وقت ناگاہ ایک آدمی سر پر چادر اوڑھے باب زمزم پر آیا ڈول سے پانی نکالکر
پیا اور ڈول رکھکر چلا گیا مین نے جا کے اوس ڈول مین سے پانی پیا تمام جان و زبان شیرین ہو گئے بہ ولذت
تھی کہ دیکھنے سے بظاہر ایسی کیفیت تھی جیسی عمدہ ستوون مین لغیتہ ملا ہو دوسرے دن پھر اوسی طور سے آئے
اور ڈول بھرکے پانی پی کے چلے پھر مین نے بھی پیا تو دودھ شکر کا سا مزا تھا پھر مین نے دوڑ کر اونکا پلا پکڑا اور عرض
کیا برائے خدا اپنا نام بتایئے فرمایا سفیان ثوری ہون مگر کسی سے یہہ راز ظاہر نکرنا

حکایت نقل ہے سہل
عبداللہ تستری سے کہ ایک مرتبہ حج کو جاتا تھا راہ مین بیمار ہو گیا قافلہ چلا گیا اتفاقاً قافلہ ابدالون کا اوس راہ
سے گذرا اور ایک ابدال بسبب آشنائی سابق کے اور ابدالون کی میرے پاس آئے بعد سلام علیک کے کہا یہان
کیون بیٹھے ہو ہمارے ساتھ چلو مین نے کہا بیمار ہون خوف الٹا ہون تمہارے ساتھ کیونکر چلون ایک نے کہا اٹھ

تمہاری ماں کو تمہاری دیکھنے کا شوق ہی اچھی ہو کر چلے جانا پھر کہا یہاں خبر گیران تمہارا کون ہے میں نے کہا
ایک موذن ہے پھر مجھکو اسکی سپرد کر کے کہا اسکو بہت آرام دینا یہہ ہماری امانت جاننا ایک مٹھی بھر کر
اوٹھا کر اوسکی دامن میں ڈال دیا پھر سب چلے گئے موذن نے دیکھا تو چالیس دینار سرخ تھی تھوڑے دنوں کے
بعد اللہ کی فضل سے میں اچھا ہو گیا موذن نے کہا کچھ امانت تمہاری میرے پاس ہے کچھ تمہاری دوا دارو
میں صرف ہوئے باقی موجود ہی کہو تو تمہاری واسطے سواری مول لیدوں میں نے کہا مجھکو حاجت نہیں سب
امانت دو تھوڑی دور چلا تھا کہ کباب اور روٹی کو جی چاہا اور ایسا بیقرار ہوا کہ ایک قدم چلنا دشوار ہو گیا
ناگاہ ایک آدمی نظر آیا اور گرم کباب روٹی اور سرد پانی لایا میں نے کہا کہ شکر الٰہی ادا کیا پھر چلا شام ہو گئی
بادل آیا اور پانی برسنا شروع ہوا ایک رات دن برابر برسا اور بوند بوند ہوئی اللہ کی فضل سے سہیل کا ذرا
دامن تر نہوا اور بخوبی اپنی مکانکو پہونچ گیا ف حکایت ابراہیم بن شیبان ابراہیم ادہم رحمۃ سے نقل کرتے
ہیں کہ اتفاقا میں ایک مرتبہ بارہ دن بھوکا پیاسا جنگل میں رہا مجھکو اپنی حال پر بہت رحم آیا کہ باوصف
اتنی دنوں بھوکے پیاسے رہنے کے قوت و طاقت میری بفضلہ تعالیٰ ویسی ہی ہے ناگاہ ایک طرف سے ایک
بزرگ پیر کٹی کی آواز بلند کہا ای ابراہیم کیوں تعجب کرتے ہو میں سولہ دن سے کہانا نہ پیا اللہ کے
فضل سے ایسا ہے کہ اگر کہوں کہ یہہ درخت سونیکا ہو جاوے تو اوسیوقت ہو جاوے ابراہیم کہتے ہیں کہ یہوں تو اوسیوقت
خدا کی قدرت سے وہ درخت سونیکا ہو گیا ف حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامی کسی کے
شراکت میں اونٹ کرایہ کیا ایک طرف اپنی اسباب رکھا اور دوسری طرف دوسری شریک نے اپنا اسباب
پھر حضرت بایزید کی کہا تمنی اسباب زیادہ رکھا اور حیوان بے زبان پر ناحق ظلم کیا بایزید نے فرمایا اونٹ پر تو اوسی
ناحق گنہگار نہوا اسباب کو دیکھ لو اگر زیادہ ہو کم کر دو دیکھا تو بالکل اسباب معلوم نہوا متعجب ہو کر چلایا
لگا بایزید نے کہا تم تعجب کیوں کرتے ہو آدمی ہو اگر یہہ بیٹا ہو کر [illegible] ملامت کرو اور چھپاؤ میں تو رسوا کرو [illegible]
پناہ دی ف حکایت نقل ہے سعید بن مسیب رحمۃ کا ایک مرتبہ حرم محترم میں بیٹھا تھا اور مقام ابراہیم پر
کوئی آدمی صاحب حاجت باریکی مانگتا تھا کہ الٰہی کہانی پینی [illegible] بہت محتاج ہوں اپنی فضل و کرم سے جلد یہہ حاجت
رفع کر [illegible] ناگاہ ایک طرف آسمان سے [illegible] پوشاک بھی [illegible]

کہا مین بہی اسمین شریک ہون کہا کیونکر مینی کہا تمنی دعا کی مینی آمین کہی بولا سبحان اللہ روزہ کوئی رکہی
اور عید کوئی اگر بہی تو کچہہ مضائقہ نہین ہے ورنہ میری دعا مین شریک نہوتا خیر تو بہی کہا کہلانی مین کچہہ عذر نہین مگر
پیالہ اگر کچہہ پینا نہین پہر مینی بسم اللہ کہکر اونکی ساتہہ کہانا شروع کیا اسد اللہ حلوا آیسے دو دہیا یا شہد ایسا
سو دکہ جی جان کو شیرین کر دیا اور گہٹلی کا نام نہ تہا دونون نی بخوبی سیر ہوکر کہایا اور خوان ویسا ہی
بہرا تہا پہر پوشاک بہی مجہکو دینی لگی مینی کہا اسکی مجہی حاجت نہین پہر وہ ہین کہ چلی گی مینی لوگون سے
پوچہا یہہ کون تہے کہا حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ تہے پہر مین بہت پچہتایا کہ مینی وہ پوشاک کیون
نہ لے لی کہ موجب برکت کا ہوتا حکایت نقل ہے کہ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ بڑی کامل اولیا
تہے چنانچہ عالی مرتبہ اونکا بحکم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بخوبی روشن ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے ارشاد کیا کہ قرن مین ایک شخص اویس نام ہے ایمان مین الاہی گر بہاعث
گذارتی ہی ماں معذور کی سے اجازت ہماری خدمت سی معذور رہا ای عمر و ای علی ابعد وفات
ہماری تم دونون بعد عرفات پر جاکر اوس سی ملاقات کرنا اور ہمارا سلام علیک کہنا اور ہماری امت کی
دعا کرانا یہہ سنتی ہی دونون صاحب حیران ہوگئی عرض کرنی لگی کہ یا رسول اللہ ایسے وہ عالی درجہ
رکہتا ہے فرمایا کہ ہان اللہ تعالی اوسکی عاصی بعدد بالان بکریون بنی کلب کے میری امت کے لوگونکو
بخشیگا حکایت نقل ہے کہ ایک مرشد اولیا قرآن کی تین ایام برابر کچہہ نہ کہایا نہ پیا جب بہوک
کا نہایت غلبہ ہوا پہاڑ پر چلے گئی وہان جاکر چتی کہانا شروع کیا ناگاہ دیکہین تو زمین پر دینار سرخ پڑے
ہین کچہہ خیال نہ کیا پہر دیکہا تو ایک بکری گرم روٹی لیکر آئی التفات نکیا کہ واللہ معلوم کسکی لیے آئی ہی جب
اوس بکری نے بزبان فصیح کہا کہ ای ولی یہہ تیرا ہی رزق ہی رزاق حقیقی نی بہیجا ہے تب ہاتہہ مین روٹی
لے لی اور بکری کی طرف نگاہ نہ کی

باب آٹہوان جلد دعا قبول ہونی اولیاء اللہ مین

حکایت نقل ہے حضرت ابوبکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ کی کہ بڑی اولیا کامل تہی ایک
مرتبہ چادر اوڑہی نماز پڑہتی تہی اور دہنی کی خدا مین چور آیا اور چادر اوتار لی گیا بازار
مین دلال کو بیچنی کو دیتا تہا کہ ناگاہ ہاتہہ اوسکا خشک ہوگیا ہرچند ہلاتا تہا ہاتہہ جنبش نہ کہاتا تہا

مین خدا سے آس نہین توڑتی فـ حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ یعقوب بن لیث رح بیمار ہوئی ہرچند
معالجہ ہوا کچہہ فائدہ نہوا قریب بمرگ ہوگئے حکیموں نے جواب دیا اور کہا اب وقت دوا نہین وقت دعا ہے
پہر سب مایوس ہوگئی اور حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین گئے عرض کیا کہ دوا کی
طرف سی آس ٹوٹ گئی دعا کی اثر کی امید باقی ہے اگر حضرت قدم رنجہ فرماوین تو کمال بندہ نوازی ہے
اللہ تعالی نی اللہ والونکی زبان کو بہت اثر دیا ہے ازانجا حضرت تشریف لائی اور اوسکی پریشان حال پر
رحم آیا اور جناب الہی مین دعا کی کہ ای مالک میرا اسکے گناہ کی سزا تو تو نے اسکو دکہا دی اب اس غلام کی
طاعت کی عزت تو ذرا دکہا دی خدا کی حکم سی اوسیوقت اچہا ہوگیا اور ہر طرف سی خوشنودی اور
مبارکباد دیکا غل شور مچا یعقوب نے بیشمار زر و جواہر بطور نذر حضرت کی آگی پیشکش کیا حضرت نے ہرگز التفات نہ
کیا اور فرمایا اگر یہہ چیزین قبول کرتے تو قابل قبول خدا نہوتے پہر جلدی سوار ہوکر چلی گئی راہ مین ایک
خادم نے عرض کیا حضرت نے کیون نہ قبول کیا صد ہا فقرا کا بہلا ہوجاتا گو آپکے کام کا نہ تہا فرمایا اپنی پیر کے
تلے دیکہہ دیکہے تو سارا جنگل سونیکا ہے ارشاد کیا جس کے مالک کے خزانے مین اسقدر زر و جواہر ہون وہ
کیون اہل دنیا کا مال لیکر احسان مند ہووے فـ حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ ہرم بن حیان سفر مین راہ بہول
کر پہاڑون مین جا پڑی ہرچند راہ تلاش کرتے تہی کہین پتا نہ لگتا تہا جب نہایت لاچار ہوئی زندگی سے
یاس ہوگئی کہ چند روز سی دانے پانی کی صورت نہ دیکہی تب کمال نالہ و زاری سی جناب باری مین دعا کی کہ الہی
جب سے ہدایت پائی ہمیشہ تیری حکم برداری کی او کبہی نفس و شیطان کی چاپلوسی کی ہرچند ان دشمنان
جان و ایمان نے مجہکو لذات دنیا کا مزا چکہانا چاہا تیری فضل سی انہی دہوکا نہ کہایا اگر یہہ گذارش میری
سچی ہے تو مجہکو راہ بتا اور اس مصیبت سے چہوڑا کہ تو سب چیز پر قادر ہے پہر یکایک اسکی قدرت سی پہاڑ پہٹ
گیا راہ ہوگئی مین نکل آیا اور پہر بدستور ریل گیا فـ حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ بیٹی ابن قلابہ کی کشتی پر سوار
تہی اتفاقا کشتی ٹوٹکر بہہ گئی ایک تختی پر بیبی اور ایک عورت دوسری بہہ چلی موج دریا تختی کو ادہر سے ادہر
اور ادہر سے ادہر بہاتی تہی اسحال بیقراری مین دوسری عورت کو شدت پیاس لگی متحیر ہوکر کہا ای بیٹی
ابن قلابہ واللہ کہ پیاس سے جان بلب ہوں کیا کرون پانی کیونکر پیون اوسنی جناب باری مین گڑگڑا کر

دعا کی کہ اے مالک تیری لونڈی پیاسی مرتی ہے پانی پلوا دے کیا دیکھتی ہوں کہ ناگاہ ایک صراحی جواہر
کی سرد پانی سے لبریز چاندی کی زنجیر سے بندھی آسمان میں معلق میرے پاس آئی خوب سیر ہو کر پانی پیا پھر
اوپر چلی گئی جب میں نے اوپر نظر کر دیکھو تو ایک شخص ہوا میں معلق بیٹھا ہے اور زنجیر صراحی کی اوسکے ہاتھ میں ہے میں متعجب
ہو کر کہا اے صاحب تم کون ہو جو اس عالی درجہ پر ہو کہا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوں میں نے پوچھا کیونکر
یہ بلند مرتبہ پایا کہا خواہش نفس کے چھوڑ دی اور چادر رضائے الٰہی کی اوڑھی بیٹی ابن فلانہ نے جب اوس
طوفان سے نجات پائی تو پھر یہ قصہ بیان کیا۔ حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی شہر میں بباعث
امساک بارش کے قحط پڑا اہل شہر نماز استسقا کو باہر شہر کے گئے بادل آیا لوگ بہت خوشدل آئے ایکبارگی ایک
ایسی ہوا چلی کہ بادل کو ہوا اسا اوڑا کے لیگئی پھر تمام اہل شہر اوداس ہو گئے اوسمیں ایک بوڑھیا کسی گانو کی
تھی وہ بھی شکستہ دل اپنے گھر جاتی تھی راہ میں ایک شخص برہنہ کو دیکھا اوسکو سلام کیا بعد جواب کے اوسنے
بوڑھیا کا نام لیکر کہا لوگوں نے نماز استسقا پڑھی بادل آیا اور پانی نہ برسا بوڑھیا نے جانا یہ کوئی شخص کامل
ہیں کہا ہو تو سب آدمیونکو تمہاری خدمت میں لاؤں کہ آپ پانی کی دعا کریں کہ سب شہر والونکے دل ٹوٹ
گئے کہا جلد جا کہ تیرے کپڑے پانی میں تر ہونگے پھر اوسکے جاتی ہی ایسی بارش شروع ہوئی کہ تمام ندی
نالے بھر گئے حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ نامی چور گرفتار ہو گیا حاکم وقت نے سولی دی اتفاقاً
حضرت معروف کرخی کا اوس راہ سے گذر ہوا چور کو سولی پر خوار و زار دیکھ کے بیتاب ہو گئے اوسکی واسطے دعا کرنے
لگے کہ الٰہی اسنے اپنے کئے کی سزا پائی اب اسکی خطا سے درگذر اور مغفرت دارین کر یکایک غیب سے تمام شہر میں
آواز آئی کہ جو کوئی فلانے چور کی نماز پڑھیگا وہ جنتی ہوگا سنتے ہی تمام شہر جمع ہو گیا اور ہاتھوں ہاتھ اوسکو
سولی سے اوتار کر بخوبی غسل دیکر کفنا دفنا دیا چنانچہ کثرت ازدحام سے نماز جنازہ کی بعد نماز عصر کے ہوئی بعد
اوسکے کسی نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور وہ چور مع سب نمازیونکے کمال زرق برق سے وہاں موجود
ہے پوچھا یہ دولت و نعمت کیونکر پائی کہا حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی بدولت مع سب نمازیوں
اپنے جنازے کی مغفرت اور یہ عزت پائی۔ حکایت سعید بن محمد رازی سے نقل ہے کہ دو برس میں
حاتم اصم کی رفاقت میں رہا کبھی اونکو غصہ ہوتے نہیں دیکھا مگر ایک مرتبہ کہ بازار میں جاتے تھے کوئی شخص

نہ پایا جنگل میں بیٹھا لگا دیکھوں تو درخت کی جھی لیٹی ہیں مجھی دیکھتی ہی ناخوش ہو کر فرمایا اے
شخص یاد رکھ یہ شے موجود ہی صبر کر مجھکو ناحق تنگ کر پھر ایک مٹھی کنکریان میری طرف پھینکدیں
اور کہا جا قرض ادا کر اور پھر آنیکا قصد نکر دیکھا تو پوری تین سو درہم تھی پھر مین جلد چلا گیا اور سب
قرضہ ادا کر دیا بعد اوسکی حضرت سمنون المحبون کو خواب مین دیکھا فرمایا تو نے کیون ایسی دلیاہی کی اول
کو تکلیف دی پھر جو خواب دیکھی جو آنیکا کر توبہ کی کہ اب کسی فقیر کی حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ کو
تکلیف نہ دونگا فقط حکایت نقل ہے ابو یزید کی کہ ایک مرتبہ چادر پہنی ہوا وہ کہ حضرت شبلی رح
کی خدمت مین گیا دیکھا کہ وہ ایک عمدہ ٹوپی پہنی ہوئی ہیں مین نے اپنی جی مین کہا کہ یہہ ٹوپی مجھ
لباس کے لایق ہے اگر شیخ مجھکو عنایت کرین تو مین عنایت سمجھ کر پہنون چادر اور اپنی ٹوپی دونون آگ
مین جلا دین فرمایا سوای شوق دیدار الٰہی پروردگار کوئی آرزو جی مین رکھنی کے لایق نہیں ہے فقط
حکایت نقل ہے عبد اللہ بن تستری کی کہ دو برس علم ادب اور علم دین حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ
علیہ سے پڑہا پھر وہ اپنی مکان کو تستر چلے گئے وہان مرید بہت ہوے کہتے ہین کہ عبد اللہ کبہی پالتی مار کر
تکیہ لگا کر نہ بیٹھتے اور فتوی نہ دیتے ایک مرتبہ کسی نے دیکہا کہ پالتی مارے تکیہ لگائے بیٹھی ہیں کہا آپکو
اسطرح کبہی بیٹھی نہین دیکھا آج کیا ہے فرمایا زندگی مرشد مین اسطور بیٹھنا بے ادبی تھی مگر اونہون نے
ابہی انتقال فرمایا اب کچھ مضایقہ نہین پھر اوس شخص نے وہ دن اور تاریخ لکھ رکھی دریافت کیا تو واقعی ذوالنون
مصری نے اوسی دن اوسی تاریخ رحلت فرمائی تھی فقط حکایت نقل ہے ابراہیم خواص رح کی بارہ برس
تلینی دودہ چپاتی کی خواہش کی اور نہ کہائی ایکدن کسی مریض کو پوچھنے گئے اوسنے کہا کسی چیز کو تمہارا
جی چاہتا ہے بولا سبحان اللہ بارہ برس سے تو آپکو اپنی جی کی آرزو حاصل نہین دوسرے کی آرزو کیونکر
پوری کروگے ابراہیم متحیر ہو کر کہنے لگے سچ ہے کہ اللہ والون کو سوای اللہ کے کوئی نہین جانتا فقط
حکایت نقل ہے کہ ایک شخص نے دو درہم کو جوتا مول لیا پہنکر حضرت شبلی رح کی خدمت مین گیا اور
کہا محبت الٰہی کیا چیز ہی اور کیونکر حاصل ہوتی ہے فرمایا جو شخص دو درہم کا جوتا پہنتا ہے اور خواہش
نفسانی پر رجہہ رہا ہے اور لذات خودی مین بیخود ہو رہا ہے اوسکو خدا اور محبت خدا سے کیا سروکار

باب دسوان توکل اور نہ ڈرنے خدا اور نہ ڈرنے غیر خدا مین

حکایت نقل ہے حامد اسود رحمۃ اللہ سے کہ ایک مرتبہ ابراہیم خواص کے ہمراہ سفر مین تھا اتفاقاً سانپون کے
جنگل مین پہنچے مین نے کہا یہان سے جلد نکل چلو ایسا نہو کہ رات ہو جاوی اور سانپون مین گھر جائین
کہ اونسی جان بچانی دشوار ہوگی پس ابراہیم نے یہ سنتے ہی وہین بستر کر دیا مین بہی مجبور ہو کر پڑ رہا رات
کو چارون طرف سی سانپون نے گھیر لیا مین ڈر کر کہنے لگا سانپ سانپ ابراہیم نے کہا چپ ہو اور
یاد خدا مین مشغول ہو پس مین نی ذکر اللہ شروع کیا سانپون نے بھاگنا شروع کیا پھر غفلت نیند سی ذرا غافل
ہو گیا پھر یکایک سانپون نے آگھیرا ڈر کر چاہا کہ بھاگون ابراہیم نے جھڑک دیا اور کہا ذکر اللہ کیون نہین
کرتا غرض اسی طرح سکھ سی تمام رات گذری شیخ بعد نماز صبح اور وظیفہ معمولی کی چلی دیکھون تو اوسی
مقام پر جہان جا نماز شیخ کی بچھی تھی ایک بڑا کالا سانپ بیٹھا ہی مین متعجب ہو کر شیخ سے کہا فرمایا کیا
تعجب کرتا ہی لڑکپن کی ابہی بو باس تجھہ مین باقی ہی کہ رات کو جو فضل الہی سی محفوظ رہی وہ اچنبا
نہتا **حکایت** نقل ہے کہ ایک مرتبہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ و شیبان راعی رحمۃ اللہ باہم سفر کرتے تہے
جب جنگل مین پہنچی دیکھا کہ ناگاہ ایک شیر ڈوکتا آیا سفیان نے ڈر کر کہا ہم خالی ہاتھ ہین کیونکر اسکے حملہ
سے نجات پاوین شیبان راعی نی کہا ای امام وقت کچھہ خطرہ نکرو کیا اسکا خالق سوا خدا کے کوئی
اور ہے پھر شیبان نے پاس جا کر اوسکا کان پکڑ لیا اور جھٹکا را اور وہ عاجزی سی دم ہلانے لگا سفیان نے
یہہ معاملہ دیکھکر کہا یہہ بات تو قابل شہرت ہی شیبان نے کہا ہرگز شہرت نکرنا ہم سب امان شیر لا دکر
تا مکہ معظمہ تک لے چلینگے **حکایت** نقل ہے کہ ایک مرتبہ کسی شہر کے بازار مین آگ لگی اور سب مال
و اسباب لونڈی غلام جو اوسمین تہی جل گئی مگر دو غلام روبرو نہایت حسین بہ صفت تہی اتفاقاً قدرت خدا
سے بچے تہی قریب تہا کہ جلین دلال دست ملال ملتی تہی اور کہتے تہی جو کوئی انکو نکالدی ہزار دینار
سرخ لے ناگاہ ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ اوسطرف سی گذرے اون دونون غلامون کو جلتی آگ مین
گہرا دیکھہ کر جی جلا کہا اگر مین جل جاؤن بلا سی ہم نجات پاوین اس بلا سی چنانچہ بسم اللہ کہکر جلتی آگ مین
کود پڑی اور دونون کو صاف نکال لائی سبکو اچنبا ہوا اور ساری شہر مین شہرا ہوا کہ ہی لال آگ کی قدم

مولوی معنوی فرماتے ہین بیت ہیبت این مرد صاحب لق نیست ہیبت حق است این از خلق نیست ✤ ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید

چومنی لگی اور درہم و دینار نذر لگنے انہی چاہے حضرت نے فرمایا مین دنیا کے لالچ کے واسطی یہہ کام نہین
کیا بلکہ خدا کی مرضی چاہنے کو کیا اگر دنیا کے لالچ کے واسطی کرتا تو خود سلامت نہ بچتا اور رونکی طرح جل جاتا فقط
حکایت نقل ہے کہ ایک عجمی حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ کا بصرہ کی بازار کے چوراہے پر ہی تہا کبھی
کسی مصلحت اور حکمت کے لئے وہان ہی بیٹہی اوڑہتی تہی ایک مرتبہ پوستین چہوڑکر وضو کو چلی گئے ناگاہ حضرت
حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ آگئے پوستین پڑا دیکہہ کر کہڑے ہوگئی کہا حبیب عجمی کو اسوقت کچہہ خیال
نہین ہوتا پوستین چوراہے مین ڈالکر چلی گئی خیال نکیا کہ کوئی لیجائیگا اچانک وہ ہی آگئے سلام علیک
ہوئی کہا ای امام وقت تم کہان ہو انہے تمہاری پوستین اور حجر کی نگہبانی کرتے ہین تم سی بہت اچہا کر
کہ چوراہے مین سب سامان کس کے بہروسی پر چہوڑکر چلی گئی کہا اوسکی بہروسی پر جسنی تمکو نگہبانی کیواسطی بہیجا فقط
حکایت نقل ہے علامہ نے یہ سو درہم کے جو لطف نماز عامر بن قیس کو حاصل تہا ایسا کسیکو نہ تہا بارہا
شیطان علیہ اللعنۃ بصورت بڑی کالے سانپ کے مسجد مین آیا ہی اور سب نمازی ڈرکر بہاگ گئی ہین
اور عامر ویسی ہی نماز مین مشغول رہی و جنبش ہی نہین کی جب وہ خبیث عاجز ہوکر کے جابجا مار کے
انکے کپڑے مین گہس کر گریبان سی سر نکالتا اور انکو ڈراتا تب ہی آپ خبر نہوتے کہ کیا ہے اور کون جابجا
مارتا ہے بدستور عبادت الہی مین مشغول رہتی آخر کو وہ ملعون لاچار ہوکر چلا جاتا کسی نے کہا یا حضرت آپ
اس کالے سانپ سے نہین ڈرتے فرمایا ہم سوا خدا کے کسی سے نہین ڈرتے فقط حکایت نقل ہے کہ جب
امیر معاویہ سردار رہے تو عامر بن قیس پہاڑون پر چلی گئی اور وہان بیٹہہ کر کلام اللہ پڑہنے لگے
ناگاہ شام ہوگئی نصرانی عابد آیا اور کہا تو کون ہے کہا مسافر ہون بولا رات کو میری پاس رہو ورنہ تم
جیتے نہ بچوگے یہہ جنگل سانپونکا ہے تمکو پہاڑ کہا وینگی کہا خلاف مذہب کے میری پاس نہ رہونگی وہ مجبور
ہوکر چلا گیا آدہی رات ڈہلی جہت سے عابد نے دیکہا تو حضرت عامر عبادت الہی مین مصروف ہین اور
ایک شیر اونکی گرد پہرہ والے کی طرح ٹہلتا ہے جب نماز سی فارغ ہوئی شیر سے کہا تجہکو کچہہ کہنا ہو تو
کہہ ورنہ رخصت ہو ناحق خلل انداز نہو پہر وہ عاجزی کرتا دم ہلاتا چلا گیا نصرانی عابد یہہ حال دیکہکر
حیران ہوگیا اور جلد آکر عامر کے قدم چومنی لگا اور بکمال ادب سی عرض کیا آپ کون ہین اور کیا مذہب رکہتی

مین کہا مین ایک غریب گنہگار مسلمان ہون کہ قابل ہتی شہر کے نہ تہا اسو سطے نکل آیا او وہی کہا اللہ کہ
حبیب غریب گنہگار اس شہر سے ایسے صاحب کہ مستجاب ہین تو اللہ اعلم شہر کیسی ہوگی پس اسیوقت مسلمان
ہوگیا حکایت نقل ہے کہ ایکمرتبہ حجاج بن یوسف نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے شہید
کرنیکا قصد کیا آپ یہہ خبر سنکر حبیب عجمی رح کے پاس چلے گئے اور یہہ قصہ بیان کیا انہون نے کہا آپ آ
عبادت خانے مین جا بیٹھئے خدا اسکے حکم سے محفوظ رہوگے آپ وہان جاکر عبادت الہی مین مصروف ہوگئے کسی
مخبر بدکردار نے مخبری کی کہ حسن بصری فلانی جگہہ ہین اسوقت حجاج نے اپنے سپاہی بہیجے کہ جاکر حسن کو
پکڑ لاو سپاہیون نے آکر حبیب عجمی سے پوچہا کہ حسن بصری کہان ہین کہا عبادت خانے مین ہین سپاہی
گئے حسن بصری نظر نہ آئے پہر نکل آئے اور کہا اے حبیب تم بڑے زاہد ہوکے جہوٹ بولتے ہو کہا مین تو
جہوٹا نہین ہون مگر اللہ تعالی نے تمکو اندہا کردیا پہر گئے پہر نظر نہ آئے جب بار تک پہر چلے گئے تب حسن بصری رحمۃ اللہ
علیہ باہر نکل کہا تمنے کیون ظالمون کو بتا دیا کہا سچ نے بچا دیا ورنہ دونون مارے جاتے فقط
حکایت نقل ہے طاوس یمانی سے کہ ایکبار مین حرم محترم مین بیٹہا تہا ناگاہ ایک اعرابی اونٹ پر سوار آیا
پہر اونٹ بیٹہاکر ہاتہہ پیر باندہ کر کہا اے خدا یہہ اونٹ مع سامان تیرے سپرد کیا جب حرم محترم مین
نماز ادا کرکے باہر آیا اونٹ نہ پایا معلوم ہوا چور چرا لیگیا جناب باری مین عرض کیا کہ خداوندا تیرا اونٹ
چوری گیا ہے میرا نہین گیا کہ مین تیرے سپرد کر گیا تہا ناگاہ کیا دیکہتا ہے کہ ایک آدمی پہاڑ ابی قبیس سے
اوترتا ہے بائین ہاتہہ مین اونٹ کی نکیل ہے اور سیدہا ہاتہہ کٹا ہوا گلے مین پڑا ہے اعرابی آگے گئے کہا اپنا اونٹ
مع سامان لے اعرابی لیلئے اوسکا یہہ حال دیکہکر کہا یہہ کیا واردات ہے کہا جب رات مین اونٹ چرا کے
اوس پہاڑ پر چڑہا ایک سوار ملا اسکا گہوڑا اوڑتا ہوا مین آیا میرا ہاتہہ کاٹ کر گلی مین ڈالکے کہا جلد اونٹ
مع سامان اسکے مالک صاحب کو پہنچا یہہ معاملہ ہوگیا فقط حکایت نقل ہے کہ ایکبار حضرت امیر
[illegible] لشکر آراستہ فرماتے تھے ناگاہ دو آدمی ایک شکل کے نظر آئی کہ سیواکی کسی بات مین فرق نہ تہا آپ
[illegible] تعجب ہوا اور فرمایا کہا تم دونون توامان ہو یعنی ایک پیٹ سے پیدا ہوئے ہو ایک نے کہا اے امیر المؤمنین
مین باپ ہون اور یہہ بیٹا ہے اور اسکا قصہ عجیب ہے کہ ایکبار مین ہمراہ رکاب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ

وسلم [illegible]

شکست گران دونون چار درہم قرض کے بہت فکر ہے کہ قرضخواہ رات دن چین نہین دیتی جان
عاجز ہو گئی ہے یہین دوست جانی جان کے آیا ہون وہ سنتی ہی عرق ندامت مین غرق ہو گیا جی جان
سے کہو کیا غیرت کہا کے اندر اوٹھہ گیا جلدی سی چار سو درہم لے آیا کہا جلدی جائیے اور قرضخواہون
سے چھٹکارا ہو اوسنے پہر گہر جا کر زار زار رونے لگا اوسکی عورت نے کہا خیر ہے کیون روتے ہو جا ہی شکر گذار
جناب باری ہے نہ مقام گریہ و زاری دوست دلی کی حاجت روا کی پس غم درہم ہے یا غم ہمدم گرامی
تدارک نہ فرمائے اور اس غم دیدہ کو غم سے چہوڑائے کہا ای عورت نادان غم درہم [illegible] ہم کو روا [illegible]
بلا اسواسطے روتا ہون کہ مین اسکی حال سی کیون ایسا غافل رہا جو وہ اس بلا مین مبتلا ہو کر جائے بندہ
اور فقیرونکی طرح میری پاس آیا تب بہی اوسکو اس بلا سے چہوڑایا لیکن کچہہ حق دوستی ادا نہوا بلکہ مجہتا جونکا
دنیا ہوا حقیقت مین ذلت اوسکی نہ تہی بلکہ میری تہی پس ایسی زندگی پر لعنت ہے جو آپ چین اوڑاوین اور دوست
بے چین رہین فقط حکایت نقل ہے کہ دو شخص دوست باہم دوستی دلی رکہتی تہی اتفاقاً دونون قرضدار
ہوگئے مگر مدت تک ایک کو دوسری کی قرضداری سے آگاہی نہ تہی جب خبر ہوئی تو ایک دوسری کی قرضہ ادا کرنے
کے فکر مین سرگرم ہوا اور اپنی قرضہ کا کچہہ خیال نہ کیا گو ہر وقت قرضخواہون کا تقاضا رہتا تہا آخر کار
ایک نے دوسری کا قرضہ ادا کر دیا اور آپس مین کبہی ذکر نہ کیا بعد مدت دراز کے کسی طور سے اطلاع ہوئی فقط
حکایت نقل ہے کہ وقت خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے عبداللہ بن عباس رض بصری کے حاکم ہوئے ایک
مرتبہ کچہہ لوگ جمع ہو کر آپکی خدمت مین آئی عرض کیا کہ یا حضرت ہماری پڑوس مین ایک بزرگ کی لڑکی کا
نکاح ہے اور انکے پاس ایک کوڑی خرچ کو نہین آپ کچہہ اعانت و رعنایت کرین تو بہت بڑی عنایت ہی
سنتی ہی آپ اندر جا کر کچہہ تہوڑی درہم کے لائی ایک آپ لیا اور باقی اورون کے حوالہ کئے اور ان بزرگ کو
پاس جاکی کہ دیکہہ شادی مین صرف کیجیی اور کچہہ غم نہ فرمائی پہر پلٹ آئی اسی وقت خیال آیا ہمراہیون سے
کہا کہ ہمنے برا کیا جو اہل اللہ کو یاد الہی سی باز رکہا پہر پلٹ گئے اور سب سامان شادی درست کرکے بکمال اعزاز
و اکرام [illegible] جہیز دیکر رخصت کرکے چلے آئے فقط حکایت نقل ہے عبداللہ بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما سے کہ
ایک بار [illegible] ایک لونڈی ہزار درہم کو مول لی سوار کی تلاش تہی تا کہ اسکو سوار کرکے گہر بہجوا دین

ناگاہ ایک شخص آیا عرض کیا یا حضرت سواری میری پاس حاضری حکم ہو تو حاضر کروں حضرت نے سخاوت کرم
سے ارشاد کیا کہ لونڈی کو سوار کرکے اوس شخص کے گھر پہنچا دی فقط حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کوئی
سایل ابی سعید بن العاص کی پاس آیا ابنی خزانچی کو رقعہ لکھہ دیا کہ پانسو اسکو دینا کچھہ تفصیل کی کہ درہم
یا دینار صرح پھر وہ ملازم رقعہ لیکر پہنچا پاکر پانسو کیا دون درہم یا دینار کہا وقت لکھنے کی خیال
درہم کا تہا مگر اب پانسو دینار خزانہ دو ولیں یکایک سایل زار زار رونے لگا کہا یہ مقام خوش ہونیکا ہے
یا رونیکا بولا سچ ہے مگر مجھکو اس خیال نے رولایا کہ جب تم سی سخی دنیا سے اوٹھہ جاینگے نام سخاوت کا
مٹ جاینگا اور کوئی غریب ہونکا پرسان حال نہوگا تمہاری صورت سے اہل حاجت کی حاجت روا ہے تمہاری
ذات سے فقرا و گدا کا بھلا ہے تمہاری طفیل سے محتاج چین کرتے ہیں اور عیش اوڑاتے ہیں حکایت
روایت ہی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت میں قحط پڑا
سب لوگ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کچھہ فکر فرمائیں تمام مخلوق بھوک سی ہلاک ہوئی جاتی ہی
فرمایا آج انشاء اللہ تعالی کچھہ تدبیر ہوگی جاؤ خاطر جمع رکھو پھر قریب شام کی ملک شام سی دو سو اونٹ غلہ
کے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آئے سب آدمی خوش ہوگئے دلال حضرت کی خدمت میں گئے اور نرخ غلہ کا
دس گیارہ سیر کرنے لگے تب حضرت نے فرمایا سوای تمہاری اور بہتکو زیادہ نفع دیتے ہیں بولی اس شہر کا تو کوئی
اس نرخ سی کم نہیں لیگا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالی ایک کی بدلے سات سو بلکہ بیشمار دیتا ہی
ہم ایسی نعمت کثیر چھوڑکر کیوں کسی لوگ کے ہاتھہ بیچیں اور خسارہ کہاویں بجز اس خدا ہی کے ہاتھہ بیچونگا اور کسی کو
ایک دانہ ندونگا پھر سب غربا اور فقرا کو جمع کرکے کہڑی کہڑی بانٹنے لٹاتے تہی اور خوش ہوئی تہی غرض
کہ قبل نماز مغرب کے فارغ ہوگئے اوسی رات کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت سی مشرف ہوے کہ جناب رسالتمآب براق پر سوار بہت بشاش بشاش ہیں میں نے عرض کیا یا حضرت
کہاں تشریف فرما ہوے عبداللہ تو مدت سی مشتاق دولت دیدار رہتا آج اللہ تعالی نی اوسکی آرزو پوری
کے ارشاد کیا آج عثمان کا اللہ غلہ غربا کو دینا اللہ تعالی کو بہت پسند آیا اور مقبول فرمایا اوسکی بدلے میں
عثمان کو بہت سی حوریں نہایت جمیلہ و شکیلہ حلہ بہشتی سی بخوبی آراستہ کہ اللہ ازواج اکرام دیدار

مجھکو بھی ارشاد ہوا کہ ای محمد تم بھی شکر کرو شان ہے عثمان کی دیکھو جو اسکی مال کے لئے اسکو عنایت سلام اللہ
حکایت نقل ہے کہ ایکبار معاویہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں
ہزار درم نقد بھیجے آپ نے اسیوقت للہ بانٹ دئے کسی خادمہ نے عرض کیا یا ام المومنین کچھ روپے کی فرمایا
کو بھی رکھا ہے فرمایا ... پہر تو آگے سے کہتی تو شاید کچھ رکھ لیا جاتا حکایت نقل ہے کہ
کسی وقت میں کسی شہر کا حاکم بڑا ظالم و خونخوار و مردم آزار تہا یہانتک کہ تمام شہر میں منادی کرا دی کہ جو کوئی
کسی فقیر کو کچھ دیگا اوسکا ہاتھ کاٹ کے شہر بدر کر دیا جائیگا اتفاقاً ایکدن ایک فقیر بھوک کی ماری سے
تنگ آیا اور زندگی کی ناامید ہوکر ایک عورت سی نہایت الحاح اور زاری کرنے لگا اوسنے کہا کیا تو نے
حکم حاکم نہیں سنا ہے عورت کو اوسکی پریشان حالی پر رحم آیا دو روٹی دیں اور کہا امیر کا جو جی چاہے سو کرے
مجھسے بھوکا خدا راہ پر مانگتا روتا چلا جاتا نہیں دیکہا جاتا ناگاہ امیر کو خبر ہوگئی اوس عورت کا ہاتھ کاٹ کر
شہر بدر کر دیا اسکی ساتھ ایک دودھ پیتا بچہ تہا عورت نہایت بیکس جنگل میں شدت گرمی سی ماری پیاس
کی بیتاب ہوئی ہرچند پانی تلاش کیا نزدیک کہیں نہ پایا لاچار ہوکر نہر کے کنارے گئی جیسے پانی پینے کو
جہکی لڑکا گود سے نہر میں جا پڑا سخت بیقرار زار زار رو چلاتی تہی کہ یکایک دو جوان خوش رو خوشخو اچہی پوشاک
پہنے ہوئے آئے اوس عورت سے پوچھنے لگے کیون اے بندی تجھکو پریشانی سی کیا آفت ناگہانی ہی اوسنی سب قصہ
بیان کیا اوسیوقت ایک جوان نے نہر میں گھسکر اوسکے لڑکے کو بالکل صحیح وسالم نکال لایا دوسرے نے اوسکا ہاتھ
کو خدا کی قدرت سے بدستور درست کر دیا پہر اوس عورت کہا تو نے ہمین پہچانا اوسنی کہا نہیں کہا ہم وہ
دو روٹیاں ہین جو تو نے بندہ خدا کو دی تہیں اور اوسکی سبب سے تو اس بلا مین مبتلا ہوئی تہی الحمد للہ کہ انکے بھی
سبب نجات پائی فقط حکایت نقل ہے کہ ایکبار عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اپنی کہیت کی سیر کو
نکلے اور ایک کہیت کے پاس ہوکر بیٹھ گئے اوسکو ایک حبشی غلام جوتتا تہا قریب دوپہر کا ایک لڑکا روٹیاں
لایا حبشی نے فارغ ہوکر چاہا کہ کہاوے اتنے میں ایک کتا بہوکا آیا اوسنی ایک روٹی اوسکو ڈال دی وہ کہا گیا
کہا کہ پہر دم ہلاکے عاجزی کرنے لگا دوسری بہی ڈال دی غرض تیسری بہی ڈال دی آپ بہوکا رہا
عبد اللہ بن جعفر اوس حبشی کو بلا کر کہا کہ تیری خوراک کس قدر تہی جو کتے کو کہلادیا اب تو کیا کہائیگا کہا یا

حضرت صبر کرنا اور چوده برس کی پاؤں پہر جانے سے بہتر ہے آپ یہہ حال اوسکا دیکہکر بہت خوش ہوا
بلکو اور اس غلام کی اور بہت کو خرید لیا ایک لونڈی قیمتی پانسو دینار کی تہی دونون کو آزاد کرکے نکاح
کر دیا اور دو سو دینار بطریق زاد راه اور وه بہت جہیز مین دیا حکایت نقل ہے احمد بن اسکاف دمشقی
بہت بڑی متقی پرہیزگار تہے اور بہت حج کئے کمال جانفشانی اور خیرات کی بہت مال جمع کیا تہا
ایک مرتبہ ہمسایہ کے گہر لڑکا کسی کام کو بہیجا ناگاه روتا آیا کہا خیر کیون روتا ہے بولا گہر والے گوشت
روٹی کہا رہی ہین منہہ تکتا رہا روتا رہا مجہکو ایک ٹکڑا نہ دیا اسکاف ناخوش ہوکر ہمسایہ کے گہر
گئے کہا سبحان اللہ حق ہمسایہ کا یہی تہا جو تمنے ادا کیا لڑکا منہہ تکتا تکتا روتا رہا اور آپ گوشت روٹی
کہاتے رہے اوسکو ایک لقمہ نہ دیا یہہ سنتے ہی وه پڑوسی زار زار رونے لگا کہ ہای افسوس اب پرده ہمارا
فاش ہوا کہا پانچ دن سے گہر والے کے منہہ مین ایک دانہ نہ گیا تہا جب نوبت ہلاکت کی پہنچی لاچار ہوکر جنگل
مین گیا دیکہا تو ایک بکری مری پڑی ہے اوسکا گوشت بقدر ضرورت درستہ ہوکر لاکر پکایا ہے کہ
وه ہمارے لئے کہانا اوس لڑکے کو نہ دیا کہ بفضلہ تعالی اوسکو درست تہا ورنہ یہہ ہو سکتا تہا کہ سب کہا
رہتے اور وه منہہ تکتا رہتا ابن اسکاف بدریافت اس حال کے متحیر ہوگئے اور اپنے جی مین کہا حقیقت مین
عند اللہ ایسے شخص کا دینا حج کے جانے سے بہتر ہے پہر گہر جاکر سب ہم دینار جو بہت سی مدت جمع کر
رکہے تہے سب لاکر اسکو دیدئے پہر گہر بیٹہکر یاد الہی مین مصروف رہے جب سب حاجی حج کرکے لوٹے حضرت
ذو النون مصری نے مقام عرفات [illegible] خواب دیکہا کہ کوئی کہتا ہے اے ذو النون اس مرتبہ کسی کا حج قبول نہوا
سوا احمد بن اسکاف دمشقی کے کہ اوس نے حج کی نیت کی تہی [illegible] آیا والله کریم ہے اللہ تعالی نے اوسکو
اور اوسکے حج کو قبول فرمایا حکایت نقل ہے عوف بن عبد اللہ کی ایک مرتبہ بنی اسرائیل مین قحط
پڑا اکثر آدمی بہوک سے مرنے لگے ایک مزدور کا یہہ دستور تہا کہ دن بہر مزدوری کرتا شام کو جو مزدوری ملتی
اسکی روٹیان جو کی مول لے آتا اتفاقا راه مین ایک بہوکے نے سوال کیا روٹیان دیکہ جو شده بہوک سے جان لب
ہوں مزدور نے سوچا کہ کل دو روٹیان ہین اگر ایک ایسے دون اور ایک مین کہاؤن تو نہ اسکا بہلا ہوگا نہ میرا پیٹ
بہریگا وه چند دن سے فاقه [illegible] اور یہہ خیال میری اعمالنامہ مین لکہا جائیگا پہر وه دونون روٹیان اوسکو دیدیں اور آپ

اگر یہ گناہگار سو بار لائے تو خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک فرشتہ آسمان سے اوترا کہا تجھکو حاجت ہے تو بیان
کہا کہ ہاں مغفرت درکار ہے بولا مغفرت تیری ہو چکی دیکھ یہ بات کہا محفوظ رہیو کہ سارا جہان جانتا ہی جانا
ہے پھر صبح کے وقت غیب سے آواز آئی کہ گرانی غلہ کی گئی ارزانی آئی

باب بارھوان اظہار کی حق پرستی اور نفس کشی میں

۞ حکایت نقل ہے کہ خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
میں ایک صحابی ملک شام کے حاکم ہو کر گئے صرف ایک اونٹ سواری اور ایک حبشی خدمتگاری میں تھا
جب قریب دار الحکومت کے پہونچے تو سرداروں ہاں کے سنکر پیشوائی کو آئے راہ میں حاکم کو مسافر جانکر پوچھا کہ
تمکو بھائی امیر کا کچھ حال معلوم ہے کہ کہاں تک آئے ہیں غلام نے کہا امیر یہی ہیں پھر سب سرداروں نے
حسب عادت جاہلیت قدیمی کے بطور سجدہ اونکی تعظیم کی امیر نے متحیر ہوکے کہا یہ کیا سجدہ سا کرتے ہو بولے
ہماری ملک کا ایسا ہی دستور ہے جب حاکم وقت آتے ہیں ایسی ہی تعظیم کرتے ہیں تو امیر نے غضبناک ہوکر کہا اس کو پھر
سوا خدا عز وجل کے اور کسیکو بھی سجدہ ہوتا ہے [illegible] کہ چلے آئے اور سند آگے امیر المومنین کے ڈال
دی اور وہ سب قصہ بیان کیا آپنے اوسیوقت حکمنامہ اونکی سرداروں کو لکھا کہ سجدہ سوا خدا تعالی کے
کسیکو درست نہیں خبردار آگے کو ایسی گستاخی نکرو اور رسم جاہلیت چھوڑ دو پھر اور حاکم مقرر کرکے بھیجا جب وقت
شہر کے پہونچے ایک آدمی اوس شہر کے سرداروں کے پاس بھیجا کہ خبردار ہماری پیشوائی کو کوئی نہ آوے جب دار الحکومت
میں داخل ہوئے تو سب سردار آئے اور طرح طرح کے تحفے ہمراہ لائے اور اونکی آگے رکھے یہ تکلفات دیکھکر
بہکا یا اونکی چیلے اور کہنے لگی کیا امیر المومنین نے مجھے اسواسطے بھیجا ہے کہ لذات دنیا میں گرفتار ہوکے جنت کے
نعمتوں سے محروم ہوں سبحان اللہ لذت دنیا اس قابل ہے کہ اوسکی بابت لذت عقبی ہاتھ سے دون [illegible] امیر المومنین
کے خدمت میں آکر یہ سب ماجرا عرض کی اور سند ڈالدی حضرت نے ارشاد کیا تم سب گوشہ نشین ہوتے
ہی اگر ایسا ہی ہوں کہ سب لوازم خلافت کا انجام دون پھر ایک تیسرے شخص کو مقرر کرکے روانہ کیا وہ پاس شہر کے
پہونچے کسی کو نہیں جانا ہے سب سردار شہر کے آئے دیکھا تو صرف آپ ہیں اور ایک اونٹ سواری میں ہے پھر چند چاہا
مگر کسی قسم کے اونت کی خدمت کریں قبول کی کہا الحمد للہ اللہ کے فضل سے مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں ہے صرف
سیر کا ارادہ [illegible] حکایت نقل ہے

ہو نیوالے پر بیٹہنا اور اترانا نچاہیے کہا یا امیر المومنین جس دن کوئی چیز میرے پاس نہین ہوتی تو دل بہت
خوش ہوتا ہوں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اللہ تعالی مقتضاے کمال شفقت و عنایت کے اپنے
خاصوں کو اونکو آرایش اور آسایش مغرور کرنیوالے اور خدا بہلانیوالے سے ایسے بچاتا ہے جیسے کہ طبیب
بیمار کو مضر چیزوں اور کہانے سے پرہیز کراتا ہے بلکہ اسکے پاس بہی آنے نہین دیتا کہانیکا تو کیا ذکر ہے
حکایت نقل ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تمام دن داد فریاد مظلوموں کی سنکر لیتے اور سب کام ملکی و مالی کو انجام
انجام کو پہنچاتے چنانچہ رات کو تمام شہر کے گلی کوچوں مین پہر کر ہر کسی کے دروازہ پر خفت سے کہلا بہیجتے کہ کسی کا جانور
کہیں گم نہو یا کوئی چوکیدار غافل نہو جاے اور ہر روز دن حکومت و حفاظت مخلوق الہی کے اسی مین مصروف
رہتے کہ اہل دنیا آنکا یہ معمولی روش تہی ایک مرتبہ اہل بیت نے یہ حال دیکہکر عرض کیا یا امیر المومنین ہماری اسقدر
بڑی خرابی واقع ہوگی اسطرح کون جانتا ہے حفاظت مخلوق الہی مین کریگا اور سردار رونا در تاملہ اسدن سے یہ کام
کیوں نہین لیتی کہ آپ کو آرام اور انکو ہدایت اور مخلوق کو راحت ہو فرمایا حساب کے دن باز پرس مجہسے ہوگی
یا اور کسی سے چنانچہ منقول ہے کہ بعد وفات آپکی صاحبزادہ نے خواب مین دیکہا کہ کمر باندہی مستعد اور متوحش ہین
عرض کیا یا حضرت خیر ہے کیوں اسقدر منتشر ہو فرمایا اسوقت کا حال کچہ نہ پوچہو حساب کتاب و زحساب سے بہت
ڈرتا ہوں کہ احکم الحاکمین کے آگے دودہ پانی سے اور پانی دودہ سے جدا ہوگا میرے مقابلے مین ایام خلافت کا سب
معاملہ پیش ہوگا یہانتک کہ ایک گاے کسی بڑہیا کی فریادی ہوگی کہ یہہ بڑہیا روزی دودہ دوہتی تہی اور مجہکو
ایذا دیتی تہی کہ یا دودہ آسانی سے نہین نکل سکتا تہا پہر مجہسے باز پرس ہوگی کہ تم اسقدر غافل تہا کہ بڑہیا بے زبان
پر ظلم کرتے تہے اور تو نے خبر نلی ۔ حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمر بن سعید حمص
کے رہنے والے کو کسی شہر کا حاکم کر دیا تہا سال تمام پر حکم بہیجا کہ موجب لکہا کے جلد آؤ وہ حسب الحکم حاضر ہو
اونکے پاس صرف ایک لاٹہی اور لوٹا اور ایک پیالہ تہا امیر المومنین نے ایسی بری حالت دیکہکر فرمایا کیا کچہ بہی
دنیا دار اسباب ہوا و مالکی کو موافق دنیا کی عرض کیا مین تو بفضلہ تعالی بہلا چنگا ہوں اور اسباب ضروری
بہی رکہتا ہوں فرمایا کیا سامان ہے وہی تینوں چیزیں لاٹہی لوٹا پیالہ دکہا دیا حضرت نہایت متعجب ہو کر فرمایا
دنیا کی عیال نے سرکشی کی یا تمہاری تمامہاری شک کی پہر اور حاکم مقرر کر کے بہیجا اور حکم دیا کہ جلد نزدیک کار وصول

تین چار روپیہ کا لباس پہنتی تہی اور سب وقت رات دن یونہین مین گذران کرتے علی ہذا القیاس مکان کا بہی
ایسا ہی حال تہا کہ تین لکڑی باندہکر اوسپر چراغ روشن کرتے تہی اور جہاڑ فانوس کا کچھ جہگڑا اور جہانجہ کہیں
نہ کسی نے یہہ حال دیکھکر عرض کیا یا امیر المومنین پہلے امارت مین تو ہم خوب عیش کی تہی اور بہت تزک و شان
سے رہتی تہی اب جو بفضلہ تعالی آپ امیر ہوئے جو شان و شوکت بڑہا تو تہوڑی ہے سو طرفہ یہہ ہے کہ اگلا سا بہی حال
نہین ہے اسمین کیا حکمت ہے فرمایا حقیقت یون ہے کہ جب آدمی کی کوئی آرزو دل پوری ہو جاتی ہے تو اوس سے
زیادہ کی آرزو کرتا ہے جب وہ بہی پوری ہو جاتی ہے تو اوس سے بہی زیادہ چاہتا ہے علی ہذا القیاس اسی طرح
سلسلہ چلا جاتا ہے چنانچہ جب مین پیدا ہوا تو آرزو امارت کی تہی جب اللہ تعالی کی فضل سے امارت ہوئی تو آرزو
خلافت کی ہوئی جب خلافت ملی تو تمنا بادشاہت آخرت کی ہوئی اب آگے اس سے کوئی رتبہ باقی نہ تہا جو
اوسکی آرزو ہوتی اور وہ اکثر خوش خوراکی و خوش پوشاکی سے حاصل نہین ہوتا اس سبب سے آرائش جہانی
چہوڑ دی اور زینت روحانی اختیار کی ۔

باب تیرہوان عورتون کے زہد او رتقوی مین

حکایت نقل ہے کہ احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
کیا کہ معراج مین ایک بہت بڑا احاطہ یاقوت سرخ کا دیکہا کہ اوسمین تین مکان عظیم الشان بہت تکلف
سے بنے ہوئے تہی پوچہا یہہ کسکے مکان ہین کہا ایک مریم علیہا السلام کا اور ایک آسیہ زوجہ فرعون کا اور
ایک خدیجۃ الکبری زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ۔ حکایت نقل ہے کہ ایک بی بی ام آمنہ نام
بڑی سیر کرنیوالی تہین بارہا مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو آن جاتی تہین کسی نے کہبی کہانا پینا نہ دیکہا ایک مرتبہ
کسی نے پوچہا یہہ کیا معاملہ ہے کہ ہمیشہ تم سفر مین رہتی ہو اور کہبی بہوک پیاس کی حاجت نہین ہوتی کہا کہ حقیقت یہہ
ہے کہ ایک مرتبہ زیارت حرمین شریفین کو جاتی تہی شدت پیاس سے بیتاب ہو گئی ہر چند پانی ڈہونڈہا نہ پایا
مایوس ہو کر زندگی سے ہاتھ دہو چکی تہی کہ ناگاہ ایک پیالہ یاقوت سرخ کی ہوا مین معلق میرے پاس آیا اوسمین
سے پانی پیا ایسا شیرین اور سرد کہ تمام عمر نہ دیکہا اور نہ وہ مزہ کبہی جانا اور زبان کو ایسا مزہ دار کر گیا کہ ابہو
تک ہر بار دل میرا سیر ہے سوائی فضل الہی کے نہ کہانا پینا کی حاجت ۔ حکایت نقل ہے
ایک یہودی کی عورت بڑی حق پسند تہی اس کا دل چراغ محبت الہی سے خانہ جان و زبان کو روشن رکہتی تہی

اور خاوند تا ریکی لی پہر دم جلتا تہا ایک مرتبہ بہت سے لوگ اپنی یاروں سی یہہ قصہ کہا ہے کہ مشورہ ہوی
ایک بڑا گڑہا کہودا اوسمین تین دن آگ روشن کی بعد اوسکی سب یاروں کو جمع کرکے اوس عورت نیک سیرت کو
بلا کے کہا تو ہر دم خدا خدا کہتی ہی اس گڑہے مین گہس جا اگر سچی ہوگی بچ جائیگی ور جہوٹی ہوگی جل جائیگی وہ سچی
سچے خدا پر سچا بہروسا کہتی تہی بسم اللہ الرحمن الرحیم کہہ کے اوسمین کود پڑی اوسوقت جلتی آگ اوسکی آب
وتاب پانی سی بجہ گئی یہودیون نے آتش حسد [illegible] اوپر اوتین دن آگ جلائی اور منہہ اوس گڑہے کا بند کردیا
تین دن کے بعد کہولا دیکہیں تو وہ عورت بخوبی نماز پڑہتی ہے یہہ سب حیران ہوگئے اور توبہ کرکے ایمان لائے کہ بیشک
اس سچی عورت کا دین سچا ہے حکایت نقل ہے کہ جب رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کا وقت قریب آیا تو مالک بن
دینار پوچہنے کو آئے کہا تم کو کسی تکلیف ہے بولین مصیبت ہے کہا کس چیز کو جی چاہتا ہے بولین مغفرت کو کہا دنیا
کے بہی چیز کی خواہش ہے کہا کہ ہان تیس برس سے تازی چہوارے کو جی چاہتا ہے لیکن نہین کہایا الا اب دنیا
سے جی مین سوچ کر یہہ تو گہڑی ساعت کے مہمان ہین اسوقت چہوارے تازہ کہان سے آوینگے ناگاہ ایک چڑیا چونچ
مین چہوارا لیکر دیکہا نہ منہ میرے پاس ڈال گیا مین جلد رابعہ کے پاس لیگیا کہا کہا سے آیا مین ماجرا بیان کیا بولین
کہ واللہ جانو کسی کے باغ سی آیا مین نہین کہاونگی اپنی پیاری خدا کے پاس جاکر کہاونگی پہر کہا کہ تم سب ایکبار
کر دو مجہہ اکیلی خدا کے ساتہہ پہر سب [illegible] رخصت ہوئے وہ مکان بند ہوا دروازہ رحمت الہی کا کہل گیا یہہ
اوس مکان کی طرف ناصح آیا [illegible] اور یہہ آیت کریمہ پارہ سورہ والفجر کی پڑہی یا ایتہا النفس المطمئنہ ارجعی
الی ربک راضیۃ مرضیۃ پہر دروازہ کہول کر دیکہا تو رابعہ زندہ دلکو مردہ پایا حکایت نقل ہے کہ ایک دن
زبیدہ خاتون [illegible] امیر المومنین ہارون رشید کی مکان مین بیٹہی ہوئی سنگہار کرتی تہین ناگاہ غلطی سی ایک غلام
چلا آیا اوسوقت پردہ مین ہوگئین مگر حجاب [illegible] اوس سے دریافت کرایا کہ کوئی بال میرے سر کا تو نہین دیکہا بولا
شاید چلا مین نظر پڑگئی ہو پہر سر کی طرف سی چند بال اوٹہوالی کہ جن بالون پر اجنبی کی نظر پڑی اوسکا رکہنا
وبال ہے حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت موسی علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کیا کہ میرا جی
چاہتا ہے کہ تیری کسی خالص دوست بندہ کو دیکہون اور اوسکی ملاقات سی اخلاص کرون حکم ہوا کہ فلانی جنگل مین
جاؤ وہان ملاقات ہو جائیگی چنانچہ آپ حسب الارشاد وہان گئی دیکہا کہ ایک جہونپڑا ہے [illegible] اندر [illegible]

کا خلعت پہنایا جیسا جناب مولانا فرماتی ہین بیت آتش ابراہیم را دندان نزد * چون گزیدہ حق بود
چون گزند * پرورد در آتش ابراہیم را * ایمنی روح سازد بیم را * وہ انبار آگ رنگ گلزار ارم ہوتا یا حرم محترم
مین مقام ابراہیم اوس مین کہین بستان ایمان پر وہ جلوہ نور ہوتا کہ تجلی طور کو در چشم پردہ رہتا سبحان اللہ کہین
کلمہ سبحان اللہ ہوتا کہین صل علی ہر روش پر روشنی درخت سیراب سی شاداب کہین گل یاسمن و کہین گل گلاب
کہین گل عباس گل محمدی [illegible] کہین گل لالہ دودی کمال آب و تاب ہوتا کہین ریحان خوشبو سنبل کو بیتاب
کہین نافہ انوار دیدار سے بہتا کہین چشم نرگس باز کہین سوسن بان دراز غنچہ گل شاخ سنبل پر درخت پر طیور جلوہ گر
آواز دلنواز کہین نہر جاری کہین باد بہاری جب اوس لونڈی کی نظر گذشتہ جدا ہوسکا کو یہ جلوہ حق نظر آیا نظر سا نکو [illegible]
حق ہی حق سا یا حیرت مین آ گئی جوش محبت خدا مین بہر دریا سی بل گئی جان ایمان لائی زبان سی تصدیق کر آئی
زار زار روتی اور کہتی تہی الحق خدا برحق سچا اور نمرود نابود مردار جہوٹا ہی کفر سی رہ گئی نزدیک اپنا آگ کی گئی حضرت
ابراہیم کی خدمت مین با واز بلند عرض کرنی لگی کہ یا حضرت اگر لونڈی کو بہی اجازت حاضری ہو تو جی جان سی حاضر حضور
سراپا نور ہو خلیل اللہ نے فرمایا سبکا جی محبت حق مین جو ہے اوسکی حق مین نار سراپا نور ہی جیسا مولانا فرماتی ہین
بیت گر تو نمرودی بیت در آتش مرو * رفتہ خواہی اول ابراہیم شو * بولی یا حضرت لونڈی نی آپکے بدولت
دولت ایمان پائی ظلمت کفر سی نکل آئی او حقیقت حق دل و جان مین جہا گئی جلوہ حق دکہا گئی فرمایا کہ
یہان بخوبی امن امان و ہر طرح سی چین پاتی ہی کہ بہت ہی جلدی شوق سی چلی آگ مین چلی جا کہ ندا ہی
چلی آئی کہ آگ خبردار ہماری لونڈی کو دکہ نہ دینا بخوبی رکہیو کہنا اور پہر ہر طرف سی ہو آئی آئی تہی
جیسا کہ مولانا ارشاد فرماتی ہین بیت چونکہ موصوفی باوصاف جلیل * ز آتش امراض بگذر * چون خلیل کرد
پرتو ہم برد و سلام * اعناصر مزاجت را غلام * پہر جہان وہ قدم رکہتی تہی وہان اوسکی آتش آب ہو جاتی ہی چلی آگ پانی
ہوتی تہی الغرض خدمت حضرت خلیل اللہ مین حاضر ہوئی انوار پروردگار کی ناظر ہوئی کلمہ لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ
پڑہا خانہ جانکو چراغ ایمان سی روشن کیا بولی یا حضرت تا دم مرگ آپ کی قدم نہ چہوڑونگی خدای
برحق سی منہ نہ موڑونگی ہان وس نمرود جلتے ہوئے آتش نخوت سی جو جلتا ہے دل
چاہتا ہے کہ اگر اجازت جناب پاؤن تو اوس بے سوجہ بوجہ کو کچہ ہدایت [illegible]

بے بدل ہے کوئی اوسکا بدل نہیں اور اوسکی بہو امیر جی میں کیسکا ہی خیال نہیں ہے اگرچہ کبھی آنکھ سے اوجھل ہو جاتا ہی مگر
جے جان میں ہر دم اوسکا خیال لازمی ہے حافظ فرماتے ہیں اگر کام دوا گشتم خوش دل چہ عجب مستحق بودم و اینہا بزکاتم دادند
ہاتف آن روز بمن مژدہ این دولت داد کہ بدان جور و جفا صبر و ثباتم دادند عاشق آمدم کہ بدام سر زلف تو فتاد
گفت کز بند غم و غصہ نجاتم دادند حکایت نقل ہے کہ ایک امیر اپنی لڑکی کیلئے تعلیم کو ایک معلم بٹھایا اوسی لڑکی
کو پڑھانا لکھانا اور سینا شروع کیا ایک عرصہ کے بعد لڑکی نے اوستاد سے کہا کہ میرا باپ امیر کبیر ہے مگر اسی لائق آپکی
کچھ خدمت نہیں کرتا کیا کروں عرق ندامت میں ڈوبا جاتا ہوں کہ میں کسی لائق نہیں ہوں کہ کچھ حق خدمت بجا لاؤں
بعد کوئی ایسی بات بتلائیے کہ سبب دوات دنیا اور دین سے بچات ہو جاوے کہا خموشی میں نوں جہان کی سلامتی ہے
جیسا کہ رسول مقبول نے ارشاد فرمایا من سکت سلم و من سلم نجا یعنی جو چپ رہا سلامت رہا اور جو سلامت
رہا اس نے تحقیق سب بلا سے نجات پائی اور دوسری حدیث میں ارشاد ہی البلاء موکل بالمنطق یعنی سب خرابی گویائی سی آتی
ہے اگر کوئی بات بیہودگی کی کہی بیان میں نقصان آیا اور جو کسی آدمی کو برا کہا مار کہائی آبرو کہوئی لڑکی نے وہ
نصیحت پیار کی دل و جان میں گرہ باندہی اور بالکل خموشی اختیار کی غرض کوئی بلاتا ہر گز جواب نہ دیتا جب اسکا
چرچا ہوا کہ امیر کا لڑکا گونگا ہو گیا شدہ شدہ یہہ نوبت امیر تک پہنچی امیر سنتے ہی نہایت مضطر اور بیقرار ہو گیا ہر طرف آدمی
دوڑائی سب طرح کے طبیب بلائی کوئی دوا دیتا ہی کوئی نسخہ لکھتا ہی کوئی نبض دیکھتا ہی غرضکہ ہر ایک اپنی اپنی
تدبیر کرتا تھا اور کچھہ فائدہ نہ پاتا تھا تب امیر لاچار ہو کر بیٹھ رہا ایک مرتبہ گھبرا کر تنگ آ گیا تفریحاً بعنوان شکار جنگل کو چلا گیا
لڑکی کو بھی ہمراہ لیا ناگاہ ایک جانور بولا بولتی ہی کسی نے مارا پھر لڑکی کے آگے لایا وہ دیکھتے ہی جوش میں بھر گیا دریا سا اوبل گیا بے اختیار
اوسکی زبان سے نکل گیا کہ کیوں بولا جو مارا گیا یہہ سنتے ہی سب خوشی سے اوچھل گئے سارے کام بھول گئے جلد ہی امیر کو مژدہ دیا ہو
امیر نہایت خوش ہوا ہر ایک کو زر و مال سے خوشحال کر دیا مالا مال کر دیا پھر لڑکی کو بلایا اور کچھ کلام فرمایا اوس نے کچھ جواب نہ دیا
تو امیر جہل گیا اور آتش غضب سے سلگ گیا کہ ہمارے کلام کا جواب نہ دیا اور جانور سی کلام کرنا خواہ مخواہ اپنی موت کا سامان کرنا ہی
لاؤ اور جلد جلاد کو بھی بلاؤ اول کھڑی وتار کر اسکی جلد اوتارو اور اسکو قتل کرو تب لڑکا عاجز ہو کر کہنے لگا کہ سچ ہی سچ کہا
کہ جو چپ رہا وہ سلامت رہا اور جو بولا سو مارا گیا حکایت نقل ہے فتح الموصلی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایکمرتبہ مجکو تنہا موسم شدت گرمی میں سفر حج
کا اتفاق ہوا ناگاہ ایک لڑکے کو تنہا بی سفر پاپیادہ دیکھا اوس سے پوچھا اے لڑکے کہاں جاتا ہے کہا مینے ہے ہی مالک کے حرم کا ایک گہر زمین

باعتبار حسن و جمال بعینہ صفت خالق ذوالجلال کی جیسا کہ شاہد لانا موجب مضمون حدیث شریف کی فرماتی ہیں ... اگرچہ بھی ایک نفس حسن ... اندر آتش انگیز

کو بھی وہ ان دیکھنے اوس دم دیدہ کے ایک دم قرار و چین نہ تھا رات دن اوس گلبدن کی آرایش و زیبایش میں تن
بدن کا ہوش نہ تھا خدا کے فضل سے آج کچھ کل کچھ شدہ شدہ ہوش پکڑنے لگا اور تمام عالم کو بیہوش کرنے لگا ہر
جگہہ سے گروہ گروہ اوسکی حسن شہرہ آفاق کے اشتیاق میں آنے لگے اور دور و نزدیک کے امرا اوسکی ماں کو پیغام بھیج
اور اوسکی مرضی دریافت کرنے لگی وہ سبکو جواب صاف دیا گویا دل کباب کیا کہ جو لڑکی اسکی حسن و جمال سے دو بالا
ہو گی وہ اسکی عقد میں آویگی یہ بات سنتی ہی سب سن ہو گئے آپسی کہو گئی مایوس ہو کر دل پکڑ کے خاموش ہو کر [illegible]
کہ اوسکی برابر حسن و جمال دیکھا نہ سنا زیادہ کا کیا ذکر ہے اتفاقا ایک مرتبہ ماں بیٹی چلی جاتے تھے عبد اللہ بن [illegible]
وعظ فرماتے تھے عذاب دوزخ سی ڈراتے تھے لذت جنت کا مزا چکھاتے تھے اور حسن و جمال بہشتی کا مژدہ سناتے تھے
ماں بیٹی دونوں سنتی ہی لوٹ گئی مقصود دلی کو پا گئے اور اس آیۃ کریمہ ۱۹ پارہ سورہ فرقان کا بیان تھا والذین یقولون
ربنا ہب لنا من ازواجنا و ذریاتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما اولئک یجزون
الغرفۃ بما صبروا و یلقون فیہا تحیۃ و سلاما یعنے جنت میں نہایت عمدہ مکان ہوا میں
معلق جنت الماوی پر ایسی چمکتی ہیں اور ہر مکان کی تین سو دروازے ہیں اور ہر دروازہ مقابل مکان عالیشان جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی جس وقت چاہیں زیارت سے مشرف ہوں اور
ہر مکان میں ایک تخت یاقوت سرخ کا بچھا ہے اور ہر ایک تخت ہزار طرح کے فرش مکلف سے آراستہ ہے بکمال خوبی
آراستہ ہے اور اوپر ہر فرش کے نور ہے اور نیچے رحمت حق کا ظہور ہے اور ہر تخت کے نیچے چار نہر جاری کوئی آب شیرین کے
کوئی شہد خالص کے کوئی دودھ مزہ دار کی کوئی شراب خوشگوار کی اور ہر تخت پر حورین گوری بڑی آنکھوں والی بکمال زرق
و برق سے جلوہ آرا ہیں اور ہر حور ستر حلہ بہشتی ہر ایک ستر رنگ کی بکمال خوبی آراستہ ہیں پیدایش ہر ایک کی اس لطافت
سے کہ سر اونکا کافور اور سینہ عنبر اور سینے سے زانو تک مشک اور زانو سی ٹخنوں تک زعفران سی بنا اور بکمال لطافت سے مغز
پنڈلیوں کا ایسا چمکتا ہے جیسے سرخی میں سفیدی اور سفیدی میں [illegible] ہر ایک حور ہو اخدا ہی میں ستر ستر
ہزار لونڈیاں باندیاں ہیں کہ اپنی [illegible] کی مانند آرایش زیبایش میں ہمہ تن مصروف ہیں کوئی ادہر سے ادہر جاتی
کوئی ادہر سے ادہر آتی ہی کوئی دل پریشان زلف پریشان سلجہاتی ہی کوئی [illegible] حیران آئینہ دکھاتی خوشبو لگاتی
ہے اور نہیں [illegible] اگر ایک بھی [illegible] نظر دنیا کی طرف دیکھے تو آفتاب ماہتاب کی روشنی کا چراغ گل کر دے پھر [illegible] نور بتیاں بھی

راہ خدا مین جان نثار ہوگیا جب یہہ خبر وحشت اثر لشکر اسلام مین پہونچی سب نعرہ مار کر بیقرار ہوئے
اور جان بلب ہوکے زندگی سی ہاتہہ دہوکر لشکر کفار سی بہڑ گئے حمایت الہی سی قریب عصر کے فتحیاب ہوئے اور
اوس جوان با ایمان کو بدل و جان ڈہونڈہنی لگی ناگاہ ایک مقام پر دیکہا تو زخمون سی چور ہے رشک عالم اوسکی
نورانی چہرہ کی نور سی معمور ہے چہرہ نورانی کی چمک سی آنکہین تلملاتی تہین اور اوسکی خون کی خوشبو مشک و عنبر
کو شرماتی تہی پہر باعزاز و اکرام تمام اوسکو کفنا دفنا دیا بعد اوسکی اوسکی ماں نے اوسکو خواب مین دیکہا کہ تخت
بہشت پہ کمال جاہ و حشم سی جلوہ فرما ہی پوچہا کہ بیٹا قصد دلی تیری پوری ہوئی کہا کہ ہان جب زخمون سی چور
ہوکر گہوڑی سی گرا تو حورون کی ہی گود مین گرا حکایت نقل ہے سلمان پارسی رضی سی کہ ایکمرتبہ واسطی زیارت
انبیا علیہم السلام کی بیت المقدس کو جاتا تہا ناگاہ ایک لڑکی راہ مین ملی بولی ای شیخ کہان جاتی ہو مین کہا
بیت المقدس کو جاتا ہون کہا آؤ مصافحہ کرو اور آنکہین بند کرو مین مصافحہ کرکے بعد لمحہ کی آنکہین
کہولین دیکہون تو بیت المقدس مین موجود ہون یہہ ماجرا دیکہکر متحیر ہوگیا دو تین درہم اکل حلال سی میری
پاس تہی اوسکو دینی لگا اور معذرت کرنی وہ مسکرا کر کہنی لگی کہ مجکو حاجت نہین ہی ناگاہ تو اوسکی دونون
ہاتہہ ڈر درہم و دینار سرخ مین کہا الله پر بہروسا نہ تہا جو گہر سی خرچ لیکر نکلی حکایت نقل ہے حضرت شبلی
کی چہوٹی بہائی سی کہ لڑکپن مین کسی امیر کی مکتب مین پڑہتا تہا اور احمد بن اسکاف کا لڑکا بہی پڑہتا تہا اتفاقا امیر کی
لڑکی اور امیر کی لڑکے سی نہایت موافقت ہوگئی اسکاف کا لڑکا اوسپر ایسا فریفتہ تہا کہ بے دیکہی امیرزادہ کی
ایک گہڑی چین نہ تہا ناگاہ ایک روز امیر حسب اتفاق مکتب مین آیا اور سب لڑکون کا حال دریافت کیا اسکاف کی
لڑکے کو عزت سی بلا اوٹہا دینی کا حکم دیا کہ اسکی صحبت امیرزادہ کو مضر ہوگی معلم مجبور ہوکر اوٹہا دیا چند روز کی بعد سنا
کہ اسکاف کا لڑکا بیمار ہے اسواسطی کہ رات دن آتش فراق امیرزادی سی جلتا بہنتا تہا اور زار زار روتا تہا آخر کار
بیمار ہوگیا جب امیرزادی کو خبر ہوئی اوسنی آدمی بہیجا اور پوچہا کہ کیا حال ہے اور کس مرض مین گرفتار ہی ملازم گیا اور
سلام پیام پہونچایا اوس نے کہا جواب دیا کہ تمہاری محبت کا گرفتار غم ہجر سے بیمار ہی کچہ دم کا مہمان جسم
و جان ہاتہہ سی ملازم آیا اور [illegible] کہا والله علیکم کرنا تو امیرزادی نی کہا کہ جلد جا اور اوس دلدادہ سی کہدی کہ اگر دل مجہپر مائل ہے تو ہمارا [illegible]
[illegible] ملازم گیا اور پیام کہا [illegible] توقف کرا اور [illegible] بعد بدن [illegible] امیرزادی کو جلد پہونچایا

علیک السلام یا خلیل الرحمان پھر حضرت نے بہت تعجب کیا کہ اس انجان نے میرا نام کیونکر جانا بعدہ فرمایا کہ
مجھکو شدت پیاس سے تھوڑا سا دودھ پلا کہ پیاس بجھی بولا آپ سیر پلاؤں یا دودھ لاؤں فرمایا یہاں آب کہاں و
کہاں دودھ ہی غنیمت ہے اوس نے پہاڑ پر لاٹھی ماری ناگاہ ایک چشمہ آب شیرین کا جاری ہوگیا کہ شہد سے میٹھا اور
دودھ سے سفید اور برف سے سرد تر تھا آپ نے خوب سیر ہو کر پیا اور کمال تعجب سے قدرت الہی کا تماشا دیکھتے تھے
کبھی اوسکا منہ تکتے کبھی آسمان کی طرف دیکھتے جب جیلی نے آپ کو متعجب پایا کہنے لگا ای خلیل بقدرت اللہ
مین کیا تعجب کرتے ہو ابھی اس پہاڑ کو اشارہ کروں کہ تو اپنی مقام سے الگ ہو جا اسیوقت ہو جاوے پھر آپ نے نگاہ کیا
دیکھا تو حقیقت مین پہاڑ اپنی مقام سے الگ ہوا مین معلق ہے اب حضرت خلیل قدرت جلیل سے زیادہ تر حیرت مین
ہو گئے کہ اللہ اکبر اس ادنی درجے کے آدمی کو یہ عالی درجہ حاصل ہے پھر حمد و ثنای جناب باری مین محو ہو گئے پس ناگاہ حضرت
جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا ای ابراہیم کیون اسقدر سوچ بچار مین ہو گو یہ غلام حبشی بظاہر خوار ہے مگر
مرتبہ اسکا عند اللہ جید و بہت ہے کہ جو دعا کرے رب العزت اسکی کمال مرتبہ اور وجاہت سے اسیوقت قبول فرمائے
اور ذرا توقف روا نہ رکھے حکایت نقل ہے کہ ایک شخص کو ایک حق پرست غلام مول لینے کی تھی ایک غلام کو
پسند کیا اوس سے پوچھا کہ تو ہمارے پاس رہنے کو راضی ہے اوس نے کہا غلام کو کیا عذر ہے کہا تیرا نام کیا ہے بولا جس نام
سے پکارو کہا کیا کھاتا ہے بولا جو کھلاؤ پھر بہت خوش ہو کر اوس غلام کو خرید لائے غلام نے عرض کیا دن بھر جو کام کہئے
سو بجا لاؤنگا مگر رات کو معاف کیجیے کہ رات کو مجھسے آپکا کچھ کام نہو سکیگا مالک نے کہا بہتر پھر تمام دن کام
آقا مین مصروف رہتا اور بعد نماز عشا کے واللہ اعلم کہان غائب ہو جاتا اسیطور سے عرصہ گذرا اتفاقا ایکبار
روز آقا کے جی مین آیا دریافت کیا چاہیے کہ یہ غلام رات بھر کہان غائب رہتا ہے اور کس دھن مین گرفتار ہے
سب جگہ ڈھونڈا کہیں پتا نہ پایا ناگاہ دیکھتا کیا ہے کہ ایک مکان روشنی سے روشن ہو رہا ہے متعجب ہو کر پاس
جا کر دیکھا تو ایک قندیل نور کی روشن ہے اور ... اوس مکان نور سے معمور ہے اور غلام عبادت الہی مین
مشغول ہے جب نماز سے فارغ ہوا گڑگڑا کر زار زار رونے لگا اور کہنے لگا ای مالک سب کے خالق ای کریم ای رحیم ساری رات
سب بامراد ہو گئے اپنی مراد پائی دنیا والون نے دنیا کی مراد حاصل کی اور اہل آخرت نے نعمت آخرت کی لذت
اوٹھائی اس غلام طالب دولت دیدار خود بدولت کہ پہنچا مین محتاج ہیت در بندہ نوازی سے مراد دل کو پہنچا

آقا یہ حال دیکہتے ہی بیتاب ہو کر اسکے پیروں پر گر پڑا اور معذرت کرنے لگا غلام تو مولیٰ کا یہ حال دیکہکر جناب
باری میں عرض کرتے تہے کہ خداوندا ایک سر تیرا اور میرا ایسا تہا کہ کسیکو کوئی وقت نہ تہا اب سب پر آشکارا
ہوگا پس اب کچہ لطف زندگی اور ہستی کا باقی نہ رہا جلد فوت ہو گئے چہرہ اور اپنی زبان حال حافظ سے یہ کہتے
مدار خدایا کہ در حریم وصال ۔ رقیب محرم و حرمان نصیب من باشد ۔ بیان شوق چہ حاجت کہ حال آتش دل
توان شناخت ز سوزی کہ در سخن باشد ۔ پس یہ کہکر جان بحق تسلیم کرگئے اور آقا ویسے ہی معذرت کرتے قدموں پر
رہے حکایت نقل ہے کہ حضرت لقمان علیہ السلام بدن کالا اور دل روشن رکہتے تہے چنانچہ حضرت مولانا روم
فرماتے ہیں مصرع شنیدم کہ لقمان سیہ فام بود ۔ نہ تن پرور و نازک اندام بود اور خدا پرستی میں خودی
سے گذر گئے تہے واللہ اعلم کس حکمت اور مصلحت سے کسیکی غلامی اختیار کی تہی پہر آقا نے کسان کے ہاتہ بیچ ڈالا
دن بہر آقا کے کام میں حاضر رہتے بعد نماز عشاء کے آقا کو سلا کر خود جا کر یاد الٰہی میں مشغول ہوتے بعد آدہی
رات کے آقا کو جگاتے کہ ای آقا یہ وقت غفلت کا نہیں جنت طرح طرح کی زینتوں سے آراستہ ہو رہی ہے اور
دوزخ کی آگ بہڑک رہی ہے اور عنایت الٰہی متوجہ ہے بندگان خاص کے انتظار کر رہی ہے کہ کوئی گریہ و زاری جناب
باری میں کرے اور اسکو طوفان عصیان سے نجات دیں کوئی عذاب دوزخ سے ڈرے اور جنت کا مزہ پہر دیکہے کیونکر
غفلت میں پڑے ہو آقا نے کہا ای غلام اللہ غفور رحیم ہے سب بندگی اور بے بندگی والوں کو بخشتا ہے لاچار ہو کر حضرت
لقمان علیہ السلام چپ ہو رہتے اور پہر عبادت الٰہی میں مصروف ہو رہتے پہر جب پہر نکلا جلالی آقا کو جا کر جگاتے وہ پہر اپنا
بہلا بہوا کرتا اور خواب غفلت میں اسکو پڑا رہتا کہ صبح ہو جاتی تب نماز صبح سے پڑہ کر پہر اوسکو جگاتے
کہ صبح ہوگئی سب جانور یاد الٰہی میں مصروف ہیں اور ایک مدت دراز گذری ایکبار آقا نے جو بونیکو کہا حضرت لقمان
نے جو کو چاینی سے بدلکر کہیت میں بو دیا بعد کچہ عرصہ دراز کے اتفاقا ایک مرتبہ آقا ہمراہ لقمان کے کہیت گیا دیکہا تو
چاینا جما ہے کہا ای لقمان میں نے جو بونے کہا تہا تو نے چاینا کیوں بو دیا لقمان نے کہا کیا اللہ کریم قادر نہیں جو جو کو چاینا
کر دے وہ بولا بلا شک اللہ کریم ہے مگر چاینا بونے سے جو نہیں جمتی کہا ای آقا ایسا ہی اپنا حال قیاس کر جب تو غفلت کے
بیج بوتا ہے سو ویسا ہی جنت کی نعمت کا مزا کیونکر پاویگا اور اعلیٰ درجہ کو پہنچیگا حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ
ایک حق پرست لونڈی خریدنے بازار کو گئے دیکہا کہ ایک چہوکری بدشکل بہت ارزان ہے اور کوئی اوسکا خریدار

باب غلام کو بٹھا دینا جدا آقا کی بین

نے ایک غلام کو مکاتب کیا فرمایا اسقدر مدت مین ہر روز ایک درہم ادا کر بعد پورے ہونے مدت مذکور کے
تو آزاد ہے چنانچہ غلام حسب الحکم آقا کے صبح کو ایک درہم لا دیتا تہا چند عرصہ کے بعد کسی نے عبد اللہ بن مبارک سے
کہا کہ یہہ غلام مردوں کی کفن چرا کر بیچتا ہے اور تمہین بہی ہر روز ایک درہم دیتا ہی اگر کچہ شک ہو تو اپنی
آنکہہ سے دیکہہ لو اونکو نہایت رنج ہوا کہا استغفر اللہ کس بلا مین مبتلا ہوا ایسی درہم سے ہم باز آئی پہر مجبور ہو کر
چپکے سے انکو غلام کے پیچہے ہو گئے وہ سیدہا قبرستان کو گیا وہان ایک قبر سی تہی کہولکر اوس مین گہس گیا تب
مجہکو یقین کامل ہو گیا کہ یہہ بیشک کفن چور ہے جب اوسکو عرصہ ہوا مین پاس جا کر دیکہا کیا دیکہتا ہون کہ ایک
بڑا عمیق غار ہے اور اوس مین ایک محراب ہے غلام وہان بوشاک نفیس پہنے یاد الہی مین بیٹہا ہے جب فارغ ہوا تو سجدہ
مین سر رکہکر زار زار رونے لگا اور بہت عاجزی سے گڑگڑا کر عرض کی الہٰی یا رب خدا یا دن کو حاضر کی تحصیل
نہین پایا معاف فرمانا اب صبح ہوئی آقا درہم مانگیگا سوا ای تیری مجہکو کون اس غم سے چہوڑا نیوالا ہے ناگاہ
آسمان سے ایک نور آیا اور اوس مین ایک درہم اوسکی پاس آ گیا لیکر اوس غار کو مٹی سے بند کر کے بصورت قبر بنا دیا اور
چلنے کا قصد کیا کہ عبد اللہ بن مبارک یہہ حال دیکہکے بیتابی سے تاب نہ لا سکی دوڑ کر لپٹ گئی اور ہاتہہ پاؤن اوسکے چومنی
لگے غلام نے جب یہہ ماجرا دیکہا جناب باری مین کمال گریہ و زاری کی کہ خداوندا اتنا تک یہہ راز چہپا تہا اور اب آشکار
ہو گیا اب لطف زندگی و بندگی نہ رہا ای خدا برای خدا مجہکو دنیا سے اوٹہا اور اپنے پاس بلا خاقط واد
خوشی خدا را بہشتم میسر نیست بوکہ سر کوی تو از کوئی مکان ہا رابس نیست را بجز از وصل تو در سر ہوسی ہا این نتیجہ
زمتاع دو جہان ما رابس پہر جان بحق تسلیم ہو گیا عبد اللہ تو بس معذرت کرتے رہے جب آگاہ ہوئے تو بہت
زار زار روئے کہ افسوس اس دولت بیہا اور گوہر بیبہا کی حقیقت سے ابتک واقف نہ تہا آج واقف ہوا تو دست تاسف
ملا اور اوسکو اوسکی ہی کپڑون مین بجہولی کفنا دفنا دیا اور یہہ قصہ وہاب سے نقل کیا پہر اوسی رات کو عبد اللہ بن
مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوئے دیکہا کہ براق پر سوار
ہین اور فرماتی ہین کہ اے عبد اللہ ایسی ولیا اللہ کو اونہین کپڑون مین کفنا یا دفنایا حکایت نقل ہے کہ حضرت
رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا ابتدا مین کسیکی باندی تہین بیماری مین ا‌ونکی تابعداری مین حاضر رہتین رات کو آقا کو سلا کر
علیحدہ مکان مین جا کر تمام رات عبادت الہی مین مشغول رہتین اسیطور سے عرصہ دراز گذر گیا دن کو روزہ رکہتی تہین

اور رات کو عبادت کرتی تھی ایک مرتبہ اتفاقاً آقا نیند سے چونکا رابعہ کو نپایا متعجب ہو کر ڈھونڈنے لگا ناگاہ ایک
خالی مکان سے آواز آئی دیکھا تو رابعہ سجدہ میں پڑی زار زار رو رہی ہے گڑگڑاتی ہے کہ خداوندا تو خوب جانتا ہی جیسا
تیری لونڈی کا جی تیری بندگی کو چاہتا ہی مگر کیا کروں تو نے مجکو بندہ کا تابع کیا ہے فرصت نہیں ملتی رات کو اسکی چھوٹنے کے
بعد تیری تابعداری میں جی جان سے حاضر ہوں جو کچھ بندگی بن آتی ہے کرتی ہوں ورنہ جو بندگی بجا لاتی ہوں
اگرچہ ایسی بندگی و پیراگندگی سراپا شرمندگی ہے ہرگز قابل قبول نہیں مگر ہاں تو سب قابل ہے جیسے شیخ قبول
فرماتا ہے بیت کالائی کہ ہیچ خلقش ننگرید ٭ از خلافت آن کریم آخر خرید ٭ ہیچ قلبی پیش او مردود نیست
زانکہ قصدش از خریدن سود نیست ٭ مولی تیری اگر تو کسی کی تابعدار نکرتا تو تجھ سی کبھی میان
جھوٹا نکو چھوڑ کر کیوں کسی کی تابعداری کرتی اور تیری آرزو میں رات دن گذارتی یہ سب اسے آرزو اشک
یہ ماجرا دیکھکر آقا کے ہوش اڑ گئے اور ہیبت الٰہی جی میں سما گئے جیسا جناب مولانا ارشاد فرماتے ہیں
ہر کہ ترسید از حق و تقوی گزید ٭ ترسد از وی جن و انس و ہر کہ دید ٭ جیسے ہی اگر لیٹا تھا اور تمام رات چین نپڑا
صبح کو رابعہ کو بلا کر بخوشی تمام آزاد کر دیا تو خوشی سی پھول گئیں اور سب کچھ بیداگی پھول گئیں لیکن آقا کے گھر میں
تعلقات سے عالم کی چلی گئیں پھر پہاڑ میں ایک خرابہ تھا وہان رہنا اختیار کیا رات دن یاد خدا میں مشغول
رہیں اور جوش محبت الٰہی میں آہ و زاری کرتی اور کبھی نہیں تھکتی تھیں ایک شخص نے ان کو دیکھ کر سخت آہ رابعہ کی
دیکھکر کسی نے کہا اسقدر کیوں روتی ہو جان جاتی ہے ایک گھڑی آرام نہیں لیتیں کہا اللہ غفور رحیم اسقدر دکھ
اٹھانے کو نہیں فرمایا جیسا ارشاد ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنی بار حکم الٰہی وسع کی طاقت سے زیادہ
ہرگز نہیں ہے کہا یہ سچ ہے مگر میرا مطلب کچھ اور ہے کہ قیامت کے دن اعمالنامہ ہر امت کے اپنی اپنی نبی کے آگے
مجمع انبیا علیہم السلام میں کھولے جاوینگے میرا اعمالنامہ جب میں اعمال سے خالی ہوگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو اوس مجمع میں کمال جاہ و جلال حاصل ہوگا کہ اللہ کہیں یہ لونڈی امت محمدیہ کے اس جو خوبی اعمال رکھتی
ہے تو اوسکا اجر اور ثواب اس سے کہیں بالاتر ہوگی بعد اوسکی خچر پر سوار ہو کر حج کو چلیں ناگاہ
راہ میں خچر مر گیا قافلہ والوں نے کہا تم کچھ فکر نکرو ہم تمکو خچر پر سوار کر لینگے اور سب اسباب اٹھا رکھ لینگے کہا تم
سب اپنی اپنی فکر کرو مگر تمہاری کیا پروا ہے قافلہ روانہ ہو گیا اتنہا رہنا و رونا اور گڑگڑانا شروع

ہوا وہوس کے قیدی کی قید مین مقید کرکے ذلیل و خوار کیا اور صاحب عظمت و جلال کی قسم ہے کہ اگر سارے آسمان طوق گردن ہوجاوین اور سات طبق زمین کے پیر کی بیڑی بنجاوین سجدا اجتبی چہوڑونگا تیری محبت سے موہنہ نہ موڑونگا تیر تیری محبت کاجی جان کے پار ہوگیا ابیات کب تیر نگاہ کی آسان نکلتے ہین ॥ جس دل مین کہ دہستی ہین لیے جان نکلتی ہین ॥ اشک شل سوان سی عاشق کی حذر کرنا ॥ ایسی ہی تنوروں سی طوفان نکلتی ہین ॥ اپنی بندی پہ جو تم چاہو سو بیداد کرو ॥ پر کہین جمین نہ جای کہ آزاد کرو ॥

باب سولہوان حاجتمندونکی حاجت چاہنی اور اہل اللہ کی حاجت روا کرنیمین

حکایت نقل ہے کہ ایکبار کسی سایل نے بجناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیا کہ عیال دار ہون اور شدت بھوک سی بہت بیتاب ہون کچہہ سرکار والا سے عنایت ہو تو بال بچون مین لیجاکر کہاؤن کہلاؤن اور پیٹ کے آگ اس پانی سی بجہاؤن کہ آنحضرت نے گہر مین دریافت فرمایا تو اتفاقا اوسوقت کچہہ موجود نہ تہا فرمایا اسوقت کچہہ نہین ہے پہر آنا اوسنی عرض کیا یا رسول اللہ اس در دولت سی کیونکر محروم جاؤن کہ بال بچی سب منتظر ہونگی کہ سرکار جناب رسول اللہ سی کچہہ لاتا ہوگا پہر گہر مین تلاش کرایا ناگاہ ایک چمچہ یعنی ٹکڑا چاندیکا ملا آنحضرت نی ارشاد کیا کہ تیری مقسوم سے اسوقت یہی موجود ہے سایل بہت خوش وخرم ہوکے کمال تعظیم و تکریم سے اوسکو لیگیا اور سب گہر والونسے یہہ ماجرا کہا وہ سننے پر زار زار رونے لگے اور اپنے نفس پر لعنت ملامت کرنے لگی کہ اللہ اکبر جب شہنشاہ معظم کا یہہ معاملہ ہی تو اورونکی کیا اصل ہے فی الواقع دنیا اور معاملات دنیا خواب خیال و سراب ہی پہر سب گہر والے اوسوقت بطعام اسی کلام کے حسب حکم خالق انام الا بذکر اللہ تطمئن القلوب شکم سیر ہوگئے پہر جب شدت بہوک سی جان بلب ہوئے تو اوس چمچہ کو از رو برکت و تعظیم کے کبہی چومتے اور کبہی آنکہوں سی لگاتے کبہی منہہ مین رکہتے کبہی منہہ مین رکہتی ہی اسقدر شہد خالص ردود ہ مزیدار اوس سی نکلا کہ جی جان کو شکرستان کردیا اور بالکل بہوک کو مٹا دیا الغرض اسیطور باری باری سب منہہ مین رکہتی تہی و فضل باری سی شکم سیر ہوجاتے تہے اور حمد خدا اور نعت مصطفی سی دل و دماغ معطر و معنبر کرتے پہر اوسکو کمال اعزاز و اکرام سے حریر کے کپڑے مین لپیٹ کر نہایت تکلف سی مقام مکلف مین رکہدیا کہ وقت حاجت کی حاجت رفع کرلینگے و سری دن

وقت ضرورت کے کھول کر دیکھا تو ایک جواہر بیش بہا ہی کہ اوسکی روشنی سی سارا گھر روشن ہو رہا ہے پھر
اوسکو بازار میں جا کر بیچا تو سات ہزار درہم کا بکا پس یہہ سب برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی
حکایت نقل ہے کہ ایک شخص عیالدار بہت صابر و شاکر تھے اور بی بی اونکی سخت بدزبان و ناشکر
تھی اتفاقا ایک مرتبہ دو تین روز کھانیکو کچھہ میسر نہوا تو بھوک سی تنگ ہو کر خاوند کو نہایت تنگ کیا
اور بہت سخت سست کہا کہ بال بچے بھوکے مرتے ہیں اور آپ ناحق سی گھر میں بیٹھی ہیں جاؤ کچھہ کماؤ اور بال
بچوں کو اس مصیبت سے چھڑاؤ کہا صبح کو مزدوروں میں جا کر مزدوری کرونگا اور کچھہ پاونگا تیری آگے
دہرونگا پر اے خدا اسوقت صبر چلاؤ اور تحمل نہ جگا پھر صبح کو مجمع مزدوروں میں گئے خدا کی قدرت سی
سب مزدور اپنی اپنی کام پر گئے انکی کسی نے بات نہ پوچھی کہ تم کون ہو کہاں سے آئی لاچار ہو کر چلے آئے پھر جنگل
میں جا کر نماز عشا تک عبادت الہی میں مشغول رہے بعد اوسکی چپکی سی گھر میں جا پڑی اسواسطی کہ دن میں
خالی ہاتھہ جاینگے تو واللہ اعلم عورت کیا طوفان مچاوے اور کس آفت میں ڈالی رات کو جا کر پڑ رہونگا صبح
کو پھر اوٹھہ جاونگا اور کہونگا مزدوری کر لاونگا جب عورت نیند سی چونکی کہا ابتک کہاں تھے اب بھی کیا
کما لائے کہا جسکی مزدوری کی ہے اوسنی کل کا وعدہ کیا ہے اور وہ بڑا رحیم کریم ہی عورت بہت بکی جھکی کہ
بچے ہمارے بھوکوں مرتے ہیں اور آپ وعدہ کہتے پھرتے ہیں سو ایسی انکمین نام بیکار خواہی آمد صبح کو
پھر مزدوروں کے آڈی پر گئے شان خدا کی کہ سب مزدوروں کو لوگ مزدوری کیواسطی لے گئی انکو کسی کا جان کر چھوڑ گئے
مجبور ہو کر پھر جنگل میں اوسی مقام پر جا کر نماز عشا تک عبادت الہی میں مصروف رہے اور گریہ و زاری کرتے
رہے بعد نماز کے بڑی رات گئے چپکے سی گھر جا پڑی جب عورت چونکی بولی دونوں دن کی مزدوری کا یہہ
بیچارہ بہت گھبرائے کہا کل تینوں دنکی مزدوری ملنی کا اقرار کیا ہے سنتے ہی آگ ہو گئی اور آپے سی نکل گئی
بولی اپنا بھلا چاہو تو صبح کو تینوں دن کی مزدوری لیکے آؤ ورنہ موہنہ نہ دکھاؤ پھر صبح کو تہیلی اونکی حوالی کی کہ
تینوں دنکی مزدوری ہمیں آنا جب اوس صابر شاکر کی نظر اسباب چالیس اسباب سی او وٹہہ گئی اور مسبب حقیقی پر
جا پڑی اوسوقت آرزو دلی پوری ہوگئی صرف ظہور کی دیر ہوئی پس وہ پھر سیدہی جنگل کو چلے گئی اور عبادت
الہی میں سرگرم رہے پھر بہت رات گئی آئی عورت کے ڈر سی تہیلی میں رہنا پھر لیا کہ رات اس حیلہ سی گذر جاوے گی

مورد فضل ہو ... سیلیا از امداد ذوالجلال ... کل بہاران حیران ... یا محمد ...

اور اس سے ہوا اور عیش زندگی کو ناحق منغص کرتی ہو کہا کیا کہون کچھ کہنے کی بات نہین کہ اتفاقاً نادانستہ
ایک ولیاء اللہ کے خدمت مین بے ادبی ہو گئی ڈرتا ہون کہ روز قیامت کے اوس مواخذہ مین گرفتار نہو جاؤن
قصہ یون ہے کہ مین ایک مرتبہ زیارت بیت اللہ کو چلا سب دوست آشنا عزیز و اقربا پہنچانے آئے تھوڑی
دور سے سب کو لوٹا دیا مگر ایک مرید کہ میرے متوسلین مین سے تہا ہر چند اوسکو سمجھایا نمانا اور میرا پیچھا نچھوڑا
آخر کار تنگ آکر مینے جھڑک دیا کہ سبحان اللہ بیت اللہ کا جانا ایسا آسان جانا کہ پا پیادہ چلنے کو تیار ہو گیا میرے
ہمراہ نہ آ اور جس راہ سے تیرا جی چاہے جا کہا اے آقا کیا خدا قادر نہین ہے کہ تمکو زاد و راحلہ سے پہنچاوے اور مجکو
بے یار و مددگار بلا توشہ پہنچاوے پھر مین اپنی راہ گیا اور وہ اپنی راہ گیا مگر راہ مین کہین نظر نہ آیا واللہ اعلم
نظر سے کہان گم ہو گیا جب بفضل الہی مین مناسک حج سے بخوبی فارغ ہو گیا اور مدینہ منورہ کو چلا ناگاہ دیکھو
تو نزدیک آیا اور سلام علیک کرکے میرے پاس بیٹھ گیا مینے حیرت مین ہو کر پوچھا کہ حج کر آیا بولا کہ ہان پھر مینے
ظاہرا فتادہ راہ مینے دل لگی سے کہا کہ چٹھی سند حج کی بھی ملی بولا کیسی چٹھی اور کس کام آتی ہے مینے کہا کہ ایک چٹھی
بیت اللہ مین غیب سے حج کرنیوالے کو ملتی ہے کہ فلان بن فلان حج کو آیا اور حج اوسکا قبول ہوا یہہ اوسی سند سے عذاب
قبر اور حشر سے نجات ہوتی ہے یہہ سنتے ہی روتا چلاتا بیت اللہ کو لوٹ گیا جب مین زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے فارغ ہو کر لوٹا ناگاہ دیکھا کہ نزدیک آگیا اور سلام علیک و علیک السلام کرکے چٹھی میرے آگے رکھدی دیکھو
تو ایک نہایت عمدہ ریشمی کپڑے پر خط سبز لکھا ہے کہ یہہ چٹھی ہے واسطے نجات فلانے کی عذاب قبر اور حشر سے پھر میں
بیہوش ہو گیا اور حواس جاتی رہے کہ الہی یہہ کیا معاملہ ہے جب کچھ طبیعت نے قرار پکڑا اور ہوش بجا آئی تو مینے
کہا حقیقت اسکی کیا ہے بیان کرو کیونکہ یہہ دولت عظیم المنال دولت تمکو ملی کہا جب بیت اللہ مین پہونچا تو بالکل
حاجیونسے خالی پایا تب مین گڑگڑا کر زار زار رونا چلانا شروع کیا کہ اے مالک دوجہانکی کیا غضب ہوگا حج قابل
قبول نہین جو سند مجکو نملی یا غضب ہوگا کعبہ یا صاحب کعبہ کو لیکر آؤن تو وہان جاؤن و سند لاؤن مجکو قسم ہے تیری
عظمت و جلال کی کہ جب تک چٹھی نپاؤنگا کعبہ سے باہر نجاؤنگا اور روتے روتے یہین مر جاؤنگا ناگاہ غیب سے آواز
آئی کہ ای نیک بخت چٹھی لے اور جا اپنی راہ لیکر یہہ چٹھی میری ہاتھہ مین آگئی لیکر چلا آیا تب تو مجکو کمال حیرت
ہوئی کہ اللہ اکبر اس شخص کا بڑا حال تہا اور مین آج تک اسکی حال سے واقف نہوا پھر اعزاز و اکرام اونکو کیا

ساتھ لیے آیا اور وہ چٹھی بکمال عظمت و تعظیم سے معطر او معتبر کرکے صندوق مین بند کر رکھی جب کبھی جی چاہتا
تہا تو بکمال اعزاز نکالکر اوسکی زیارت سے مشرف ہوتا تہا اور چومتا آنکہونکو لگاتا تہا اتفاقاً مین کہین سفر مین تہا
میرے پیچہے زید رح نے انتقال کیا جب آیا بہت رنج والم ہوا کہ افسوس ہم ایسے ولی اللہ کے کفن دفن مین شریک نہوا
ناگاہ وہ چٹھی یاد آئی نہایت غم والم سے بیتاب ہوگیا اور ہزار رون تفکر اپنی حال پر کرتا تہا کہ وقت جانیکے اونکو
کیون نہ دیکھا پہر صندوق جہری منگا کر دیکھا تو جہر لگی تہی اور صندوق بند تہا کہولا تو چٹھی نپائی نہایت
حیرت مین آگیا طوفان غم مین ڈوب گیا حشر کا عالم بپا ہوگیا زار زار رونے لگا ناگاہ روتے روتے سو گیا کیا دیکہتا
کہ جنت بکمال آراستگی آراستہ ہے اور زید ایک تاج سر پر رکھے ہوے بکمال زرق برق ایک تخت جواہر پر جلوہ فرما ہے
اور چارون طرف اوسکے حورونکا جمگھٹا ہے مین نزدیک جاکر اونسے سلام علیک کی کہا ای قاسم اسقدر کیون
متوحش او متردد ہو کہا تمکو یاد نہین چٹھی تمنے مجھے دی تہی چنانچہ یہہ موجود ہے اور اوسکی بدولت یہہ دولت و حشمت
مجھکو حاصل ہے اب آپ کچھہ تردد نکیجیے مین اپنی من مانی مراد کو پہنچا حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت
ذو النون مصری رح سفر حج مین کشتی پر سوار تہے اور اوسمین ہر قسم کی آدمی امیر غریب تاجر سوداگر بہی تہی ناگاہ
کسی سوداگر کا ایک موتی قیمتی گم گیا سبکا جہاڑ لینا شروع کیا ایک شخص جن بہت میلی کچیلی سی کپڑی پہنے
تہے اونپر سبکا شبہہ ہوا وہ غیرت کہا کر جناب باری مین گریہ زاری کرنے لگے کہ ای سبا عزت اعزت اور
ذلت تیری ہی ہاتہہ ہے ۵ جز تو پیش کہ برآرد بندہ دست ٭ ہم دعا و ہم اجابت از تو است ٭ این دل
سرگشتہ را تدبیر بخش ٭ وین کمانہائی دو تو را تیر بخش ٭ اپنی فریاد و دعا پورن نہ پہنچے ہون تہی صدق قبول ہوکر یکایک ہزار و
مچہلے پانی پر تیرتی ہوئی آئین اور ایک ایک موتی ہر ایک منہ مین لائین درویش نے ایک موتی لیکر سوداگر کو
دیدیا اور بلا خطرہ اوسیوقت کشتی سی اوترکے پانی پر چلا گیا سچ ہے ۵ خاکساران جہانرا بحقارت منگر
تو چہ دانی کہ درین گرد سواری باشد ٭ حکایت نقل ہے کہ کسی شہر مین ایکمرد اور عورت اوسکی دونون محتاج تہے مگر
بدولت صبر و شکر سے تاجدار تہے دکھ سکھہ کے گذران کرتے اور ہر دم شکر خدا بجالاتی ایکبار تبہ دو تین دن کچھہ کہانیکو
میسر نہوا تب مرد نے عورت سے کہا دو تین روز ہوے ہمین روزی روزی نہین ہوئی اور ہمارے گہر آگ نہین جلی مبادا
ہمسایہ ہمارے ہمارا نہ کہانا دریافت کرین اور ناحق رنج کہاوین اور ہم اونکی نظرون مین حقیر نظر آوین بات

مناسب نہین بلکہ مناسب یون ہے کہ جلدی تنور مین آگ جلادو اور اس آتش انگیز کو اس آتش باری سے مٹادو جیکہ
عورت نیک سیرت نے فوراً تنور مین آگ جلائی اور آتش بہڑکائی آب و تاب پانی سی بجہائی ناگاہ دہوان تنور سے
بلند ہوا ایک عورت آگ کو آئی دیکہی تو سارا تنور روٹیون سے معمور ہے پہر گہر والے عورت کو بلا کر کہا تنور مین
روٹیان لگا کر ایسی بےخبر ہو گئی کہ پہر خبر نہ لی پس تنور والی عورت جلد بسی گئی اور قدرت خدا کی تماشائی ہوئی دیکہا
تو سارا تنور روٹیون سے معمور ہے پہر جلد ابسی نکالکر خاوند کی آگی لی آئی اور سخت حیرت مین ہو گئی خاوند نے کہا
کہ قدرت خدا کا تماشا دیکہا خاوند بولا کہ اوسکی قدرت سی یہہ کیا اچنبا ہوا کہ وہ قادر مطلق ہزارون قدرتین
ہر دم و قدم ایک سے ایک زیادہ دکہاتا ہے پہر سب گہر والون نے خوب شکم سیر ہوکر وہ روٹیان کہائین اور جو بچی
جانسے شکر الہی بجا لائے عورت نے فرید سی دریافت کیا کہ خاوند میرا صاحب کرامت ہی کہ یہہ سب لطف و ظہور انہین
کے قوت باطنی اور حالت عرفانی سے ظاہر ہوا پہر ایک مرتبہ کہا کہ جناب باری مین زاری کرو کہ کوئی چیز ایسی عنایت
ہو کہ سب دنیا کے دکہہ کہو وے تا کہ فارغ البال ہو کر خالصاً مخلصاً خدا ہی کی یاد مین اپنے دن گذارین خاوند
نے کہا کہ وہ شفیق حال ہمارا ہماری حق مین جو بہلا چاہتا ہی وہی کرتا ہی اور کریگا عرض معروض کی کچہہ
حاجت نہین غرض جب عورت نے بہت الحاح و زاری کی تب مجبور ہو کے پہلی رات جو وقت اجابت دعا ہے دعا
کی کہ خداوند تو خوب جانتا ہی کہ غلام کو تجہہ سی میان شفیق و مہربان سے کسی امر کی عرض کرنیکی حاجت نہین
ہے مگر تیری لونڈی نے بہت تنگ کیا ہی اسوسطی عرض کیا کہ اگر مرضی ہو تو اوسکی امید بر لا اور اپنی غلام کو اس
کشاکش سے چہوڑا ناگاہ ایک طاق سے ہاتہہ نکلا اور ایک جواہر روشن وسطی باہر آیا کہ تمام گہر اوسکے روشنی سے روشن ہو گیا
پہر وہ ہاتہہ غائب ہوا اور بدستور طاق بند ہو گیا خاوند نے عورت کو جگایا کہ جلد اوٹہہ خدا نے تیری مراد دلی پوری
کی وہ ناخوش ہو کے تاک ہون جو نالی اٹہی کہ مجہکو کیون جگایا ناحق لذت جانی سی چہڑایا مفت جی جانکو
جلایا کہ کس لطف مین تہی اور کیا لطف کی خواب دیکہتی تہی کہ جنت بکمال آرستگی آراستہ و پیراستہ ہے اور دیوار
ایک مکان کا نہایت عمدہ زر و جواہر سے ساختہ و پرداختہ ہی در پر اسقدر ریزے اور روشن ہے کہ آفتاب روشن کو شرماتا ہے
اوسکی چمک جہمک دیکہہ کے متحیر ہو گئی تہی جاتی کہو گئی جب کچہہ ہوش ہوا مین جا کہوئی پوچہا یہہ مکان عالیشان
دیکہی کس خوش نصیب کو نصیب ہوگا کہا تم دونون میان بی بی کو ملیگا پہر تو اسقدر خوش ہوئی کہ پہولی نہ سمائی

ناگاہ ایک ہوای پرشور اوسی مکان سی گم گیا وہ مقام بہت بدنما اور نہایت نازیبا ہو گیا لونڈی نے کہا یہ کیا
ہوا کہا وہ ہوای جب خواہش تیری کی دنیا مین گیا پس جسقدر دنیا مین راحت اور رونق چاہیگی اوسیقدر یہانکے
راحت اور رونق سے ہی تہا وہ ہٹا ویگی یہ سنکر مین بہت اوداس اور بدحواس ہوئی اور لذت راحت دنیا سی درگذر کر
اسی رنج و ندامت مین تہی کہ ناگاہ مجہی جگا دیا میری ہڑبڑی مین خلل ڈالدیا اور بدمزگی کا مزا چکہا دیا پس آپ بہر
خدا جناب باری مین پہر عرض کیجی کہ یہ ہوا کہ یہانسی گم ہو جاے اور اپنی مقام پر جم جاے کہ دنیا کی حیات بے ثبات
پر مکان قدیمی کو نافضل بے رونق کرنا سخت حماقت ہے پہر خاوند نے جناب باری مین کمال الحاح و زاری
سی عرض کیا کہ خداوندا تو بڑا رحیم و حکیم ہے کہ اپنی لونڈی کو جنت کا مزا چکہایا اور لذات دنیا سی چہوڑا دیا اور
مطالب کو موافق کر دیا کس جان و زبان سے عنایت و رحمت کی شکر گذاری کرون پہر حسب مضمون اشعار جناب
مولانا کے عرض کرتے تہی اور گریہ و زاری مین جان کہوتے تہی شعر ای شہ یا تو اندر خیر و شر از اسرار بہای دل
یا بیخبر آتے بکردہ یار بہر اغیار آمد و بیارد خلعت گل خارزار آنکہ خواہی کربلا پیش و آخر ہی جان اوراد تضرع
آوری آنکہ گل اشا بد خوشبو کند پہر جلی سے رب فضل و کند پہر ناگاہ اوس طاق سی ہاتہ نمایان ہوا اور
اوس گوہر تابان و در درخشان کو لیگیا اور اپنی مقام پر جڑ دیا حکایت نقل ہے کہ خراسان مین کوئی
ابراہیم ادہم کا عزیز و قریب انتقال کر گیا اور بہت سا اپنا مال حلال چہوڑ گیا اور سوا ابراہیم کے کوئی اور اوسکا
وارث نہ تہا ابراہیم اس خیال سے چلے کہ اوس مال کو لیکر بعد صرف کرینگی مبادا کوئی مصارف بیجا مین صرف کرے
راہ مین قدرت الہی سے عجب تماشا دکہایا کیا دیکہتی ہین کہ دریا کنارے ایک جانور اندہا بیٹہا ہی اور ایک مینڈک دریا سی
منہ مین کیڑا لاتا ہی اور اوسکو کہلاتا ہی ابراہیم متحیر ہوگئے اور ہمراہیون نی کہنی لگی کہ یہ بہی قدرت خدا کا تماشا دکہایا
لیں اب ہمین خراسان کا جانا موقوف کرنا اور اللہ پر بہروسا کیا کہ اگر ہماری مقسوم مین ہے تو از خود آجاویگا ہمارا
جانی کی کچہہ حاجت نہین ہے پہر جوش مین آکر تین دن تک جنگل مین بہوکہی پیاسی پہرتی رہی اور کسی مقام پر پانی نہ پایا
ناگاہ ایک کوان ملا اوسمین ڈول ڈالا درہم سے لبریز پایا پہر ڈالا دینار سی بہر آیا پہر ڈالا جواہر بیبہا سی بہر آیا
تب ابراہیم نے کہا مجکو زر و جواہر کی کچہہ حاجت نہین صرف وضو کو پانی درکار ہے ناگاہ آواز دلنواز غیب سے آئی
کہ ای ابراہیم تو نی زر و جواہر خراسان کا چہوڑ کر ہمارا اوپر بہروسا کیا ہمنے اوسکی بدلہ زر و جواہر بیبہا سی کوان بہر دیا

کہا اور ایسا جہان تیرا جی چاہے بال ہا و نہا حکایت نقل ہے عمر بن عبد الرحمن اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ ایک مرتبہ
عید کی رات کو ایک بڈھی آیا اور کہا حضرت کل کو عید ہے اور میرے بال بچے بہت ہیں میرے پاس کچھہ عیدی دینی کو نہیں ہے
اگر حضرت کچھہ اعانت و عنایت فرماویں تو عین عنایت و محض شفقت ہے پس مجھکو اوسکی پریشان حالی پر
رحم آیا پچیس درہم جو لڑکوں کی عیدی دینے کو رکھی تھے فوراً دیدیے کہ اوسکی بدلے مجھکو خدا اور دیگا ناگاہ تھوڑی عرصہ
کے بعد ایک شخص آیا اور مجھے بلایا میں گیا کمال ادب سے میرا ہاتھہ پیر چومنے لگا میں حیرت میں ہوگیا کہ یہہ کیا ماجرا ہے
پھر میں نے پوچھا تو کون ہے کہا اپنی آپ کو کہا میں تمہاری باپ کا غلام ہوں مدت کی بعد آیا ہوں کہ اتفاقاً باغوای شیطان
علیہ اللعن بھاگ گیا تھا ماری ندامت کے منہ نہ دکہاتا تھا میرے پاس پچیس دینار سرخ ہیں تم میری مالک ہو جو چاہے
سو کرو میں وہ دینار لیکر گہر میں آیا شکر خدا کا بجالایا اور یہہ قصہ گہر والوں کو سنایا کہ تہوڑی عرصہ میں اللہ تعالی
نے پچیس درہم کے بدلے پچیس دینار سرخ عطا فرمائی پہر بخوشی تمام اوس غلام کو آزاد کردیا وہ خوش ہوتا دعا دیتا
چلا گیا حکایت نقل ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص کسان اپنی عورت سے کہہ گیا کہ روٹی پکا کر کہیت پر لانا
چنانچہ روٹی پکا کر عورت لیچلی ناگاہ راہ میں ایک سائل نے سوال کیا اوسنے ترس کہا کر ایک ٹکڑا توڑ کر دیدیا پہر جنگل میں رفع
حاجت کو گئی اور گود کے بچے کو ایک مقام پر بٹھا گئی اچانک بھیڑیا آیا اور بچے کو اوٹھا لیگیا آگے دیکھتی تو بچہ بہیڑیے کے
منہ میں ہے پیچھے چلی زار زار روتی جاتی تھی باری میں عرض کرتی تہی کہ الہی میرے بچے کو اس بلا سے بچا اور اس غم دیدہ
کو اس نور دیدہ کو دکہا اور زار زار روتی اور آنسو نکلنے سے بہاتی اور حسب ارشاد جناب لا تا حمد و ثنا میں جان کہوتی
سے ای کریم ذوالجلال مہربان دایم المعروف ای الہ جہان پس کجا نار و کجا نالہ لئیم گر تو نپذیری
بجز تسلیم ای کریم زین تردد عاقبت خیر باد یا الہی ما مرجان ناگاہ ایک جانور بڑا جو آسمان سے ہوا سا آیا
اور اوس بھیڑیے کی گردن پکڑ کے اوسکی آگی لے آیا اور بزبان فصیح کہا ای عورت تیرا اوس لقمہ کے عوض تیرا بچا بہیڑیے
کے نوالے سے بچایا اور بچا تجکو صحیح سلامت ملا حکایت نقل ہے کہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ کہ راہ خدا میں جو جانتے
تہے اسقدر بیدریغ صرف کرتے تہی کہ ہمیشہ قرضدار رہتی مگر اکثر اہل دول و صاحب مال انکی خدمت گذارتی جو قرض
ہوجاتا تو ادا کردیتی چنانچہ ایک مرتبہ لاکہہ قرض ہوگیا اور کوئی صورت ادا کی متصور نہوئی اور اتفاقاً آپ بیمار
ہوگئے قرضخواہ ہوتے یہہ سنکر آگہیرا اور تقاضا شدید شروع کیا خادم نے عرض کیا کہ یا حضرت قرضخواہ آئی ہیں

فریاد رسی قبول کے چنانچہ اسوقت سی یہہ کو دونون وقت کہلاتا پلاتا تہا جیسا کہ تشنی دیکہا حکایت نقل
ہے کہ ایک فقیر رگ کے ہاتہہ پیر رہ گئی اوٹہنی بیٹہنی سی معذور ہو گئے تو اتفاقاً ایک مرتبہ گہر مین کوئی نہ تہا اور نماز
کا وقت جاتا تہا زار زار رونے لگے کہ خداوندا میری نماز قضا نہو جاوی کیونکہ میرے قضا آجاوی کہ نماز کی قضا ہو جانے
سے اپنی قضا آجانا گوارا ہی ناگاہ پڑوسی کے جمیل جلالی رحم ڈالا اوسی جی مین کہا کہ پڑوسی ہمارا معذور ہی ایسا نہو
اونکو کچہہ حاجت ہوا اور گہر مین کوئی موجود نہو پہر جلد آکر پوچہا اے شیخ کچہہ حاجت ہے کہا کہ ہان وضو کو پانی
درکار ہے اور ایک عرصہ سے انتظار ہے پہر اوسنی کوئین مین تا ڈری پانیکو ڈول ڈالا دیکہا تو ڈول زر جواہر سے
بہر کر آیا ویسا ہی شیخ کے پاس لیگیا شیخ نے فرمایا یہہ تیری مزدوری ہی خوشی سی لیلے کہ اللہ صاحب نے پہلی سی عطا کی
تاکہ یہہ غلام معذور اوسکی کیکا احسان مند نہو پہر ڈول ڈالا تو پانی سی بہرا آیا شیخ نے وضو کر کے نماز
پڑہی اور شکر گذاری جناب باری جی جان سے ادا کی وے حکایت نقل ہے کسی حق پرست نے کہا کہ ایک مرتبہ حج کو
جاتے تہے ناگاہ رات کیوقت ایک بڈہی پیر مین پاؤن ہو گئی وہین گر پڑی باری درد کے کہانا پینا ہونا چہٹ گیا قافلہ
چلا گیا وہ تین دن بہوکی پیاسی بیچینی درد سے جی سے عاجز ہو کی جناب الٰہی مین ابہ کی کہ خداوندا کیا حج کی آرزو جی
ہی مین رہیگی اور اس سال دولت حج نصیب نہو گی ای قادر تو سب چیز پر قادر ہے اس عاجز کو اس کہہ درد سے جلد چہوڑا اور
مراد دل کو پہنچا پہر اسی غم والم مین فی الفور آنکہہ لگ گئے کیا دیکہتی ہی کہ ایک اژدہا مجکو نگل گیا اور ہڈی پسلی سب چاب گیا
اور وہ ہڈی پہر ہیے نگل گئے پہر یکایک آنکہہ کہل گئی دیکہا تو پیر اچہا بہلا چنگا ہے فضل الٰہی سے جلدی جا قافلہ مین
جا ملے اور بخوبی دولت حج سے مشرف ہوئے وے حکایت نقل ہے کہ کسی شہر مین ایک بادشاہ آتش پرست تہا اور
ایک عابد نصرانی اور ایک عالم مجوسی وس شہر مین شہرہ آفاق تہا بادشاہ نی لڑکیکو واسطی تعلیم کے عالم مجوسی
کے پاس بہیجا قدرت خدا سے لڑکا ایام بے تمیزی مین تہا مگر صاحب تمیز تہا اور حق و باطل کو خوب جانتا تہا جب سبق
سے فارغ ہوتا تو نصرانی عابد کی خدمت مین جا کر کچہہ باتین دین کی سیکہتا مدت تک اوسکا یہی ڈہنگ رہا
رہا ایک مرتبہ راہ مین محمد اللہ عالم ایک اژدہا کہا سی آپڑا اور رستہ بند ہو گیا لڑکیکو ہر چند لوگون نی منع کیا کہ یہہ
رستہ بند ہے دوسری راہ سی جا اور از خود اجل کے منہ مین نجا کہ یہہ صدہا آدمی کو نگل گیا ہے بیت گرچہ کس بے
اجل نخواہد مرد تو مرو در دہان اژدہا پہ لڑکے نے نمانا اپنی جانپر کہیلکر کہیل تماشا جان کے حق و باطل کو آزمانا

ہنستا کہیلتا اوسکی پاس گیا اور کہا ای حق راہ حق دکہا اور باطل سے بچا اگر دین نصرانی سچا ہی ور عالم مجوسی
ہی ہوا تو اس شہر سے جلد نکلا چاہیے اور ہمیشہ پر اغلام تر درحق باطل سے بچا باہر شہر پا راقدرت خدا سے وہ اژدہا
مر گیا اور لڑکی کے حق طلب کو حق تاریکی باطل سے آفتاب سا نظر آگیا فوراً نصرانی عابد کی خدمت میں جاکر یہ ماجرا کہا اوسنی کہا
اسبات کا سارے شہر میں شہرہ ہوگا اور لوگ یہاں متحیر اور حیران ہو کر تیری پاس آوینگی سو میرا نام نہ لینا مجکو ناحق
بدنام نکرنا کہ مخلوق سی جان چہوڑانا مشکل ہوگا جو مصلحت وقت جاننا سو عمل میں لانا برای خدا مجکو کسی بلا میں
پہسانا لڑکا عابد سے رخصت ہو کر آیا پہر جیدہر دیکہا وہ ہرسو چرچا اور شور غوغا پایا کہ لڑکے نے اژدہا کو مار ڈالا
تمام شہر متحیر ہو کر اوسکی پاس آیا اور حقیقت حال دریافت کرنے لگا بولا کہ واللہ لڑکے کا نام ہی ذرا اس شہر کی ایسا اژدہا
اژدہا مارا حقیقت میں خدا کی مار نیہہ مارا اور نہ میں کیا اور پہر مارگیا یہ خبر بادشاہ کو پہنچی وہ سنتی ہی آگ ہوا اور
لڑکے کو بلاکر سب ماجرا پوچہا اوسنی کہا کہ میں نے خدای برحق کی نام سی اوسکو مارا اور اوسی جی جان مردہ کو جلایا اور
سوای ساز و سامان یہان دل و جان کی جسکو جلایا کہ بندگی سوای خداوند کی سراسر حماقت و شرمندگی ہی کہ شعر آدمی
مست از برای بندگی + زندگی بی بندگی شرمندگی + گر توخواہی خرمی دل زندگی + بندگی کن بندگی کن بندگی
اوسی پیر ربیقادر جسنی زمین و آسمان بنایا اور سارا جہان آفتاب سا چمکایا کیا خدا ہی اوسکی ہر ذرہ میں آفتاب سی زمین
چمکتے ہی جاتی تعجب ہی کہ دن دوپہر کو کوئی پوچہتا پہرے کہ آفتاب اس کنام کا نام ہی اور کہاں ہی کیا پتہ نشان اوسکا
سارا جہان احمق اور نادان کہیگا ہیچ کوئی روشنی خدا کی برحق سی منکر ہو آپسی کمتر چیزونکو خدا بناوی کہ ہمنہ
ہوکی نہ سر کہیلے وہ بیوقوف کیونکہ بیوقوف کہا اوسکا چاہیے وہ معقول نہیں عقل کا علاج کرا وہ سنتی ہی آگ ہو گیا
اور آتش غضب سے جلکر خاک ہو گیا حکم دیا کہ اوسکو کشتی میں بٹہا کر بیچ دریا میں ڈبا دو کہ اسنی ہمارا نام ڈبویا اور ہماری
پشت کو بٹہ لگایا پہر اوسکو کشتی میں بٹہا کر لے چلی ناگاہ کشتی الٹ گئی سب ڈوب گئے مگر بفضلہ تعالی وہ لڑکا صحیح سالم
بچکیا پہر بادشاہ کی پاس آکے کہنے لگا کہ اوسی سچے خدا نی مجکو بچایا اور جہوٹونکو ڈوبایا پہر تو بادشاہ آپے سی باہر ہو گیا
کہا کہ اوسی پہاڑ کی چوٹی سی اسکو نیچے ڈالدو جو ٹکڑی ٹکڑی ہو جاوے اور اسکا نام و نشان مٹجاوی جب پہاڑ پر لے
لیگئے قدرت خدا سے ایسا ہوا کا جہوکا آیا کہ واللہ عالم ان سپاہیوں کو کہان لے اُڑا اور لڑکیکو ذرا صدمہ نہ پہنچایا
پہر لڑکا صحیح و سلامت بادشاہ کی پاس آیا اور اوس اہل حماقت کو بحر خجالت میں ڈبایا تب جلکر کہا کہ جلاد کو

جلد بلا او اوسکی جلد و پوست جلا وا اور لڑکے نے کہا کیوں اپنی جان ناحق کہوتا ہی جی جان کو یہ و تا ہے بیفائدہ
حماقت جگتا ہے اگر تو او تیرا سارا لشکر جمع ہوگا میرا ایک بال نہ میلا ہوگا اگر اس مصیبت سے نجات منظور ہے تو ایک
تدبیر بالاتفاق رکہہ میرے کہنے پر دہیان رکہہ کر ایک میدان میں سب لشکر اور تمام شہر کو جمع کر اور مجکو ایک عود کی
لکڑی پر بطور سولی کی چڑہا اور تیر آگے آکے یہہ کہکر تیر لگا کہ تجکو تیری خدا کہ جسکے نام سے میں کہتا ہوں فوراً
مر جاونگا پس بادشاہ جو اپنی ساتہہ بہت تنگ آگیا تہا ایسا ہی کیا اور حکمت لڑکی کی دانائی سے وہ نادان آگاہ نہ
تہا کہ جب ساری لشکر اور اہل شہر کے آگے یہہ بات کہکر تیر مارے گا تو بلا شک اپنے دین کو جہٹلا ویگا اور مسیحی
دین کو سچا بتاویگا تو سب لوگ اسکی جہوٹے دین سے پہر جاوینگے اور ایمان مذہب حق پر لاوینگے گو میں جان سے
گیا جہان نقد ایمان ہے رہا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ لڑکا تیر سے مارا گیا اور آدمی گروہ کے گروہ فوراً ایماندار ہوگئے
لڑکے کے غم سے زار زار روتے چلاتے تہی اور با آواز بلند کہتے تہے کہ ہم ایمان لاے اس لڑکے سچے کے سچی خدا پر جس نے
جب یہ حال بادشاہ نے دیکہا سخت حیران ہوگیا کہ لڑکا کیا مر اسکو مار گیا اور پہر بادشاہت اور رعیت دونوں بالا کر گیا اور
ایک گڑہا چالیس ہاتہہ گہرا کہدوایا اور اوسمیں جو لوگ ایماندار تہی ونکو ڈالکر جلادیا مگر ایک عورت تہی جسکی گود میں بچہ تہی اسکو
پہر چند ڈرایا کہ تجکو معہ تیری بچہ کی جلادینگی ورنہ اسلام سی باز آ بولی میں حق سی پہرونگی خدا ہی پر [illegible] مجہہ
نا موڑونگی تو کچہہ ڈر نکر جو چاہی سو کر پہر ایک ایک اسکی بچی کو جلتی آگ میں جہونکتے تہے مگر وہ کلمہ آپ تا [illegible] تہا
سے اف نکری اور رضاء الہی پر صابر و شاکر رہی جب سب اولاد اوسکی جلا دی اور گود کی بچی کو بہی جلانیکا ارادہ کیا
اور اوس جلتی بہٹی کو اور زیادہ جلایا آخر وہ عورت تہی اور چند جگر پارہ اوسکی جل گئی تہی اور اب آئی گود کی
گود کے لڑکے کے جلنی سی آگ جگر بہڑکی وہی قریب تہا کہ قریب تہا ایمان کہویا اور دولت ایمان ہاتہہ سے دیدی
کہ ناگاہ قدرت خدا سے اوس گود کی بچہ کو گویا کیا یعنی اوسکی حفظ ایمان کا سامان کیا اور فصیح زبان سے پکارا کہ ای ماں
تو کچہہ تردد نکر سب تہا میری جنت کو گئے میں بہی جاتا ہوں پس اس قدر بہی لڑکے سنتی اوسکی آگ بہڑکے
ہوئے بچہ جب سنگدلونے اوسکو لیکر بہی آگ میں ڈالا تب عورت نے بیتاب ہوکر ایک چیخ ماری اور بچی کو [illegible] ایک شعلہ آگ
آگ سی وہ اور چالیس چالیس گز ہر طرف کے کافرونکو جلاکر خاکستر کردیا اور اوس بادشاہ کافر کا معہ وزیر و امیر اور
لشکر کافر کی نام و نشان نرکہا کہ کہاں گیا اور ایماندار جو اوس ظالم کے ظلم سے بچی تہی الله تعالی کی حمایت سے

لوا اوسکی چال و جمال سے بخوبی اطلاع دے اوسنے کہا کہ اوسکو محل مین بلالی لونڈی نے پردہ کرکے بلا لیا ایک
عورت حسن و جمال اوسکا دیکھکر فریفتہ ہوگئی لونڈی سے کہا اس سوداگر بچے کو کہو کہ سوداگری چھوڑ دی اور شب و
روز ہمارے پاس حاضر رہے ہم بہت سلوک کرینگی بخوبی خوش و خرم رکھینگے لونڈی نے یہہ پیغام ادا کیا اوسنے
قبول نکیا بولی اگر بخوشی یہہ بات کو قبول نکریگا تو جی جان سے جائیگا وہ جوان با ایمان صالح یہہ ماجرا دیکھکر
حیران ہوگیا کہ الہی مین کس بلا مین مبتلا ہوگیا پھر جان سے ہاتھہ دہوکے لونڈی سے کہا دو رکعت نماز کی مہلت دو
لونڈی نے کہا بالاخانہ پر جاکر جہان جی چاہے وضو کرو نماز پڑھو پھر وہان تنہا جاکی وضو کرکے جناب باری
مین گریہ و زاری کی کہ الہی موت قبول ہے پر یہہ دولت و معصیت قبول نہین زار زار روتا تہا اور حسب
ارشاد جناب لا اناسو عرض کرتا ہے ای کریمی ای رحیمی سرمدی ❊ درگذار از بدسگالان بدی ❊ ہم از انجا
کین تردد داد دیم ❊ بی تردد کن مرا ہم از کرم ❊ راہ بر ما ہیچو سبحان کن لطیف ❊ منزل تا خود تو باشی ای شریف
پھر بسم اللہ کہکے اوس بالاخانہ بلند و بالا سے کودا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بازو پکڑکے بکمال لطف آہستہ زمین
پر اوتار دیا ❊

باب اٹھارہوان اولیاء اللہ کی وفات اور کرامتین

حکایت نقل ہے کہ جب حضرت عمر رض نے وفات فرمائی تو در و دیوار اور جنگل و پہاڑ اور شہر و دریا سے زار زار رونے
کے آوازین آتی تہی اوسوقت کے علمای دین اور صلحای اہل یقین نے کہا کہ یہہ آواز اسلام کی ہے کہ آپکے وقت مین بہت
آب و تاب سے تہا اور ہر جگہہ مینارے آفتاب و ماہتاب سا روشن تہا اور تمام عالم اسلام کی روشنی سے آفتاب سے زیادہ
روشن تہا چنانچہ شہرت خلافت حضرت عمر رض کی شہرہ آفاق تہی اب اسلام اوسوقت کی نسبت بہت کم رونق ہے
اسواسطے واویلا کرتا ہے حکایت نقل ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رح بہت کم کلام کرتے تہی اور دنرات دریای
محبت الہی مین ڈوبے رہتے دنیادار نادان ونکو مجنون جانتے اتفاقا و قضاء موسم گرما مین قضا فرمائی شدت تابش
آفتاب سے کوئی تاب لا سکتا تہا کہ جنازہ کے ساتھہ جاوے مگر چند کسان کامل الایمان ہمراہ ہوئے او جنازہ حضرت کا بحکم قدرت
خدا سے جنازہ پر جانور پرون کا سایہ کئے جاتی تہی یہہ حال دیکھکر سب اہل شہر متحیر ہوگئے جلد انکی جنازہ کی ساتھہ ہوگئے پھر
کسی مسجد کی دروازہ پر واسطی نماز کی جنازہ رکہا مؤذن نے اذان دی انگشت نمای فی الکرامت کلمہ اشہد ان
لا الہ الا اللہ پر کفن سے ہاتھہ نکالکر انگشت شہادت بلند کی اور کلمہ شہادت پڑہ کی کلمہ شہادت کی شہادت کی

اور تصدیق کی یہہ ماجرا دیکھکر سب حیران ہوگئے اور کفن کہولکر دیکھنے لگے کہ یہہ تو زندہ ہین کلمہ پڑھتے اور
اونگلی اوٹھائی ہین دیکہا تو مُردہ تہی اور اونگلی ویسے ہی کہڑی تہی پہر بکمال اعزاز و اکرام کفنا دفنا دیا دوسرے
دن اونکی قبر پر بخط جلی لکہا دیکہا اور وہ خط ہرگز کسی خط کی مشابہ نہ تہا کہ ذو النون حبیب اللہ ولی اللہ ہے کہ
ذوق شوق مین جان نثار کی ۔ حکایت نقل ہے امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے جب وقت رحلت
قریب ہوا تو سب عزیز و اقربا دوست آشنا کو الگ کر دیا اور دروازہ بند کرا دیا صبح کو اونکی بی بی آئین
دیکہیں تو بجز بی کفنا ہوئے رو بقبلہ لیٹے ہین کمال متحیر ہوکر علماء وقت کو بلا کر یہہ ماجرا کہا انہون نے کہا کہ وہ
بہت بڑے متقی تہے اور اللہ کے نزدیک متقی پرہیزگار کی بہت بڑی عزت آبرو ہے جیسا کہ سورہ حجرات مین
ارشاد ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی بیشک تم مین بڑا آبرو والا نزدیک اللہ کی وہ ہے جو زیادہ ڈر
رکہتا ہے رحمت الٰہی نے فرشتون سے غسل دلاکے حلہ بہشتی سے کفنا یا کچہہ اچنبے کی بات نہین ہے ہان اگر تمہارا جی
چاہے تو تم بہی پہر غسل دیدو کچہہ مضایقہ نہین ہے بلکہ افضل ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا بعد اوسکی جماعت واسطے نماز کے
آراستہ ہوئے اور امامت کو مسلمہ بن عبد الملک بن مروان کہڑا ہوا یکایک کسی نے اوسکو زمین پر دے مارا بعد اوسکے
الیاس بن حبیب کو کہڑا کیا وہ بہی پانی مین چوٹ کہا کر گر پڑے تب تو سب اہل جماعت یکایک چلا اوٹھے
کہ افسوس امیر المومنین کا جنازہ کیا بدون نماز دفن ہوگا ناگاہ آواز تکبیر امام کی سنی سب نے پہر سب نے نماز پڑہی
مگر امام کو کسی نے نہ دیکہا کہ کون امام تہے اور یہہ آواز کسکی تہی اور ایک عالم پر عالم حیرت تہا علماء نے کہا غالبا حضرت
خضر علیہ السلام تہے بعد تین دن کے ایک رقعہ اونکی قبر پر پایا مضمون اوسکا یہہ تہا کہ بسم اللہ یہہ اللہ حکیم عزیز کیطرف سے واسطے نجات
عمر بن عبد العزیز کے پہر اوسکو خلیفہ وقت کی پاس لیگئے اوسی متحیر ہوکر سب علماء و صلحا کو بلا کر پوچہا کہ یہہ کس چیز پر لکہا ہے
کسیکے خیال مین نہ آیا کہ کیا چیز ہے مگر انس بن مالک نے کہا مین نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
کہ ہماری امت مین ایک شخص اسعونامی کے واسطے رقعہ نجات پتی درخت جنت پر لکہا جائیگا کہ عبد العزیز
ایمان سے گیا ۔ حکایت ۔ نقل ہے کہ ملک شام مین ایک شخص جہاد مین شہید ہوگیا اوسکا باپ ہمیشہ اوسکی غم مین
بدحواس رہتا و اداس رہتا پہر فضل الٰہی نے اوسکو اس غم سے چہڑایا اور ہر شب جمعہ کو اوسکو خواب مین
دکہایا کہ بجز فی باہم ہمکلام ہوتے اور اس خوشی سی ساتون دن رہتا ایک مرتبہ جمعہ کو خواب مین اوسکے پاس نہ آیا

کہ تھوڑی عرصہ میں اندر آنا اور بلانیکا انتظار نکرنا پہر یہہ بزرگ وقت پر گئے دیکہیں تو ایکطرف وہی جوان
بایمان رو بقبلہ لیٹے ہیں بعدہ معلوم ہوا کہ رحلت کر گئے یہہ بہت متحیر ہوئے سمجھے کہ یہہ جوان صالح اولیای
کاملین سے تھے پہر اونکو تجہیز و غسل دیا جب قصد کفنانیکا کیا اونسے انکہیں کہولکر تبسم کیا اونہی کہا سبحان اللہ
مرکے بہی ہنستی مسکراتی ہیں اگر زندہ ہوا و اٹہہ کہڑی ہو ورنہ کیوں ہنسی کرتے ہو پہر اس قسم کی مقال سے
حال بہی خوشحال ہی شعر باہر و پردہ حبیب اوٹہاتی ہیں ۞ عاشق اسطرح جی سے جاتی ہیں ۞ ہ عاشقان
جام فرح آنگہ کشند ۞ کہ بدست خویش خوبان شان کشند ۞ ہ کشتگان خنجر تسلیم را ۞ ہر زمان از غیب
جان دیگر است ۞ کہا ای شیخ اولیاء اللہ کہیں مرتے ہیں بلکہ ایک مکان سے دوسری مکان میں چلے جاتی ہیں
جیسے جناب مولانا وصف انتقال اہل سعدین فرماتی ہیں ع ہیچ نقلی از مکانی تا مکان ۞ پہر انکہیں
بند کرلیں مجکو بہت غم ہوا بعد اوسکی کفنا دفنا دیا حکایت نقل ہے کہ جب ثابت بنانی رحمۃ اللہ اولیاء
کرام سے تہی رحلت فرمائی تو حضرت حمید الطویل اور حضرت مع الصبیح اونکا جنازہ قبر میں اوتارا ناگاہ
دونوں صاحبوں کے ہاتہہ سی جنازہ غائب ہو گیا پہر سب متحیر ہو گئی اور ہر ایک پر سکتی کی حالت طاری تہی اور
کوئی کچہہ کہہ نہ سکتا تہا ایک دوسرے کا منہ تکتا تہا گویا ہر ایک یہاں اشارہ سا تہا اس مصرعہ کے گویا تہا ۞
ع سکتے کی سی حالت ہے کچہہ کہہ نہیں سکتا ہوں ۞ پہر مصلحت وقت جانکر قبر کو بدستور درست کر دیا
اور کچہہ چرچا نکیا مگر حضرت حمید الطویل نے حضرت سلیمان بن علی رحمۃ اللہ کو راز دار جانکر یہہ راز کہا اونہوں نے
بہی بہت تعجب کیا چنانچہ رات کو مع چند خادموں کے جاکر قبر کہولی تو خالی پائی پہر بدستور درست ارشاد کر دی
اور صبح کو ثابت بنانی رحمۃ اللہ کے گہر آئی اونکی لڑکی ملی اونسی پوچہا کہ زندگی میں تمہاری باپ کیا کیا کرتی تہی بولی کہا میں نی
اونکو قبر میں نہیں پایا اور زیادہ متعجب ہوا اور کہا سبحان اللہ ع این جا نہ تمام آفتاب است ۞ کہا وہ دعا کی
سے رات دن زار زار رو کے گڑگڑاتی تہی کہ خداوندا میرا جی یہی چاہتا ہے کہ ایک لحظہ تیری دولت حضوری
سے دور نہوں اور ہر دم حاضر حضور رہوں اور جبتک جیوں تو ایسی ہی جیوں اور مروں تو ایسی ہی مروں چنانچہ
حسب ایسا دجناب مولانا تازہ دم تہی ہ عمر و سرگر این ہر دو با حق خوش بود ۞ بی خدا آب حیات آتش
بود ۞ ہر کجا تو با منی من خوش دلم ۞ ور بود در قعر چاہی منزلم ۞ خوشتر از ہر دو جہان آنجا بود ۞ کہ مرا با تو

سرو سودا بود عمر خوش در قرب جانان پرورد نست عمر زاغ از پہر سرگین خوردن گشت پہر حضور جنہا احکام
ظہور بہرا ہین جرعان گو این آب شور با پہر حضرت حسن بصری رح نے یہہ معاملہ سنکر فرمایا کہ فی الحقیقت تابی
بہ دولت ایمانی قرب حقانی مین ہر دم حاضر حضور ہین چنانچہ مینے اونکو خواب مین نماز پڑہتے دیکہا حکایت
نقل ہے کہ ایک اولیاء اللہ نے رحلت فرمائی بخوبی غسل دیکر نماز اونکی جنازہ کی پڑہی جب قبر مین رکہا دیکہا تو تمام
قبر پہولوں سے پہول رہی ہے اور خوشبو سے مہکتی ہے ہر ایک متحیر ہو کر ایک ایک ڈالی وہان سے لا کے اپنی اپنے
گہر لگائی قدرت خدا کے قریب تین مہینے کے وہ ڈالیان بخوبی تر و تازہ رہین پہر تمام شہر مین شہرہ ہوا اور ایک
عالم اس قدرتی تماشے کا تماشائی ہوا حاکم وقت نے اس ماجرے سے مطلع ہو کر بخیال فتنہ و فساد کے سب جگہہ سے
وہ ڈالیان طلب کین قدرت الہی سے سب جگہہ سے گم ہوگئین حکایت نقل ہے ایک رسالہ عباد ان کے
رہنے والے سے کہ ایک بار ایام شدت گرمی مین ایک نوجوان کامل الایمان نے رحلت کی شدت گرمی سے
سامان کفن دفن کا اوس وقت بخوبی نہو سکا ٹہنڈے وقت پر موقوف رکہا اتفاقاً میری آنکہہ لگ گئی دیکہتا
ہون کہ جنگل مین ایک مکان نہر خیمہ جواہر کا چمکتا ہے اور صدہا حورین بکمال خوبی و آراستگی آراستہ و حمیلہ جلوہ
آرا ہین اور خیمے سے سر نکالکر کہتی ہین کہ ای فلانے اس جوان صاحب ایمان کے کفن دفن مین کیون دیر کی ہم
سب جانسے اسکی منتظر ہین جلد جاکے اسکو کفنا دفنا دو پہر آنکہہ کہلگئی جلدی سے ہی جاکر بخوبی کفنا کر وہان
خیمہ دیکہا تہا وہین دفنا دیا حکایت نقل ہے داؤد طائی رح کو کچہہ میراث حلال بقدر بیس دینار ہاتہ آئی
اسمین سے سال بہر تک ایک دینار اپنی ضروریات مین صرف کرتے اتفاقاً سب خرچ ہوگئی صرف ایک دینار باقی
رہا حجام کو بلا کر حجامت بنوانا اور خود ذکر اللہ مین مشغول ہونا شروع کیا حجام نے کہا اول جناب حجامت
سے فارغ ہولیجئے پہر بخوبی ذکر اللہ مین مشغول ہوجئے مبادا کہین استرا لگجاوے فرمایا سبحان اللہ ہر دم ہماری
غفلت مین گذری ہے سو دم ضایع جاتی ہین اس حال مین یاد الہی سے کیونکر خاموش ہون پس بعد
فارغ ہونے کے از حجامت کے وہ دینار حجام کے حوالے کیا اور نماز پڑہنا شروع کیا اور سجدہ مین جان
بجانان سپارکی

باب دسوان خواب مین نظر آنی اہل اللہ کی حکایت

نقل ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن عبد العزیز رح نے خواب مین دولت زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

سے آگے خاک کر دی اور سب باز و سامان دل و جان مین آگ لگا دی اوسکی بدلی ہمنے تمکو یہہ دولت عطا
کی کہ خوب کہاؤ اور چین اڑاؤ اور جو جی چاہے سو او چاہا ہوا ور مانگو اور ہم اپنی طرف سے وہ نعمت عطا کرینگے
جو کبہی تمہارے وہم و خیال مین نہین گذری پہر اوطرف جا کر دیکہا تو عجب تماشا تدرے چند اکا دیکہا کہ ایک
شخص بے عالیشان نہایت معظم و مکرم محبت خدا مین بیخود ہین اور ذوق شوق دیدار پروردگار مین دریاے
ابل رہی ہین اور نگاہکی باندہی ہزار ہزار مین مینے حیرت مین آکر پوچہا یہہ کون ہین کہا کہ یہہ معروف کرخی
ہین کہ وقت بیداری ہوشیاری آتی ہین اور انتظار مین مدہوش رہتی ہین حکایت نقل ہے کہ کسی بزرگ
نے حضرت یحیی بن اکثم کو خواب مین دیکہا پوچہا کہ جناب باری مین تمہارا کیا معاملہ ہوا کہا اوسکی عنایت
او رغایت شفقت کیجیے جان و زبان سے ادا کرون کہ تعجب ہے ارشاد ہوا کہ اے یحیی دنیا مین کیا کیا اور
ہمارے واسطے کیا لایا مینے عرض کیا کہ اے تیرا مالک مین حسب الحکم فخر بنی آدم کہ الدنیا سجن المومن وجنۃ
الکافر قیدخانہ دنیا سے موافق ارشاد تیرے کہ فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون ہزار
خواری و زاری چہوٹکر سرکار د الامین آیا ہون و قیدی جب قیدخانہ سے چہوٹتا ہے تو صدر سوال
ہو جاتا ہین وہ مستحق لیتے کے ہی لایق دیتے کے چنانچہ ہر ایک وسکی حال پر رحم کرتا ہے اور حسب لیاقت اپنی اوسکے
ساتہہ عنایت کرتا ہے چنانچہ اب مین قید دنیا سے ہزار خواری و زاری چہوٹکر آپکی در دولت پر بڑی آس
کرکے آیا ہون دیکہون دریا رحمت سے کیا عنایت ہوتا ہے کہ بہت شہرت بندہ نوازی اور کارسازی کی سنی
اور دیکہی ہے کہ تو نے بے حد و شمار گنہگار آفت گناہ سے چہڑائی ہین در عالی درجہ کو پہنچائی تیری لطف و کرم
سے کیا عجب ہے کہ اس غلام کو بہی اپنی مراد کو پہنچا دی اور آفات قبر او حشر سے بچا کر فرمایا اے یحیی تو سچ
کہا کہ مجہہ سے زیادہ بندہ کی حق مین کون شفیق او مہربان ہے جا خوش ہوا اور خوشی کی ہو کہ تجکو بہی
جنت عطا کی اور تیری مغفرت فرمائی حکایت نقل ہے بشار بن غالب سے کہ بعد وفات رابعہ بصری کی
کے ہمیشہ اوکی واسطے دعا و درود کا ثواب بخشا کرتا تہا ایکبار رابعہ کو خواب مین دیکہا کہا اے بشار خدا تجکو
نجات کی بشارت دے او رخوش رکہے مین تجہہ بہت خوش ہون کہ تو ہمیشہ مجکو دعا و درود وغیرہ کا ثواب
پہنچاتا ہے اور خوش کرتا ہے پس جب کوئی مردہ کو ثواب کسی چیز کا بخشتا ہے اول اللہ تعالی وسکو قبول فرماکے

فرشتے اونکو فرماتا ہے کہ بطور تحفہ کی نوری خوان مین نوری کپڑی سی ڈھانک کر اوس مردے کی قبر پر کمال
اعزاز سی پہنچاؤ پس فورا فرشتی پہنچاتی ہین اور کہتی ہین کہ ای فلانے بیٹے فلانیکی تحفہ تجکو فلانی نے
پہنچایا ہے پھر وہ مردہ بہت خوش ہوکر کمال خوشی سی اوسکو لیتا ہی اور اوسکی سبب سے مردے گنہگار عذاب سے نجات
پاتے ہین اور نیکوکارون کے درجے بلند ہو جاتے ہیں پس مین بہت مسرور ہوا اور روز معمولی جاری کیا حکایت ۵۵
نقل ہے ایک بار رسامی کہ ایک مرتبہ کشتی مین سوار تھا قدرت خدا کشتی تھپیڑے ڈوب گئی فضل الہی سی سب بچگئے
مگر ایک نوجوان بار بار پانی ڈوب گیا سبکو اوسکا بہت غم والم ہوا ناگاہ مینی اوسکو خواب مین دیکھا پوچھا کہ کیا حال
گذرا بولا شفقت جناب باری کس طرح جان سے بیان کرون کہ ڈوبتی ہی مجھے دریای رحمت مین ڈبو دیا اور مقام
عالی مقام مین پہنچا دیا مینی کہا کس مقام کا نام ہی بولا وہ ایک بڑا مکان عالیشان ہے کہ سوای شہیدان
دریا مین ڈوبے ہونگی وہ کسی اور کو نہین ملتا حکایت ۵۶ نقل ہے موسیٰ بن علیسی سی کہ ایک مرتبہ خراسان
مین کھیر پاس ایک شخص سبز رنگ آئے اور کہا کہ تم شداد موذن کو بھی جانتی ہو مینی کہا تمہاری اونسی کیا غرض ہے
بولے کہ اتفاقا مینی خواب مین جنت دیکھی ناگاہ وہان آذان کی آواز سنی مینی حیرت مین آکر پوچھا کہ یہ آذان کی
آواز کہان سی آتی کہا کہ یہ آواز دلنواز شداد موذن کی ہی کہ جب دنیا مین آذان دیتا ہی جنت مین اوسکی
آذان کی آواز آتی ہی حکایت ۵۷ نقل ہے حضرت ابراہیم ادہم کی کہ ایک مرتبہ مینی بشر حافی کو خواب مین دیکھا
کر ایک آستین مین کچھ بہرا ہے مینی کہا کہ دربار جناب باری مین کیا معاملہ گذرا اور آستین مین کیا بہرا ہے کہا جو کچھ
اوس خداوند نے اس فقیر پر انعام واکرام فرمایا کیونکر بیان کرون کہ بیحد و بیشمار ہین اور آستین مین جو زر و جواہر
ہے کہ جو بعد انتقال احمد بن حنبل رح کی روح پر نثار ہوی ہین مینی کہا کہ حضرت احمد بن عبد اللہ اور حضرت یحیی بن زہیر
کا حال کہو کس حال مین ہین کہا ابھی اونسی ملاقات ہوئی تھی فضل الہی سے عرش معلی کی نیچی مقام پایا ہے سبحان اللہ
کیا اونچا پایہ پایا کہ ہر ساعت ہر لحظہ دیدار جناب باری بہت بشاش و بشاش ہین اور نہایت خوش و خرم ہین
اور مضمون اس شعر حضرت حافظ کے تازہ دم ہین ۔ گشتہ ام در جہان آخر کار ۔ دلبری برگزیدہ ام کہ مپرس
ہمچو حافظ غریب از رہ عشق ۔ بمقامی رسیدہ ام کہ مپرس ۔ خاطرم وقتی ہوس کردی کہ بینم چیزہا ۔ تا ندیدم
نگرم جز بدیدار شہ ہوش حکایت ۵۸ نقل ہے کہ ملک شام مین ایک شخص جہاد مین شہید ہوگیا تھا بعد مدت کے

علی المرافقی رہی کہا کہ مقام افسوس ہے کہ میں تا ہنوز اپنے دوست کی قبر پر فاتحہ کو بھی نہیں گیا پہر اوسیوقت گیا
اور فاتحہ پڑہکر جنگل کی فضا اور ہوا اچہی معلوم ہوئی ذرا آنکہہ لگ گئی اتفاقًا اوس دوست کو خواب میں دیکہا کہ
عذاب میں گرفتار ہی اور چار و نطرف سے اوسپر مار دہاڑ ہو رہی ہے بہت متحیر ہو کر پوچہا کہ تیرا کیا حال ہے بولا کیا
کہوں زندگی سی ایسی ہے وبال میں مبتلا ہوں مگر فضل جناب باری کا ہر دم امیدوار ہوں پس مجہکو اوسکا یہہ
حال دیکہکر کمال عبرت ہوئی اور نہایت وحشت جی پر چہا گئی کہ جب ایسے اہل ہیں جان دینے والوں کا یہہ حال ہی تو ہمارا
اعلم میرا کیا حال ہوگا پہر آنکہہ کہل گئی تو آپکو بہت سے دامن ربحواس پایا آخر کار گرتا پڑتا بہزار خرابی گہر تک آیا
تیسرے دن پہر اوسکو خواب میں دیکہا از بس خوش وخرم پایا کہ سر حلہ بہشتی و تاج نوری سے بحال زرق برق
آراستہ ہے میں متعجب ہو کر پوچہا کہ یہہ کیا معاملہ ہے پہلے تجکو سخت عذاب میں مبتلا دیکہا اور اب بحال آراستہ پاتا
پایا بولا کل ایک قافلہ اسطرف سی گذر کو جاتا تہا اوسمین سے کوئی الحمد کو قل پڑہکر اہل قبور کو بخشتا تہا پہر ایک ایک
نے اپنی اپنی حصی کا ثواب پایا مجکو اسنے اپنی فضل و کرم سے اوسکی بدلی یہہ رحمت عنایت فرمایا اور سب عذاب قبر اور حشر
سے بچایا

باب بیسوان حکایات متفرقات میں

حکایت روایت ہے حضرت عقیل برادر
حقیقی حضرت علی رض سی کہ ایک مرتبہ سفر میں ہمراہ رکاب فاضت انتساب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے
مشرف تہا تین معجزے عجیب و غریب دیکہے اول یہہ کہ ایک مرتبہ جنگل میں آپکو حاجت رفع حاجت کی ہوئی
اور وہ دشت کف دست چٹیل میدان تہا کہیں درخت و دیوار کا نام و نشان نہ تہا ناگاہ دو درخت ایک
پہاڑ پر نظر آئے حضرت نے مجکو ارشاد فرمایا کہ جلد جاکے ان دونوں درختوں کو ساتہہ لے آ میں سنتے ہی جاتی
ہی وہ دونوں درخت سبز بخت فورًا حاضر حضور پر نور ہوا اوس [illegible] ہوئے آنحضرت نے اونکی
آڑ میں رفع حاجت فرمائی پہر وہ دونوں درخت حسب الحکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی مقام
چلے گئے دوسرے یہہ کہ آگے چلکر ایک مقام پر جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہوئے دیکہا تو
بڑا مجمع ہے اور ایک اونٹ بلبلاتا چلا آتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہکر زار زار روکر عرض کرنے لگا
کہ یا رسول اللہ مجکو انکی ہاتہ سی چہڑا لیجئے اور انکو آخرت کی مار سے بچائیے کہ مجکو ناحق مارتی ہیں اور خود فرمانبر
جناب باری سے چہڑاتی ہیں آنحضرت نے اوس قوم سے فرمایا کہ کیوں تم نے اس بی زبان کو مارتی ہو اور قیامت کے دن

پورے کریگا تب تو میں بہت خوش ہوا اور جھجک اور ڈر سب جاتا رہا پھر میں نے پوچھا کہ اولیاء اللہ کا حال تو آپکو خوب
مفصل معلوم ہوگا کہا کہ ہاں حقیقت حال یہہ ہے کہ جب آفتاب جہانتاب وجود باجود سراپا سود جناب رسالتمآب
اس دار ناپائدار سے غروب ہوا اور تمام جہان بچشم جہانیان تنگ و تاریک ہوگیا زمین نے بکمال نالہ وزاری
جناب باری میں عرض کیا کہ خداوندا تو نے اپنے حبیب جان جہان کو اوٹھا لیا گویا جی جانکو نکال لیا اور مجھکو طوفان
غم والم میں ڈبا دیا اور اونکی رونق سے مجھکو بے رونق کر دیا اب قیامت تک کوئی نبی نہوگا کہ جسکے سہارے
سے اپنے دل شکستہ کی تسکین کروں اور اس مچلے جی کو سمجھاؤں حکم حاکم حقیقی آیا کہ ای زمین تو گھبرا اور واویلا
نہ مچا کہ تجھکو روشن ضمیر اولیاء امت محمدیہ سے آفتاب سا چمکا دونگا اور آسمان سے زیادہ رونق بخشدونگا اونکی
دل انبیا روشن لوگوں سے روشن ہونگی اور سب کارخانہ تیری اونکی واسطے سے تو قائم رہینگی چنانچہ جناب باری
نے وعدہ وفا کیا کہ ہر زمانہ میں سو اولیاء اللہ کے واسطے سے یہہ سب کارخانہ اور آخرت کی جاری فرمائی اور اونکو اہل خدمت
مقرر کیا اور وہ اولیاء اللہ کہلاتے ہیں اور بہتر اور ہیں وہ نجبا اور ابدال کہلاتی ہیں اور چالیس اور ہیں
وہ اوتاد کرکے مشہور ہیں اور دس ہیں بلقب ابدال ملقب ہیں اور سات سے عرفا نامزد ہیں اور تین مختار ہوں
کہلاتے ہیں اور ایک جو سب کے سردار ہیں وہ غوث کہلاتے ہیں پس جب قضا سے غوث کا انتقال ہوتا ہے تو اونکی مقام پر ایک
صاحب اون تین میں سے قائم ہوتی ہیں اور ایک صاحب سات میں سے بجای اونکی اور دس میں سے ایک صاحب مقام
اونکی اور چالیس میں سے ایک صاحب بعوض اونکی مقرر و قائم ہوتے ہیں اور اسی طور یہہ سلسلہ درجہ بدرجہ تا قیامت
جاری رہیگا اور بعضے اونمیں مثل غوث رشوندلی ہیں بحکم محکم قبر میں آدم علیہ السلام کا انبیا بنی اسرائیل ہم
پہلو انبیا علیہ السلام اولی العزم کے ہیں اور حقیقت میں سب انبیا ایک ہی ہوتے ہیں مگر لحاظ بعضے احکام
میں تنہا وحدت ہوتا ہے تا فی الجملہ ہر ایک کے دین و مذہب میں فرق پیدا ہوتا ہے اور دوسرا نبی کہ آپکی وجہ موجب ہو پیدا
ہو جاتی اور ان مراتب کو رہ اولیاء اللہ کے اصلا ایک دوسرے کو ایک دوسرے کی حقیقت سے کچھ اگاہ نہیں ہے ورنہ
جو اعلی درجہ والا ہے اونی درجہ والیکی درجہ و مرتبہ سے مطلع ہو تو کہے کہ یہہ فرقہ ضال خدا کی خدائی سے آگاہ و خبردار
نہیں قابل سزا ہی علی ہذا القیاس ہر فرقہ کو اسی قیاس پر قیاس کر لینا چاہیے یہہ بات سنکر مجھکو بہت اچنبا ہوا فرمایا کہ
کیسا بیان میرا اور موسی علیہ السلام کا قصہ تو نے نہیں پڑہا جو سنکر تعجب کرتا ہے پہر تو بولا کہ مقام قیام اونکا کہاں ہے فرمایا کہ

مقرر نہیں ہر دم اپنی اپنی خدمت مقرر ہیں ہمدم اور سرگرم رہتی ہیں مجکو جنگل کے خدمت ہی کہ بھولے چوکے
کو راہ بتاتا ہوں اور آفت زدہ کو نجات دیتا ہوں اور عورت کو جننے کے دکھ درد سے چھڑاتا ہوں اور الیاس کو دریا
کے خدمت ہے کشتی آدمی جانور ڈوبتی کو بچاتے ہیں میں نے کہا مجکو پھر بھی دونوں صاحبوں کی زیارت نصیب ہوگی کہا
کہاں وقت حج اور رحلت اولیاء اللہ میں کہ ہم دونوں شامل ہوتے ہیں اور ایک کاغذ جیب سے نکالا کہ تمام اولیاء اللہ
کا نام لکھا تہا پہر دونوں صاحب چلے میں نے کہا میں بہی چلوں بولے تم ہماری ساتھ چل نہ سکوگی پہر حضرت خضر نے
فرمایا کہ میں صبح کی نماز مکہ معظمہ میں رکن شامی پر ادا کرکے بعد نماز اشراق پھر اپنی خدمت پہ جاتا ہوں پہر نماز ظہر
مدینہ منورہ میں گذارتا ہوں اور روضہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود دعا پڑھکے پہر خدمت مقررہ
پر جاتا ہوں اور نماز عصر بیت المقدس میں پڑہتا ہوں بعدہ خدمت معمولی پر سرگرم ہوتا ہوں اور نماز مغرب
طور سینا پر ہمراہ اولیاء اللہ کے ادا کرتا ہوں پہر اپنی خدمت پر مستعد ہوتا ہوں اور نماز عشا سد یاجوج ماجوج پر پڑہتا
ہوں پہر صبح کے نماز مکہ معظمہ میں جاکے پڑہتا ہوں اسیطرح تاقیام قیامت حکم حاکم حقیقی میں سرگرم رہونگا

حکایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ کوئی شخص اپنی لڑکیکو حضرت عمر کی خدمت میں لایا اور عرض کیا کہ یا امیر المومنین
اسکو نصیحت فرمایئے کہ ہرگز میری تابعداری نہیں کرتا بلکہ ہر بات میں مخالفت کرتا ہی آپ نے لڑکیکو جہڑک کے
ارشاد کیا کہ باپ کی تابعداری میں کیوں عذر اور نافرمانی کرتا ہی اس نے عرض کیا کہ یا حضرت سب حقوق باپ کے
بیٹے کی بہی ہیں حق باپ پر ہیں اول یہہ کہ اوسکی ماں لونڈی باندی نہو تاکہ اوسکو بیٹے ہمچشموں میں ذلت نہو دوسرا
یہہ کہ علم دین تعلیم کرے تیسرا نام اچہا رکہے عرض کیا کہ یا حضرت ان تینوں باتوں میں سی میرے باپ نے ایک بہی
ادا نہیں کیے موجود ہیں دریافت فرمایئے کہ میری ماں دو درہم کو خرید کی ہے اور علم دین سی ایک حرف بہی مجکو تعلیم
نہیں کیا اور نام میرا جعل رکہا ہے تب حضرت امیر المومنین اوس شخص پر بہت ناخوش ہوئے اور فرمایا یہہ اسی جا
[illegible] تیری طرف سی ہوئی پہر اس لڑکیکی طرف [illegible] نقل ہے ابو الحسن کاتب [illegible] کتاب
مناقب میں لکہا ہی کہ ایک شخص جہاز پر سوار تہا ناگاہ قدرت خدا سی ایسی ہوا چلی کہ دریا میں طوفان آگیا اور جہاز
ٹکڑی ٹکڑی ہوکے تباہ ہوگیا سب آدمی ڈوب گئے مگر یہ شخص فضل الہی سے بچ گیا اور ایک تختی پر بیٹہ گیا زندگی کی
ناامید ہو چکا تہا کہ اتفاقاً قدرت خدا سی وہ تختہ بہتا بہتا کسی ٹاپو میں جا لگا یہہ جہٹ اوتر گیا اور شکر خدا تعالی کا

بجان بجا لایا آگے جاکے دیکھی تو ایک مکان مین کوئی آدمی بیٹھا ہے اس سے سلام علیک ہوئی اوسنے کہا
تو کون ہے کہانسی آیا ہی سب گذشتہ لوگون کی بولا کس امت سے ہے کہا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہون پھر مینی پوچھا تم کون ہو کہا مین امت موسیٰ علیہ السلام سے ہون اور ہم دو بہائی تہی رات دن عبادت
الہی مین مشغول رہتے تہی اتفاقاً قضاء الہی سے وہ قضا کر گیا مین تنہا رہ گیا تیرا جی چاہے تو مجکو بہی
یہان رہو کہ ہم تم باقی عمر عبادت الہی مین بسر کرین مینی کہا بہت بہتر ہے چنانچہ مدت تک مین یہان
رہا ایکمرتبہ تفرج کو جنگل مین پہرتا تہا ناگاہ ایک چشمہ نظر آیا اوسکی کنارے کنارے چلا گیا اتفاقاً ایک مقام
پر پہنچا کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص کنارے پر زنجیرون سے جکڑا ہوا ہوا مین معلق ہی اور شدت پیاس
سے واویلا کرتا ہے مجھے دیکھکے کہنے لگا کہ مجھے ذرا پانی پلا جب مین اوسکی منہ کی پاس پانی لیگیا زنجیر
اوپر کو کہنچ گئین تین مرتبہ یہی معاملہ گذرا پھر مینی یہہ ماجرا دیکھکر کہا تو کون ہے بولا کہ مین قابیل ہون ہابیل
ہابیل کو ناحق قتل کیا تہا اوسکی بدلے اس عذاب مین گرفتار ہون اور روز حشر تک گرفتار رہونگا اور جو کوئی
کسیکو ناحق قتل کریگا اوسکا عذاب میری ہی اعمالنامہ مین لکہا جاتا ہی پہر مین ڈرکر الٹا آیا اور یہہ
قصہ اوس عابد سے کہا بعد عرصہ دراز کی ناگاہ خیال گہر کا آگیا مجکو زار زار رونا آگیا اوس عابد نے کہا آج تیری
طبیعت کیون اوداس ہے کہا اولاد کے خیال نے مجکو پریشان حال کیا ہی کہا کہ ہان بولا گہر تیرا کونسی شہر کی
بیچ ہے کہا بصرے مین پہر بادلونکو بلاکر پوچھا تمکو کہان تک جانیکا حکم ہے کہا فلانی شہر تک پہر دوسری بادلونکو بلایا
اونسے بہی پوچہا اونہون نے کہا ہمکو بصرے تک جانیکا حکم ہے پہر اونکو اشارہ کیا وہ مجکو مع اسباب اوٹھا لیگیا اور ایک
محلہ مین بصرے مکانکی چہت پر کہڑا کر گئے (حکایت) نقل ہے جب حجاج بن یوسف ملک پر تسلط پایا اور دنیا
ابہی پہلکار اگیا اور ناحق خون کرنیکا مزا پایا تو درپے قتل حضرت سعید بن جبیر کے ہوا اور اونکو تلاش کرایا
کہین پتا نپایا ناگاہ ایک مخبر نے اطلاع دی کہ پتا پایا کہ فلانی پہاڑ پر نصرانی عابد کی عبادت خانی کی پاس مین
اوس ظالم جابر نے پنیل پیادے دوڑا کے جلد پکڑلاو جب پیادے پہونچی اوس عابد سے پوچہا اوسنے کہا وہ عبادت
کرتی مین پہر سب پیادے اونکی پاس جا کہڑی ہوی جب نماز سے فارغ ہو کہا کہ حاکم وقت نے تمکو بلایا ہے فرمایا
ہمسے کیا کام ہے بولے واللہ اعلم ہمکو کیا معلوم ناگاہ شام ہوگئی نصرانی عابد نے باواز بلند کہا کہ تم سب میری

پاس آجاو ورنہ رات کو شیر سب کو کہا جائینگی پہر پیادی چلا گیسی صاحب کیطرف چلی اور چند
آپ نہ گئی کہ خلاف مذہب کے مکان مین میرا گذر نہوگا پیادون نی کہا ہمکو ڈر ہی کہین پہاڑ کی بچائی یا
کہین شیر نہ کہا جاوی تو ہم امیر کو کیا جواب دینگی فرمایا یہہ سب خیال محال اپنی جی سی دور کرو پہر وہ شب عبادتخانہ
کے چہت پر چڑہ گئے اور وہ النی نگہبانی کرتی رہی جب بہت رات گئی سعید عبادت الہی مین مشغول ہوے
اور شیر گرد اونکی حفاظت کرنی لگی جب عبادت سے فارغ ہوئی اور صبح ہوگئی آپنے فرمایا ای شیر اگر کچہہ کہنا ہی تو
کہہ ورنہ چلا جا کیونکہ عبادت مین ناحق خلل ڈال پہر وہ شیر عاجزی کرتا دم ہلاتا چلا گیا آپنے نماز صبح کی ادا
کی یہہ سب حال دیکہکے وہ سب پیادی آگی اونکی قدمون پر گر پڑی اور بہت معذرت کرنی لگی کہ وای ہماری اسلام
کی ایسی کامل الاسلام کو ناحق قتل کرانیکو لیے جاتی ہین پہر سب نے کہا ہم سب آپکی مرضی کی تابع ہین اگر آپ اس
بلاسی بچ جائین اور ہم سب مارے جائین بلا سے فرمایا تمہاری عنایت ہے مگر مجکو اپنی بدلی کسیکو ایذا دینی منظور نہین
جان جانیکا کیا ذکر ہے اگر مقدر مین موت اسکی ہاتہہ سی لکہی ہے تو کچہہ عذر نہین آخر ایکروز مرنا ہی ہے
کیونکر بہاگونگا پہر آپ انکی ساتہہ گئی جب قریب شہر پہونچی فرمایا کہ مجکو وقت اپنا اخیر معلوم ہوتا ہی آجکی رات
مہلت دیتو کچہہ سامان سفر آخرت کر لون اور اپنی خاوند حقیقی کی دل کہولکی بندگی ادا کرون شاید عذاب قبر و حشر اور
آفت قیامت سے نجات پاؤن پہر سب زار زار رونے لگے اور اپنی نفس پر ہزارون نفرین کرتے اور کمال ایمانداری
حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ کو ہزارون آفرین کہتی تہی پہر آپ غسل کرکے کپڑی بدل کے خوشبو لگاکے جی جان سے
تمام شب عبادت الہی مین مصروف رہے بعد صبح کے اون مظلوم کو اوس ظالم کی آگی لیگئی اور حجاج نے اوس ظالم سے
کہا کہ ہمنے ایسی عجیب و غریب کرامتین دیکہین کہ کبہی نہ دیکہین سنین بولا جاؤ تم اپنا کام کرو بہت مصاحبت کرم
تکرو پہر سعید کو اپنی آگی بلایا اور نہایت نالایقی سی پیش آیا کہ بیٹہہ ظالم اون مظلوم سی عداوت قلبی کہتا تہا باعث اپنی
بیدینی اور اونکی کمال دینداری اور حق آگہی سے پہر بیہودہ بکتا تہا اور بات ناصواب کے جواب با صواب سے دل کباب
کرتا تہا غرض ان علیہ الرحمہ نہا کر کوئی الزام رکہی کہ اونکو قتل کرون ورنہ بلا سبب قتل کے قتل کرنی مین بہا واویلا
ہوجاتا کہ یہہ صاحب بہت ... کرامت ہین اور ایک ظالم اونکا معتقد ہی تب وہ سنگدلی ناتراشی یہہ
مضمون ... اور اون ... آگے ناحق اوس نامعقول نی مقتول کرنیکا قصد کیا اور سوال فضول کری

... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا اعتقاد رکھتی ہو فرمایا وہ نبی برحق اور ہادی
مطلق ہیں پھر بولا حضرت صدیق اکبرؓ کے حق میں کیا کہتے ہو کہا وہ یار غار اور خلیفہ اول ہیں پھر حضرت عمرؓ
کو پوچھا کہا وہ ناصر دین و حامی اہل یقین ہیں پھر حضرت عثمانؓ کو پوچھا کہا وہ پاک کرانیوالے گنہگاروں کے
اور حامی دینداروں کے ہیں پھر بولا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حق میں کیا کہتے ہو کہا وہ دروازہ علم اور حلم
اور داماد حضرت رسول خدا و زوج بتول ہیں پھر امیر معاویہؓ کو پوچھا کہا وہ صحابی اور کاتب وحی ہیں تب تو حسب
مقولہ مقبولہ [illegible] حسود بکہ یکے جو خیانت ندیدہ بکار ریش شیار جو گندم طپیدہ یکبارگی شعلہ سا بھڑک
کر آتش غضب سے جل گیا کہا ای سعید تمکو خرابی ہو آپ نے کہا کہ ہاں جو نا فرمان جناب باری ہو بلاشک اوسکی
دارین میں خواری ہو بولا تمہیں کیسی قتل کروں فرمایا جسطرح اپنی خواری حشر میں منظور ہو بولا بخشش
چاہتے ہو فرمایا بخشش خاص خاص خدا سے ہے پھر حکم دیا کہ باہر لیجا کے قتل کرو آپ ہنسی بلایا اور کہا یہہ وقت رونیکا
ہے یا ہنسنے کا تو کہ مجکو حیرت ہے کہ دہر تیرا اتنا [illegible] گذرا اور پھر حلم خدا حد سے گذرا جو سزا تجھسے ظالم نا
کے روز جزا پر ہے پھر تو غصہ کے آگ میں جلکر خاک ہو گیا اور اپنی آگے قتل کا حکم دیا وہ قبلہ عالم رو بقبلہ لٹے
اور یہہ آیۂ کریمہ ساتوین پارہ سورہ انعام کی انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا
من المشرکین پڑہی تہی یہہ حال دیکہکے اور بہی آگ ہو گیا بولا قبلہ رو نہ لٹاو تب آپنے یہہ آیۂ کریمہ پارہ
الم سورہ بقرہ کے وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ پڑہی پہر اوس [illegible] بخت نے کہا کہ اوندہا
لٹاو آپنے یہہ آیۂ کریمہ سولہوین پارہ طہ کی منہا خلقنکم وفیہا نعیدکم ومنہا نخرجکم تارۃ اخری آپکے
زبان پر تہی اور تلوار گردن پر پہر شہید ہو گئے حکایت نقل ہے کہ ایکبار کسی بادشاہ کافر نے اپنا وکیل بغداد
میں بہیجا اور تین باتیں اوسکو تعلیم کر دین کہ جو کوئی اسکا جواب دے اپنی دین پر رہے ورنہ ہمارا دین قبول
کری اول یہہ کہ خدا کیا کرتا ہی دوسرا یہہ کہ کیا کہاتا پیتا ہے تیسرے یہہ کہ وہ کیا چیز ہے اور منہ اوسکا
کس طرف ہے پہر اوس نے سب لوگونکو جمع کر کے یہہ تین باتین بآواز بلند کہین اتفاقا کسی سے اوس حاکم ظالم کے ڈر سے
اوسوقت جواب نہ آیا چالیس دن کی مہلت لی اس عرصہ میں جواب دینگے ورنہ تمہارا دین قبول کر لینگے قدرت خدا
سے ایام وعدہ تمام ہو گئے وہ وکیل شاہی میدان میں ایک منبر بچھا کے بیٹھا اور سب شہر والونکو جمع کیا

اگر جواب دے وو ورنہ اپنا دین چھوڑو اتفاقاً بمقتضای عالم بشریت ایسی ہیبت حکومت سب پر چہا گئی کہ سب
لاجواب ہوگئے اور زار زار رونے لگے قدرت خدا سے اتفاقاً امام ابو حنیفہ بہی اوس مجمع میں تہے اور پندرہ برس کے
عمر تہی حاضرین سے اجازت لا کے بیتاب ہوکر اوسکی پاس جا کے کہنے لگے کہ تم منبر پر ہو اور ہم منبر کے نیچے
جواب دینگے کہ جواب دینے والی کا درجہ پوچھنے والی سے زیادہ ہے پس وہ سنتی ہی یہہ کلام حق ہیبت حق سے
ڈرکر فوراً اوتر کھڑا ہوا آپ نے منبر پر بیٹھکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ یہی کرتا ہی کہ تجہے اوتار دیا مجہکو چڑہا دیا تجہی ذلت
دی مجہی عزت دی حسب حکم اپنی تعز من تشاء وتذل من تشاء الخ ایسی ہی کسیکو عزت دیتا ہی کسیکو ذلیل
کرتا کسیکو جلاتا مارتا ہے کہ اوسکی یہی شان یان شان جلیلہ ہے حسب حکم فرقان اجب لا ذعان سورہ رحمان کل
یوم ہو فی شان دوسری یہہ کہ وہ ذات پاک کہانی پینی سے پاک ہے کسی چیز کی حاجت نہیں رکہتا اور وہ سبکی
حاجت روا کرتا ہی تیسری یہہ کہ شمع جو شب کو روشن ہوتی ہی اوسکا منہ بتاو کہ کسطرف کو ہی تب ہم اوس
شمع شبستان دارین روشن کرنیوالیکا منہ بتا دینگی کہ اسطرف ہے تب وہ کافر کافور ہوگیا اور سب مسلمانونکے دل نور
سے معمور ہوگیا حکایت ۲۷ نقل ہے داود طائی شاگرد امام اعظم کی کہ جب وہ علم عرفانی اور نعمت یزدانی کی
دولت وانکا دل محبت الہی میں چور اور سب جسم وجان نور الہی سے معمور ہوگیا تو دنیا اور معاملات دنیا سے اونکا
جی کوسوں دور ہوگیا چنانچہ اپنی مکان موروثی میں گذران کرتی تہی اور شب و روز یاد الہی میں
گذرانتی جب وہ مکان بالکل برباد ہوجاتا اور قابل رہنی کی نرہتا تو دوسری مکان میں گذر کرتے اور
اصلاح مرمت کا خیال نکرتی اتفاقاً ہارون رشید بادشاہ اور امام ابو یوسف اونکی زیارت کو گئی اونہوں نے دروازہ
بند کر لیا ہر چند پکارا نہ کہولا تب ابو یوسف نے تنگ ہوکے کہا جو علم تم نے پڑہا ہی وہی میں نے پڑہا ہے مسئلہ ہو گا کہ
جو کوئی ملاقات کو آوی تو اوس سے ملاقات نکری اور دروازہ بند کرلی فرمایا کہ ہاں یہہ علم جو میں پڑہتا ہوں
تم سی لوگونکی ملاقات کو منع کرتا ہی جیسا جناب مولانا فرماتی ہیں ع علم چون بر دل زنی یاری بود
علم چون بر تن زنی ماری بود علمہای اہل دل حمال شان علمہای اہل تن احمال شان اور صفت
علم اہل دل میں ع خاتم ملک سلیمان است علم جملہ عالم صورت و جان است علم پہر ناچار ہوکر آپکی والدہ کی
خدمت میں عرض کیا جب اونہوں نے حکم کیا تو مجبور ہوکر دروازہ کہولدیا اور اخلاق فرمایا اور حکم فخر

[illegible] اقدام اوہنا تکم الحدیث یعنی دخول جنت ان کی فرمانبرداری

اور انا بعد اوسکے مین حاصل ہے بادشاہ نی کہا کچھ حاجت ہو تو فرمایئے فرمایا کہ ہان بادشاہ ایک گٹھری آٹا اپنی سر پر رکھکے لا دین بادشاہ نی کہا بہت اچھا مگر رات کو فرمایا کہ دن کو بولا تو جنگل کیطرف سی لاؤنگا کہا دیکھو لاؤ اور بیچ بازار مین سے آؤ تب تو بادشاہ چپ ہوگیا اور کچھ جواب ندیا آپ نی کہا کہ مجھکو حاجت آٹی کی نہین ہے صرف تمکو آزماتا تہا اس سی معلوم ہوگی یہ بادشاہت کرنی چلی اور ساری جہانکا بوجھ اپنی گردن پر لینی کو تیار ہوئی کہ اہل دنیا سے اسقدر شرم آئی اور اہل اللہ اور مقربان بارگاہ خدا سی کبھی شرم نہ آئی پھر بادشاہ زار زار رونے لگا اور بہت زر و جواہر اونکی پاس رکھکے چلا گیا آپ نے وہ سب زر و جواہر باہر مکان کی پھینکدیا مجبور ہوکر وہ دونون صاحب قبول کر لیگئے حکایت نقل ہے کہ ایک بادشاہ قوم بنی اسرائیل سی بہت بڑا ظالم تہا ہر طرح کی بنا ظلم ڈالتا تہا چنانچہ ایک مکان بنایا بنانا شروع کیا ملازمونکو حکم دیا کہ حاملہ عورتونسے اینٹ گارا اٹھلواؤ اور جلد مکان تیار کراؤ ناگاہ ایک عورت حاملہ کے دن پورے ہوچکے تہے اوسکو پکڑا ہر چند اوسنی عذر کیا کہ مجھکو ذرا مہلت دو کہ دکھہ درد سی نجات پاؤن تو تمہاری کام مین مجھکو مستعد ہون ملازمون نے نمانا بلکہ اوسکو مارنا پیٹنا شروع کیا اوس مصیبت زدہ کو دکھہ درد پیٹ سی اوٹھنا بیٹھنا بہی دشوار تہا سر پر بوجھ اوٹھانے اور پہر دوسرا کیا ذکر تہا آخرکار جب ہر طرفسی مار دہاڑ ہونی لگی اوسکو اپنی زندگی پہاڑ ہوگئی تب جانسی تنگ آکر جناب الہی مین نالہ و آہ روکر کہنی لگی کہ ای میرے مالک تیری لونڈی اس مصیبت اور آفت مین گرفتار ہی اسحال میرا اور بال مین کون میری غمگسار ہے اور جب ارشاد جناب مولانا مخدوم اعلیٰ خدا مین بخود نہی سا ای کریم و ای رحیم ستر کننده در گذرانده از بندگان بدی بد لقبلی ازمن حل نا ہموار تا ببینم روضہ انور را ای سعادت بخش جان ما بیا یا مکش یا باز خوانم کہ جیا آنکہ زو ہر سرو آزادی کند قادر ستار غصہ بے شادی کند آنکہ آتش را کند ورد و شجر ہم تواند کرد این اسباب ضرر کیا تو اوسکی جان سی نہین خبر دار ہے ایسی زندگی سی تو موت بہلی ہے پہر یکایک قہر الہی نازل ہوا کہ وہ بادشاہ ظالم معہ مکان اور سب اسباب کے فوراً زمین مین دہنس گیا حکایت نقل ہے کہ ایک بزرگ کی کسی نے دعوت کی اور اپنی گہر لیگیا وہان جا کی کہا تہوڑی دیر [illegible] ابہی کہانا تیار نہین ہوا وہ لوٹ آئی اوسیوقت پہر دوڑا آیا کہ جلئی چلئی کہانا

لٹکتا ہوتا ہے جب وسکی گہر آئے بولا ذرا دیر کے بعد آنا پہر وہ بزرگ پہر گئے جب بہی اپنے مکان پر پہونچی تب
سے پہر دوڑا گیا کہ حضرت جلدی کہانا تیار ہی غرض اسیطرح سات بار اون بزرگوار کو دوڑایا اور اون کے اخلاق
مجسم کے تیوری پر ذرا بل آیا بہر بار خندہ پیشانی آتی اور جاتی اور حرف شکایت زبان پر نہ لاتی بعد اوسکی وہ
شخص نے بہت معذرت کی اور عفو تقصیر کرائی کہ اسقدر گستاخی و تکلیف دہی صرف واسطے آزمایش اور دریافت کرنے
آپکے حلم کے ظہور مین آئی فی الحقیقت جیسا سنا تہا اوس سے بہی زیادہ پایا فرمایا یہہ کیا بڑی بات ہے ہم کتے مین
یہہ خصلت موجود ہے جب وسکو کہانا دکہلاؤ فوراً چلا آویگا اور جب جہڑک دو گے چلا جاویگا چاہو ہزار بار
اوسکی ساتہہ یہہ معاملہ کرو کبہی تنگ نہوگا حکایت نقل ہے کہ آخیر وقت حضرت امام ابوحنیفہ رح کو کمال حق
پرستی اور حق بینی سے قوت ملکی حاصل ہوگئی تہی کہ کہانا پینا بالکل چہوٹ گیا تہا جیسا شاہ جناب مولانا
توبتن حیوان بجانی از ملک + تا روی ہم بر زمین ہم بر فلک + کعبہ جبریل جانہا سدرہ ہا کعبہ عبد البطن
شد سفرہ مدرات بس عبادت الہی مین مشغول رہتے اور کبہی کچہہ کہانیکو جی چاہتا تو مسافرین و مساکین کے
ساتہہ کہاتے اور سنت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ادا کرتے اتفاقاً کسی حاسد کو اونکا یہہ حال سنکر اعتبار نہوا
چپکے سے رات کو مسجد مین جا بیٹہا کہ دیکہوں امام ابوحنیفہ کب تک عبادت کرتے ہین اور کیا کیفیت دکہاتے ہین
دیکہا تو امام صاحب نے نماز عشا سے فراغت کرکے نوافل پڑہنا شروع کئے اور ذوق شوق محبت عبادت الہی مین
بیخود ہوگئے آخر کو وہ حاسد نیند کی غلبہ سے بد حواس ہوکے وہین ایکطرف پڑ رہا جب جاگتا تہا امام کو عبادت مین
مصروف پاتا تہا یہانتک کہ صبح کو بعد نماز صبح آپکی قدمونپر گر پڑا اور بہت معذرت کرنی لگا کہ یا
حضرت مین آپکو ایسا نجانتا تہا اور بہت بدگمان تہا اسد مجکو معاف کیجیے آپنے معاف کر دیا حکایت نقل ہے
کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کہ محبت الہی مین جانتے جو سراپا نور تہی خوف الہی سے جب وقت جوش و خروش مین آتی
او زار زار روتے تو کوسون تک رونیکی آواز جاتی اور ذکر قلبی کی آواز بہی کوسون پہونچتی اور چہرہ مبارک اونکا جو
دنیا مین گل گلاب و رتا آفتاب کو شرماتا تہا ایسا ہو جاتا کہ زردی مین زعفران کو پشیمان کرتا ہے

خاتمۃ الطبع ہزارون شکر پروردگار عالم کو کہ ان دنون کتاب لاجواب حکایات الصالحین
فے حالات الصادقین کا مطبع ہاشمی واقع میرٹہہ مین بصد غم ۱۲۹۸ھ باہتمام محمد ہاشم علی ... چہپکر جلوہ آرا روزگار ہوا